دوسرا حصہ

یارم یہ میرا آئی ڈی کارڈ ہے۔وہ تو آئی کارڈ پاسپورٹ اور ہنی مون کی ٹکٹ ہاتھوں میں لیے بے یقینی سے پوچھ رہی تھی۔

ہاں میری جان یہ تمہارا ہے۔ تمہیں یاد نہیں تم نے فوٹو بنوایا تھا اور ان پیپر پے اپنے سائن بھی کیے تھے۔

میں کتنی اچھی لگی ہوں نا اس میں۔وہ کارڈ پر اپنا فوٹو دیکھتے ہوئے بولی۔

یارم بے اختیار مسکرایا۔

میری جان ہے ہی بہت خوبصورت۔اس کا ماتھا چومتے ہوئے پیار سے اس کے ہاتھ سے پیپرز لے لیے۔کیوں کہ اسے ہنی مون اور پاسپورٹ سے زیادہ اپنا کارڈ بننے کی خوشی ہو رہی تھی۔

دو دن کے بعد ہم یہاں سے اپنے ہیمون ٹور کے لئے نکل رہے ہیں لیکن اس سے پہلے یہاں پر تمہاری ساری رجسٹریشن ضروری ہے تمہیں فیک پاسپورٹ سے دبئی بلایا گیا تھا وہ سب کچھ بھی ٹھیک کروانا ہو گا۔

یارم نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

اف یارم اگر آپ مجھے ٹھیک طریقے سے یہاں بلاتے تو یہ سب کچھ نہیں ہوتا نا ایک اور مصیبت پتا نہیں آپ کو اتنی جلدی کیوں تھی۔

روح ٹیڑے مڑے منہ بناتی لیٹ گئی۔

ہاں تو تمہارے بغیر نہیں رہا جا رہا تھا وہ اس پہ جھکتا زور سے اس کا گال چومتے ہوئے بولا

یارم ہم کہاں جائیں گے۔وہ ایکسائٹڈ ہو کر اس کی طرف کروٹ لے کر پوچھنے لگی۔

آئس لینڈ اس نے اس کے گرد اپنے بازو حائل کرتے ہوئے کہا

یہاں سے کتنی دور ہے۔

زیادہ نہیں فلائٹ میں گیارہ ساڑھے گیارہ گھنٹے لگ جاتے ہیں۔

یا اللہ گیارہ ساڑھے گیارہ گھنٹے اتنی دیر ہم کیسے بیٹھیں گے جہاز میں۔وہ اس کے مزید قریب ہو کر پوچھنے لگی

ویسے ہی جیسے تم پاکستان سے دبئی تک بیٹھی تھی۔

پاکستان سے دبئی بہت دور ہے نہ۔۔

آئس لینڈ بھی دبئی سے بہت دور ہے۔

وہاں پر پہاڑ ہیں۔۔۔؟ یارم نے اس کی باتیں سنتے ہوئے سونے کے لیے آنکھیں بند کی تو وہ اس کے منہ پر ہاتھ رکھ کے پوچھنے لگی۔

وہ اکثر ایسے ہی باتیں کرتے ہوئے سوتے تھے لیکن آج شاید روح کے سونے کا کوئی ارادہ نہ تھا۔

ہاں وہاں پر پہاڑ ہیں برف ہے سمندر ہیں۔اور بہت سردی ہے

اکتوبر کے اینڈ میں دبئی میں خاصی گرمی تھی صرف رات کے وقت تھوڑی بہت سردی لگتی لیکن یہاں کے لوگ تو اتنے نازک تھے۔

کہ ابھی سے کمبل لینے لگے۔جبکہ روح کو تو اپنے پر کمبل بالکل بھی اچھا نہیں لگتا تھا

۔اگر رات میں یارم غلطی سے اس پر کمبل ڈال لیتا تو وہ جلدی سے ہٹا دیتی اور کہتی اتنی گرمی میں آپ کیسے کمبل لے کے سوتے ہیں۔

جبکہ اس علاقے میں سمندر کے قریب ہونے کی وجہ سے یہاں کافی ٹھنڈ پڑ رہی تھی۔

رات ایسے ہی گزری ساری رات یارم اس کی باتیں سنتا رہا مجھ ایسے آئس لینڈ میں گھومنے پھرنے کی بات کر رہی تھی۔

یارم سن کر ہنسنے لگتا

وہاں بہت سردی ہے میری جان۔

ہاں جیسے یہاں آپ کو بہت سردی لگتی ہے بالکل ویسے ہی نہ۔ میں پہلے بتادیتی ہوں ہم ساری جگھوں پر گھومنے جائیں گے۔ خبردار جو آپ وہاں جاکے بستر میں گھسے۔

وہ ابھی سے اسے دھمکیاں دے رہی تھی۔

وہ جب بھی سونے لگتا پھر اسے کوئی بات یاد آجاتی۔

ساری رات سوتی جاگتی کیفیت میں گزر گئی۔ جبکہ روح تو ایک سیکنڈ کے لیے بھی نہ سوئی تھی۔

Urdu Novel Book

❤

صبح اٹھتے ہی ناشتہ کر کے یارم اپنے کام پر جانے لگا وہ ہنی مون پر جانے سے پہلے سارا کام نپٹا دینا چاہتا تھا۔

وہ دروازے پر رک کے روح کا انتظار کرنے لگا۔ جو کہ کچن میں کھڑی برتن دھو رہی تھی۔

روح یار جلدی آؤ مجھے کام پے جانا ہے۔

اس نے پکارا تو جلدی جلدی ہاتھ صاف کرتی کچن سے باہر نکلی۔

روح یارم سے ہائیٹ میں کافی کم تھی

یارم کو اس کے سامنے مکمل جھکنا پڑتا۔

یارم اس کے سامنے جھکا اور ہمیشہ کی طرح اس نے شرماتے ہوئے اس کے سر پر بوسہ دیا۔

یہ عادت ان کے نکاح کے روح سے برقرار تھی

جبکہ یارم کو اس کی یہ عادت سب سے پیاری لگی تھی

اس کے سر پر پیار کر کے وہ ہمیشہ شرماتی اور اس پیاری سی ادا پے یارم کے ڈمپل نمایاں ہوتے۔

پھر یارم نے دروازہ بند کرنے کا آرڈر دیا جس کی روح نے تکمیل کرتے ہوئے فوراً دروازہ بند کر دیا۔

اور ایک بار پھر سے ائس لینڈ کے بارے میں سوچنے لگی۔

کل تقریباً ایک گھنٹہ فاطمہ بی بی سے باتیں کرتی رہی اس کے ان سے گھر کا نمبر بھی مانگا تھا

لیکن فاطمہ بی بی نے کہا کہ انہیں تو کبھی نمبر کی ضرورت نہیں پڑی لیکن کل یا پرسوں وہ اس کے گھر جا کر اس کی امی کا نمبر لے لیں گی۔

وہ چاہتی تھی کہ وہ آج ہی امی سے بات کر لے کیونکہ یارم نے کہا تھا کہ ہنیمون پر کوئی انہیں ڈسٹرب نہیں کرے گا

۔

❤

شارف آفس پہنچا سب سے پہلے ٹکراؤ اس کا لیلیٰ سے ہوا

تم مجھے اگنور کیوں کر رہے ہو میں تم سے بات کرنا چاہتی ہوں اور تم مجھے دیکھتے تک نہیں کیا مسلہ ہے تمہیں

مجھے کوئی مسئلہ نہیں لیکن میں تم سے بات نہیں کرنا چاہتا تم نے جو اس دن میرے ساتھ کیا ہے نہ وہی بہت ہے تم نے ڈیول کی نظروں میں مجھے گرانے کی کوشش کی۔

لیلیٰ مجھے لگا تھا تم چاہے کتنی بھی مطلبی کیوں نہ ہو جاؤ لیکن اپنے مطلب کے لئے کسی دوسرے کا استعمال نہیں کرو گی بہت غلط سوچ تھی میری میں یہ سوچتا تھا کہ تم ڈیول کو سمجھتی ہو تم اس کے لئے ایک پرفیکٹ لائف پارٹنر ہو لیکن سچ تو یہ ہے کہ تم اس کے قابل ہی نہیں ہو۔ شارف ایک ایک لفظ چبا چبا کر بولا۔

تم اس دو ٹکے کی لڑکی کیلیئے۔۔۔۔۔۔۔

زبان سنبھال کر بات کرو لیلیٰ تو میری بہن کے بارے میں بات کر رہی ہو اگر ایک بھی لفظ اور کہا تو زبان کاٹ دوں گا تمہاری وہ غصے سے دھاڑا تھا

جبکہ لیلی تو اس کا اندازہ و لہجہ دیکھ کر رہ گئی۔

میں تمہیں آخری بار بتا رہا ہوں لیلیٰ اگر تم نے میری بہن کی خوشیوں میں آگ لگانے کی کوشش کی تو میں بھول جاؤں گا کہ تم میری دوست تھی اس نے 'تھی' پر زور دیا۔

اور لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہ اسے نکل گیا۔

جبکہ لیلی سرخ چہرہ لئے اسے جاتے ہوئے دیکھ رہی تھی۔

❤

فرقان بھائی میری مدد کرے ڈیول نے میرے بھائی کو مار دیا میری آنکھوں کے سامنے آپ یقین نہیں کریں گے اس نے میرے بھائی کو کیسے تڑپا تڑپا کر مارا اس نے میرے سامنے اس کے منہ میں تزاب سے بھری ہوئی بوتل ڈال دی اس کی ساری نسیں گھل چکی تھی بھائی وہ میرے سامنے مر گیا

میں کچھ نہیں کر سکا یہاں تک کہ وہ میرے پاس موجود ساری ویڈیوز بھی ڈیلیٹ کروا چکے ہیں۔

مجھے اور کچھ نہیں چاہیے بس مجھے میرے بھائی کی موت کا بدلہ لینا ہے۔

فرقان بھائی آپ کے علاوہ اور کوئی میری مدد نہیں کر سکتا۔

وکرم دادا بھی ہمارے خلاف ہیں۔ انہیں بھی یہ کام پسند نہیں تھا ورنہ وہ اس معاملے میں میری مدد ضرور کرتے لیکن اسے ڈیول کے کام کرنے کا انداز پسند ہے۔

فرقان بھائی میں آپ کے سامنے ہاتھ جوڑتا ہوں مجھے اور کچھ نہیں چاہیے بس اپنی آنکھوں سے ڈیول کی لاش دیکھنا چاہتا ہوں۔

راشد اس وقت اپنے سامنے صوفے پر بیٹھے فرقان کی منتیں کر رہا تھا۔ فرقان کا بہت بڑا گینگ تھا۔ وہ اپنے آپ میں بہت پاور رکھتا تھا۔

وہ اس علاقے پر حکومت کرتا تھا۔ پر ڈیول کو اپنا سب سے بڑا دشمن مانتا تھا۔

تم فکر مت کرو راشد میں تمہارے ساتھ ہوں۔ اور جہاں تک بات وکرم دادا کی ہے۔ تو ہم ان کو صرف یہی بتائیں گے ڈیول کے ہاتھوں تمہارا بھائی مارا گیا یہ نہیں کہ وہ کیوں مارا گیا وکرم دادا ہمارا ساتھ ضرور دیں گے۔

اور پھر لگے ہاتھ میں بھی ڈیول سے اپنے پرانے حساب جھکا لونگا۔

لیکن ڈیول کو ختم کرنا اتنا بھی آسان نہیں وہ باز کی نظر رکھتا ہے۔ شیر کی طرح دھاڑنا جانتا ہے تو چیتے کی طرح چیڑنا جانتا ہے۔

وہ اتنی آسانی سے ہمارے ہاتھ نہیں آئے گا اوپر سے اس کی کوئی کمزوری بھی نہیں نہ دوست نہ ساتھی نا عورت نا دولت اخر کس طرح سے ہم اس کو مات دیں۔

ڈیول کو راستے سے ہٹانا اتنا آسان نہیں۔

لیکن ہم وکرم اور ہم ایک ساتھ ہو جائیں تو یہ زیادہ مشکل بھی نہیں رہے گا۔

❤

تم سب کچھ سنبھالو گے نہ خضر۔

مجھے شکایت کا موقع نہ ملے۔ اور شارف کی طرف سے تو ہر گز نہیں۔

وہ اس وقت خضر کو سارا کام سمجھا رہا تھا وہ اپنے پیچھے خضر کو چھوڑ کر جا رہا تھا۔

تم بالکل فکر مت کرو میں ہوں نہ تم ٹھیک سے اپنا ہنیمون انجوائے کرنا۔

یہاں میں سب کچھ سنبھال لوں گا اور شارف کی طرف سے بھی تمہیں کوئی شکایت نہیں ملے گی ہاں لیکن میں لیلی کی کوئی گارنٹی نہیں دے رہا۔

وہ سرپھری لڑکی تین دن سے یہاں نہیں آرہی تھی اور آج ائی ہے تو باہر بیٹھی اپنی فیشن کی دکان کھول رکھی ہے۔

میں نے اسے کہا تھوڑا کام پہ دھیان دو تو کہتی ہے جس پر دھیان دیتی تھی اسے تو میرا دھیان ہی نہیں۔

مجھے تو لگتا ہے اس کا سر گھوم گیا ہے خضر لیلی سے کافی اکتایا ہوا تھا۔

جو کسی کو کھاتے میں ہی نہیں لا رہی تھی جبکہ ہیکنگ کا سارا کام صرف لیلیٰ کر رہی تھی جو بہت دنوں سے رکا ہوا تھا۔

بلاؤ اسے میں خود بات کرتا ہوں۔

یارم کے آرڈر پر خضر نے فورا اسے بلایا اور اگلے پانچ منٹ میں وہ اس کے کیبن میں تھی

دیکھو لیلیٰ اگر تمہیں کام کرنے میں انٹرسٹ نہیں ہے تو تم یہاں سے ہمیشہ کے لئے جا سکتی ہو مجھے تمہارے جیسے ورکر نہیں چاہیے

۔ڈیول نے دوٹک لہجے میں بات کی۔

میں نے کب کہا مجھے انٹرسٹ نہیں ہے۔ میں آج ہی سارا کام نپٹا دوں گی لیلیٰ جانتی تھی کہ ڈیول اسے واپس وہیں پر بھیج دے گا جہاں سے وہ اسے لایا تھا اور وہاں واپس تو مرتے دم تک نہیں جانا چاہتی تھی لیکن اسے یہ نہیں پتا تھا کہ شکایت اتنی جلدی یہاں پہنچ جائے گی۔

ہمممم تم جا سکتی ہو جاؤ اپنا کام کرو۔

اگلے آرڈر پر لیلیٰ فورا کمرے سے باہر نکل گئی۔

وہ دوسری لڑکی کہاں ہے۔۔۔؟ڈیول نے معصومہ کا پوچھا

Urdu Novel Book

وہ شارف کے ساتھ سائٹ پر کام دیکھنے گئی ہے۔شارف نے کہا تھا کہ وہ دونوں سائٹ پر کام کریں گے اور وہ شارف کی مدد کرے گی۔

شارف کو سائیڈ پے کام کرنے کے لیے کب سے مدد کی ضرورت پڑنے لگی۔ڈیول نے پوچھا

جب سے معصومہ محترم آئی ہے خضر نے جل کر جواب دیا

❤

وہ بیٹھی سوچ رہی تھی کہ ائس لینڈ میں جانے کے لیے وہ کون سی قسم کے کپڑے پیک کرے کہ دروازے کی گھنٹی بجی

ارے یہ کون آگیا یارم کا تو ابھی واپسی کا ٹائم نہیں ہوا ضرور شارف بھائی ہوں گے۔

وہ سوچتے ہوئے دروازے کی طرف آئی۔

دروازہ کھولا تو سامنے وہ انسان کھڑا تھا اسے پہچانا اس کے لیے مشکل نہ تھا یہ تو وہی انسپیکٹر تھا جو اسے اس دن یارم کے آفس چھوڑ کے آیا تھا۔

السلام علیکم کیسی ہیں آپ کیا میں اندر آسکتا ہوں اس نے مسکرا کر پوچھا۔

وعلیکم سلام ایم سوری میرے شوہر گھر پر نہیں ہیں آپ اندر نہیں آسکتے۔روح کو یارم کی باتیں یاد آئی یارم نے اسے بتایا تھا کہ یہ آدمی اسے پھسانا چاہتا ہے۔

اٹس اوکے ٹھیک ہے میں اندر نہیں آرہا۔وہ ڈھٹوں کی طرح مسکرایا تھا۔

میں تو بس آپ سے یہ پوچھنے آیا تھا کیا آپ جانتی ہیں کہ آپ کا شوہر کیا کام کرتا ہے صارم فورا اپنے مطلب کی بات پے آیا تھا۔

جی ہاں وہ ایک کمپنی چلاتے ہیں روح نے فورا جواب دیا

کس قسم کی کمپنی۔۔۔۔۔؟صارم نے پھر پوچھا

وہ کوئی دوائیوں کی کمپنی چلاتے ہیں۔

کس قسم کی دوائیاں۔۔۔۔۔؟

جان بچانے والی دوائیاں۔۔۔۔۔روح نے جواب دیا

بہت غلط معلومات دی گئی ہے آپ کو آپ کے شوہر جان بچانے والی دوائیاں نہیں بلکہ جان لینے والے اسلحے کی خرید وفروخت کرتے ہیں یہاں تک کہ کئی لوگوں کی جان بھی لے چکے ہیں۔

آئی ایم سوری روح لیکن تمہارا شوہر ایک قاتل ہے۔

دوبئی کا ایک بہت بڑا ڈان ہے۔ڈان کا مطلب سمجھتی ہو تم گناہوں کی دنیا کا بادشاہ۔

ایک قاتل۔جس کی نظروں میں کسی کی جان کی کوئی اہمیت نہیں۔

چٹاخ۔

خبردار جو آپ نے میری شوہر کے خلاف ایک لفظ بھی کہامہربانی فرما کے یہاں سے چلے جائیں۔یا پھر میں گارڈز کو بلا کر آپ کو دھکے مروا کر یہاں سے باہر نکلواوں۔

روح خود بھی نہیں جانتی تھی کہ اس میں اتنی ہمت کہاں سے آئی۔

روح تم بہت بڑی غلطی کر رہی ہو تمہارا شوہر اتنا اچھا نہیں ہے جتنا وہ بن رہا ہے وہ تمہیں دھوکے میں رکھ رہا ہے۔

بہت پچھتاؤ گی روح میری مدد کرو۔

ایسے انسان کی عام دنیا میں کوئی جگہ نہیں ہے اس کی جگہ جیل کے اندر ہے۔

وہ انسان نہیں درندہ ہے ڈیول کا مطلب سمجھتی ہو شیطان وہ ایک شیطان ہے روح اور انسانوں کی دنیا میں شیطانوں کے لیے کوئی جگہ نہیں ہے

بس کرے خدا کے لیے چلے جائیں یہاں سے روح تقریباً چلاتے ہوئے بولی اور اس کے منہ پر سے دروازہ بند کر دیا

۔

صارم کافی دیر تک دروازہ کھٹکھٹاتا رہا لیکن روح نے دروازہ نہیں کھولا۔

تھوڑی دیر کے بعد وہ چلا گیا تو روح نے یارم کو فون کر کے سب کچھ بتایا۔

وہ فون پر بھی مسلسل رو رہی تھی

وہ تو شکر ہے یارم آپ نے یہ ساری باتیں پہلے ہی مجھے بتا دی ورنہ نہ جانے یہ گرا ہوا آدمی مجھے آپ کے خلاف کیا کیا بتاتا۔ آپ کو پتہ ہے وہ کیا کہہ رہا تھا وہ کہتا ہے آپ قاتل ہیں آپ نے خون کیے ہیں لوگوں کے

لیکن میں نے بھی اسے بتا دیا کہ آپ ایسے نہیں ہیں اور نہ ہی آپ ایسا کبھی کر سکتے ہیں۔ وہ روتے ہوئے بول رہی تھی

Urdu Novel Book

اور اس کا ہر آنسو یارم کے دل پر گر رہا تھا۔۔

میں نے تمہیں منع کیا تھا صارم میرے کام میں دخل اندازی کر سکتے ہو لیکن میری پرسنل لائف میں نہیں۔ تم نے میری روح کو مجھ سے دور کرنا چاہا۔

اس کی قیمت تمہیں چکانی پڑے گی

روح کا فون بند ہوتے ہی اس نے صارم کو فون کیا تھا۔

اس کا نمبر دیکھتے ہی صارم نے فون اٹھا لیا۔

بھابھی کے ہاتھ کا تھپڑ کیسا لگا پہلا سوال ہی بے ڈھنگا سا تھا۔

یارم تو بہت غلط کر رہا ہے اس لڑکی کو دھوکہ دے کر آج نہیں تو کل اسے سب کچھ پتہ چل جائے گا پھر کیا کرے گا تو۔

آج ثبوت نہیں تھا میرے پاس کل ضرور ہو گا۔

اور تجھے لگتا ہے کہ وہ تیرے ثبوتوں پر یقین کرے گی یارم زرا سا مسکرایا تھا۔

سوچنا بھی مت صارم وہ کبھی تجھ پر یقین نہیں کرے گی۔ لیکن میری پیٹھ پیچھے میرے گھر آکر بہت بڑی غلطی کی ہے تونے۔ آج کے بعد ایسی غلطی مت کرنا۔ ورنہ تو جانتا ہے میرے ساتھ غداری کرنے والوں کا انجام کیا ہوتا ہے۔

یقین کر میں ابھی تک تیری اس دوستی کی خاطر تجھے چھوڑ رہا ہوں۔ جو کبھی ہمارے درمیان تھی۔ آج کے بعد روح سے دور رہنا۔ اتنا دور کہ ڈھونڈنے پر بھی نظر نہ آو۔

ورنہ اپنی بیوی اور بچی کو دیکھنے کے لئے ترس جائے گا۔

یارم نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔

او تو اب تم اپنے معیار سے گر کر مجھے میری بیوی اور بچی کی دھمکیاں دے رہے ہو صارم غصے سے چلایا۔

اگر تم میری پرسنل لائف میں انٹرفیر کرو گے تو مجھے بھی تو کرنا پڑے گا نہ صارم

جس طرح سے تجھے بھابھی اور ماہرہ عزیز ہیں اسی طرح سے مجھے روح عزیز ہے دور رہنا اس سے۔ یارم نے فون کاٹ کر شارف کو فون کیا۔

ہاں ڈیول بولو۔

نظر رکھو انسپکٹر پر۔ آج میرے گھر پہنچ گیا تھا وہ۔

ڈونٹ وری میں نظر رکھتا ہوں اس پر شارف کا جواب سن کر اس نے فون کاٹ کر ٹیبل رکھا اور کرسی کی پشت سے ٹیک لگا کر بیٹھ گیا

یہ تم نے اچھا نہیں کیا صارم۔ اگر وہ مجھ سے دور ہوئی تو میں تمہیں زندہ نہیں چھوڑوں گا۔

آنکھیں بند کئے وہ اپنا غصہ کنٹرول کرنے کی کوشش کر رہا تھا

❤

آج یارم اور روح کی آئس لینڈ کی فلائٹ تھی۔

روح تو جانے کے لیے بہت ایکسائٹڈ تھی لیکن جہاز میں بیٹھنے میں اسے ڈر بھی لگ رہا تھا۔

پہلے پاکستان سے دبئی آتے ہوئے بھی وہ کتنا ڈر رہی تھی لیکن تب وہ اکیلی تھی اب یارم اس کے ساتھ تھا

وہ اس وقت ایئرپورٹ پر بیٹھے اپنی فلائٹ کے انوسمنٹ کا انتظار کر رہے تھے۔

روح تو یہ سوچ سوچ کر خوش ہو رہی تھی کہ وہ پہاڑوں سمندروں اور برف کے بیچ جا رہی ہے۔

وہ تو اپنے گھر سے بھی کبھی باہر نہ نکلی تھی اور ابھی اتنے دور دوسرے ملک میں وہ ہمیشہ سے برف گرتے دیکھنا چاہتی تھی لیکن ملتان جیسے شہر میں برف گرنا اک خواب جیسا تھا۔

یارم کا سارا دھیان اس کے چہرے کے ایکسپریشنز پر تھا۔

جہاں ایک رنگ آ رہا تھا اور ایک رنگ جا رہا تھا وہ اپنے چہرے سے اپنے دل کا حال چھپا نہیں سکتی تھی۔

صارم کے بارے میں اس نے روح کو دوبارہ بھی یہی بتایا کہ وہ اسے پھنسانا چاہتا ہے۔وہ اس کے دشمنوں کے ساتھ ملا ہوا ہے۔

روح کا اس کی ایک ایک بات پر ایمان لانا یارم کو گلٹ میں مبتلا کر گیا تھا۔لیکن پھر بھی وہ اسے کچھ نہیں بتا پایا اور نہ ہی اسے کچھ بھی بتانے کا ارادہ رکھتا تھا۔

تھوڑی دیر میں فلائٹ کی اناؤنسمنٹ ہو گئی۔

یارم میرا ہاتھ پکڑ کے رکھیے گا مجھ سے ایک سیکنڈ کے لیے بھی دور مت جائیے گا۔سارا وقت میرے ساتھ رہیے گا ۔اگر میں سو گئی تو بھی مجھے اکیلا چھوڑ کے کہیں مت جائیے گا۔مجھے بہت ڈر لگے گا۔روح اس کے ساتھ تقریباً چپکی

ہوئی تیز تیز بول رہی تھی۔

میری جان میں تمہیں چھوڑ کر کہیں نہیں جاؤں گا۔وہ اسے اپنے ساتھ لئے اپنی سیٹ پے آ بیٹھا تھا

تھوڑی دیر کے بعد جہاز نے اڑان بھرنی تھی جبکہ روح آنکھیں بند کیے اس کا ہاتھ دونوں ہاتھوں میں مضبوطی سے تھامے نجانے کیا زیر لب بڑبڑا رہی تھی۔

یارم نے ذرا غور کیا اور اس کے لبوں کے پاس اپنا کان رکھا تو پتہ چلا وہ قرآنی آیات پڑھ رہی تھی۔

اف ڈرپوک لڑکی یارم اس کے ڈر پر ذرا سا مسکرایا اور اس کا ہاتھ مضبوطی سے اپنے ہاتھ میں تھام کر اسے سیٹ بیلٹ پہنانے لگا۔

اور پھر جب فلائٹ اڑان بھرنے لگی تو وہ چیخ مار کے اس کے سینے میں منہ چھپا گئی۔

شاید لوگوں کے لئے یہ کوئی نئی بات نہ تھی اس لیے کسی نے بھی مڑ کر نہ دیکھا۔

اور اگر کوئی دیکھتا بھی تو کونسا یارم کو پرواہ تھی۔

وہ تو اسے اپنے سینے سے لگائے بالکل پرسکون تھا

❤

روح اس طرف دیکھو یارم نے اسے کھڑکی کی طرف متوجہ کیا۔

جہاں سے برج خلیفہ کی بلڈنگ بالکل ان کے ساتھ ساتھ نظر آ رہی تھی۔

یارم یہ تو اس ہوٹل سے بھی نظر آتا ہے نہ جہاں ہم کھانا کھانے جاتے ہیں۔روح نے ذرا سے اس کی سینے سے منہ نکال کر پوچھا۔

ہاں روح کیوں کہ یہ دنیا کی سب سے اونچی ترین بلڈنگ ہے

دیکھو اسے یہ کتنی خوبصورت لگ رہی ہے۔

تم تو بے کار میں اونچائی سے ڈرتی ہو لوگ یہاں پہ آ کر سیلفی بناتے ہیں۔

مجھے نہیں بنانی کوئی سیلفی میں یہیں پر ٹھیک ہوں۔

وہ مزید اس کے سینے میں گھستے ہوئے بولی۔

یہاں پر تو میں بھی ضرورت سے زیادہ ٹھیک ہوں وہ اس کے گرد بازو کا گھیرا مضبوط کرتے ہوئے بولا۔

یارم یہ ہمارا بیڈ روم نہیں ہے آپ میرے اوپر سے ہاتھ ہٹائیں

وہ منہ بنا کر بولی۔ مگر سچ تو یہ تھا کہ وہ یہ سوچ کر کہ لوگ انہیں دیکھ رہے ہوں گے اسے شرما رہی تھی لیکن وہ اپنے معصوم سے ڈر کا کیا کرتی۔ پاکستان سے دبئی آتے وقت اس کے ذہن میں یہ بات تھی کہ نہ جانے یارم کیسا ہو گا۔ وہ بھی انہی لوگوں جیسا ہو گا جن کے ساتھ وہ آج تک رہتی آئی ہے۔

اگر وہ ایسا ہوتا تو شاید وہ صبر اور شکر سے زندگی گزار لیتی لیکن یارم تو اس سے بے انتہا محبت کرتا تھا۔ اور روح کی نظر میں وہ بگڑ چکی تھی یارم کی محبتوں نے اسے بگاڑ دیا تھا۔

اب وہ یارم کی سختی برداشت نہیں کر سکتی تھی۔ اسے اب صرف یارم کی محبت ہی چاہیے تھی

۔ یارم کا اس کی پرواہ کرنا اس کا خیال رکھنا اسے محبت دینا کوئی بھی بات اسے پیار سے سمجھانا۔ اگر یہ سب کچھ بدل جائے۔ تو شاید روح زندہ بھی نہ رہ پائے۔

تو ٹھیک ہے تم بھی ذرا اپنے (بل) میرا مطلب ہے میرے سینے سے باہر نکلو

آخر یہ ہمارا بیڈ روم تھوڑی ہے۔ اس نے روح کے سر کو ذرا سا اپنے آپ سے الگ کیا مگر روح نے دوبارہ اس کے سینے پر اپنا سر رکھ دیا۔

نہیں میں یہی ٹھیک ہوں بس آپ اپنے آپ پر کنٹرول کریں۔

تو پھر میں بھی ایسے ہی ٹھیک ہوں۔ یارم نے پھر سے اس کے گرد اپنے بازو رکھے۔

پلیز نہیں نہ۔۔۔روح نے معصوم سی شکل بنا کر اس کی طرف دیکھا تو یارم نے اس کے گرد سے ہاتھ ہٹا لیے۔

اور تھوڑی ہی دیر بعد وہ گہری نیند سو گئی۔

تو یارم نے اپنے ہاتھ دوبارہ سے اس کے گرد رکھ لیے تاکہ اس کی نیند خراب نہ ہو۔

❤

آنکھ کھلی تو یارم اب بھی اس کے گرد اپنے بازوں کا گھیر ابنائے اسے اپنے سینے سے لگائے محبت سے دیکھ رہا تھا۔

یارم ہم ابھی تک نہیں پہنچے۔روح نے آنکھیں ملتے ہوئے پوچھا وہ گہری نیند سے جاگی تھی۔

نہیں میری جان ابھی تو بمشکل آدھا سفر ہوا ہے۔

یہ تو بہت دور ہے۔روح معصومیت سے کہتی ایک بار پھر سے اس کے سینے پر اپنا سر رکھ گئی۔

یارم آئس لینڈ کیا گوروں کا ملک ہے۔۔۔؟ نیند تو وہ پوری کر چکی تھی تو اس کا سوالنامہ ایک بار پھر سے شروع ہو گیا

۔

ہاں یہ انگریزوں کا ملک ہے۔یارم روح سے پہلے کبھی کسی سے اتنی بات نہیں کرتا تھا وہ یہ سوچتا تھا کہ وہ اتنے سوال کہاں سے لاتی ہے اور وہ بنا اکتائے اس کے ہر سوال کا جواب محبت سے دیتا ہے۔

میں نے تو خبروں میں کبھی اس ملک کے بارے میں کچھ خاص نہیں سنا۔

ہاں کیوں کے اس ملک میں کچھ خاص ہوتا ہی نہیں ہر ملک اپنی لڑائیوں اور فوج کی وجہ سے مشہور ہوتا ہے جبکہ آئسلینڈ میں ایسا کچھ نہیں ہوتا۔

آئس لینڈ کے چاروں طرف سمندر ہے تمہیں پتا ہے روح آئس لینڈ دنیا کا وہ واحد ملک ہے جس میں کوئی فوج سرے سے ہے ہی نہیں۔یارم نے اس کی معلومات میں اضافہ کرتے ہوئے بتایا

کیا مطلب فوج کے بغیر ملک کیسے چلتا ہے کیا ان پر حملے نہیں ہوتے روح حیران اور پریشان اس سے پوچھنے لگی

نہیں روح اس ملک میں ایسا کچھ نہیں ہوتا یہ دنیا کا سب سے امن پسند ملک ہے یہاں پر کوئی فوج نہیں یہاں تک کہ یہاں کی پولیس بھی اپنے پاس پستول بندوق یا اس طرح کی کوئی چیز نہیں رکھتی۔

یہاں کے پولیس میں صرف نام کی پولیس ہے اس ملک کو پولیس کی بھی ضرورت نہیں۔یہاں کے لوگ ایک دوسرے سے بے وجہ نہیں لڑتے۔یہاں کی عورتیں اپنے شوہر کے ساتھ بے وفائی نہیں کرتی

۔یہاں کے مرد ایک ہی شادی کرتے ہیں اور شادی سے پہلے کسی کے ساتھ بھی کوئی تعلقات قائم نہیں رکھتے۔اور سب سے خاص بات اس ملک میں جانور نہیں ہیں۔اور جو ہیں وہ نظر نہیں آتے۔میرا مطلب ہے اس ملک میں جانوروں کی تعداد صرف ڈیڑھ ہزار ہے۔اور انسانوں کی تعداد ساڑھے تین لاکھ سے زیادہ۔اب تین لاکھ لوگوں میں صرف ڈیڑھ ہزار جانوروں کو ڈھونڈنا تو ناممکن ہے۔

یہاں کے لوگ جانور نہیں پالتے۔

اس ملک کی کرنسی کی قیمت بہت کم ہے لیکن سب سے اہم بات یہ دنیا کے سب سے امیر ترین ملکوں میں نویں نمبر پر ہے۔

اور کوئی سوال۔۔۔؟یارم کے ذہن میں جو بہت سارے سوال آرہے تھے۔ان سب کے جواب دے چکا تھا لیکن پھر بھی شرارت سے اس سے پوچھنے لگا۔تو وہ نفی میں سر ہلا کر بیٹھ گئی۔

ایک سوال اور ہے۔پھر اچانک اٹھ کر بولی

اسے آئس لینڈ کیوں کہتے ہیں۔

کیوں کہ یہ دنیا کا سرد ترین علاقہ ہے جہاں سب سے زیادہ برف گرتی ہے۔یارم نے ٹھہر ٹھہر کا جواب دیا

یارم یہ خوبصورت تو ہے نا۔میرا مطلب ہے جو کچھ آپ بتا رہے ہیں اس کے بعد مجھے نہیں لگتا کہ یہ جگہ کچھ خاص خوبصورت ہوگی روح نے منہ بنا کر کہا تو یارم مسکرایا۔

یہ دنیا کے خوبصورت ترین علاقوں میں سے ایک ہے۔

آپ کو تو اس ملک کے بارے میں بہت کچھ بتا ہے۔ آپ یہاں پہلے بھی آئے ہیں۔

ہاں میں جب بھی سکون چاہتا ہوں میں یہاں آتا ہوں۔ ابھی تو میں نے تمہیں ٹھیک سے کچھ بتایا بھی نہیں۔ تمہیں پتا ہے اس ملک میں اتنی سردی ہونے کے باوجود بھی لوگ زیادہ کپڑے پہننا پسند نہیں کرتے۔ یارم نے مسکراتے ہوئے بتایا۔

کیا مطلب یہاں کے لوگ کپڑے نہیں پہنتے۔ روح کے کہتے ہوئے گال سرخ ہو رہے تھے۔

پہنتے ہیں میری جان لیکن زیادہ نہیں پہنتے کم کم پہنتے ہیں

یارم کے ڈمپل گہرے ہوئے۔

اس کے علاوہ ایک اہم ملامات جو میں وہاں پہنچ کر بتاؤں گا تمہارے لیے سرپرائز سے کم نہیں ہو گی۔ یارم نے مسکرا کر بتایا۔

یارم نے اسے اور بھی کچھ بتانا چاہا لیکن روح تو ابھی تک کپڑوں والی بات پے اٹکی ہوئی تھی۔

آئس لینڈ اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا یارم ہمیں پہنچتے ہوئے تو رات ہو گئی روح نے اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے کہا۔

تو یارم ذرا سا مسکرا دیا۔

نہیں بے بی یہاں رات نہیں ہوئی یہاں دوپہر کا ڈیڑھ بج رہا ہے۔ یارم نے بتایا تو وہ حیران اور پریشان اسے دیکھنے لگی۔

کیا مطلب ہے آپ کا اگر یہاں دوپہر ہے تو اتنا اندھیرا کیوں ہو رہا ہے جیسے شام ہو۔

روح نے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

یہی تو وہ معلامات ہے جو تمہیں میں دینا چاہتا تھا۔

آئس لینڈ میں میں سردیوں میں سورج طلوع نہیں ہوتا۔

اور اگر ہفتہ 15 دنوں کے بعد ایک بار ہو بھی جائے تو صرف اور صرف تین سے ساڑھے تین گھنٹے کے لیے ہی۔

ورنہ یہاں پر ایسے ہی شام کا منظر چھایا رہتا ہے وہ اس کا ہاتھ پکڑ کے اپنے ساتھ لگائے آگے لے کے جا رہا تھا یقینا اسے بہت سردی لگ رہی تھی وہ تو ٹھنڈ سے کانپ رہی تھی

یارم آپ نے مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا یہاں اتنی سردی ہو گئی۔

وہ اپنے آپ کو شال سے کور کرنے کی کوشش کر رہی تھی لیکن ناکام سردی سے بچنا اتنا آسان نہ تھا۔

میں نے بتایا تھا بے بی لیکن تم نے کہا کہ وہاں پر بھی ایسی ہی سردی ہو گی جیسے دبئی میں ہوتی ہے یارم شرارت سے بولا۔ تو روح اسے گھور کر رہ گئی

اب اس بیچاری کو کیا پتا تھا وہ اسے ایسے ملک میں لے کے جانے والا ہے جہاں سورج طلوع نہیں ہوتا۔

یارم یہاں میری کلفی جم جائے گی پلیز جلدی چلیں۔

ایئرپورٹ سے انہیں اس ہوٹل کی گاڑی لینے آئی تھی جہاں انہوں نے ہنیمون سویٹ بک کروایا تھا۔

اب صرف پارکنگ سے وہ ہوٹل کے اندر جا رہے تھے جس پر روح سردی سے کانپ کانپ کر بے حال ہو رہی تھی

ایم سوری میری جان میں تو بس تمہیں یہ بتانا چاہتا تھا کہ دبئی میں سردی ہو نا ہو باقی ملکوں میں ہے اب تمہیں اکتوبر میں بھی سردی نہیں لگ رہی تھی تو مجھے کچھ تو کرنا ہی تھا ناوہ اب بھی شرارتی انداز اپنائے ہوئے تھا۔

جبکہ ساتھ ساتھ روح کو اپنے ساتھ لگائے اس کے بازو سہلا رہا تھا۔

آپ بالکل بھی اچھے نہیں ہیں یارم وہ منہ بنا کر بولی جبکہ بولتے ہوئے دانت بھی بج رہے تھے۔

یارم ہمارے کمرے میں کھڑکی تو ہو گی نا۔۔۔؟

اب تمہیں کھڑکی کیوں چاہیے۔۔۔؟

دیکھیں نہ یارم یہ ہوٹل کتنا خوبصورت ہے میں کھڑکی سے دیکھوں گی کیونکہ باہر آنے کی ہمت نہیں ہے مجھ میں اتنی سردی ہے یہاں وہ اب بھی کانپ رہی تھی۔

کیا مطلب ہی نہیں نکلو گی تم تو مجھے دھمکیاں دے رہی تھی کہ مجھے بستر میں نہیں گھسنے دو گی۔اب اپنے ہی ارادے بدل لئے محترمہ نے۔

ہاں تو آپ نے مجھے دھوکے میں رکھا آپ نے مجھے بتایا ہی نہیں اتنی سردی ہو گی۔۔اگر آپ مجھے بتا دیتے تو میں ایسے الفاظ نہیں کہتی نا۔وہ منہ بنا کے سارا الزام اسے ہی دینے لگی۔

جسے یارم نے مسکراتے ہوئے قبول کر لیا۔

بتائیں نہ کمرے میں کھڑکی ہے یا ایسے ہی ڈمپلز دکھاتے رہیں گے۔وہ اس کے ڈمپل کو دیکھتے ہوئے بولی

اگر نہیں ہوئی تو یارم کچھ سوچتے ہوئے بولا

تو تو تو میں آپ کے ڈمپلز کھا جاؤں گی وہ تھوڑی پہ ہاتھ رکھتے ہوئے سوچ کر بولی

بھوکی کہیں کی۔

یارم اس کے گال پر چٹکی کاٹتے ہوئے مینیجر سے اپنے روم کی چابی لینے لگا

❤

یارم یہ کتنا پیارا کمرہ ہے اس نے کمرے میں آتے ہی کہا کمرے کو مکمل پھولوں سے سجایا گیا تھا ہر جگہ لال پھولوں کی پتیاں ہی پتیاں تھی۔

یہاں تک کہ ٹیبل اور بیڈ کے سائیڈ ٹیبلز پر پھولوں کے بڑے بڑے بوکے تھے۔

روح ایک ایک پھول کو چھوتی اصلی ہونے کا اندازہ لگا رہی تھی۔

یارم مجھے تو یقین ہی نہیں آرہا ہم یہاں اس کمرے میں رہیں گے۔کتنے پیارے پھول ہیں۔

آپ وہاں آرام سے کیوں بیٹھے ہیں دیکھیں تو سہی۔وہ ایک پل کے لئے ساری سردی بھول چکی تھی۔

پھر پھولوں کے بوکے کے قریب جاکر اس کے پھولوں کو اپنی انگلیوں سے چھونے لگی۔

وہ اس کی ایک ایک حرکت کو نوٹ کر رہا تھا اسے اپنی نظروں کے حصار میں لیے محبت سے دیکھ رہا تھا پھر اٹھا اور آہستہ آہستہ چلتا اس کے قریب آکر کھڑا ہوا۔

دیکھیں کتنا پیارا ہے وہ اسے پھول دکھاتے ہوئے بولی گلاب کی ایک ننی سی کلی جو ابھی کھلی تھی۔

یارم میں نے کبھی اتنے پھول ایک ساتھ نہیں دیکھے۔ہمارے گھر میں اتنی جگہ ہی نہیں تھی کہ ہم پھول وغیرہ لگائیں یہ کتنے پیارے لگتے ہیں نا ایک ساتھ اور یہ والا دیکھیں کتنا پیارا ہے وہ ابھی بھی اسی پھول کو چھو رہی تھی

ہاں پیارا ہے لیکن میری جان سے زیادہ نہیں وہ اس کا گال چومتے ہوئے بولا۔

اور اگلے ہی لمحے سے کھینچ کر اپنے قریب کر لیا۔

وہ میں یہ بتا رہا تھا کہ اس کمرے میں کھڑکی نہیں ہے۔

یارم نے اپنا گال اس کے ہونٹوں کے قریب کرتے ہوئے کہا۔

وہ نہ سمجھی وہ اس سے انچ بھر کے فاصلے پر کھڑی سے دیکھنے لگی۔

کھڑکی نہ ہونے کی صورت میں تم نے میرا ڈمپل کھانا تھانا۔

وہ اس کے لبوں کو اپنے انگوٹھے سے سہلاتے ہوئے بولا۔

یارم میں بہت تھک گئی ہوں مجھے بہت نیند آرہی ہے اور بہت سردی بھی لگ رہی ہے۔اس کے ارادے جان کر وہ فورا بولی۔

ہاں لیکن میری تھکن اتارے بغیر تم سو نہیں سکتی۔اگلے ہی لمحے کو اس سے بات کرنے کا موقع دیے بغیر اپنے ہونٹ اس کے لبوں پر رکھ چکا تھا۔

❤

اٹھ جاؤروح یار کتنا سونا ہے۔فلائٹ میں بھی بس سوتی رہی ہو اب بھی سوئے جا رہی ہو تمہاری یہ نیند پوری ہونی ہے کہ نہیں مجھے تو لگتا ہے کہ یہ ہنیمون ٹور سارا ہی تمہاری نیندیں پوری کرنے میں گزر جائے گا۔

اٹھ جاؤ یار۔

وہ محبت سے اس کے بال چہرے سے ہٹاتے ہوئے بولا۔جبکہ روح ایک نظر اسے دیکھ کے دوسری طرف کروٹ لے کر سو گئی۔

یارم دوبار ہوٹل کا وزٹ کر چکا تھا۔وہ دوبار سارے ہوٹل کا راونڈ لگا چکا تھا۔اور ایک روح تھی جس کی نیند ابھی تک پوری نہیں ہوئی تھی۔

کل جب وہ لوگ یہاں پہنچے تب یہاں برف باری نہیں ہو رہی تھی۔ہاں لیکن ساری روڈز برف سے بھری ہوئی تھی روح نے کہا کہ اسے روی جیسی برف خود پہ گرتے ہوئے دیکھنے کا شوق ہے۔

اور صبح سے ہی یہاں پے برف باری ہو رہی تھی۔اور روح اپنے بستر میں گھسی ہوئی تھی۔یارم اپنا فون تک وہیں چھوڑ آیا تھا۔اس نے کہا تھا کہ انہیں کوئی ڈسٹرب نہ کرے۔

ہاں لیکن اسے اس وقت یہ اندازہ نہیں تھا کہ روح نے یہاں آ کر صرف اپنی نیند ہی پوری کرنی ہیں۔

اگر تم ایک منٹ میں نہ اٹھیں نا تو انجام کی ذمہ دار تم خود ہو گی۔اس کی دھمکی سے بھی وہ ٹس سے مس نہ ہوئی۔

یارم اٹھ کر کھڑکی کے پاس آیا جو کہ کل پھولوں سے ڈکی ہونے کی وجہ سے روح کو نظر نہیں آئی تھی اور اسی کا فائدہ اٹھا کر یارم نے کہا تھا کہ اس کمرے میں کوئی کھڑکی نہیں۔

جبکہ ہوٹل کا یہ کمرہ الریڈی یارم کے نام پر بک تھا

یارم جب بھی یہاں آتا تب اسی کمرے میں رکھتا تھا۔وہ اس کمرے کے چپے چپے سے واقف تھا۔یہ کمرہ اس کی اپنی ملکیت تھا۔جو اس نے خریدا نہیں تھا بلکہ ہتھیایا تھا۔

ہوٹل کا مالک ایک بار دبئی آیا تھا۔

اپنا کوئی کام کروانے جس کے بدلے میں یارم نے اس سے اس کے ہوٹل کا سب سے پر سکون اور خوبصورت کمرہ اپنے نام لکھوالیا تھا۔

یارم نے اپنا ہاتھ کھڑکی سے باہر نکالا۔اور اگلے ہی لمحے اس کا ہاتھ تیز بر فباری کی وجہ سے برف سے ڈکنے لگا۔

برف کے نیچے ہاتھ بھی ٹھنڈہ یخ ہو رہا تھا۔

اس نے مڑ کر بیڈ کی طرف دیکھا۔ذرا سا ڈمپل نمایاں ہوا۔

میرا معصوم سا بچہ۔وہ اس کاری ایکشن سوچتے ہوئے آئستہ قدم اٹھاتا بیڈ کی طرف بھرا۔

اور برف سے بڑا ہاتھ اس کے چہرے پر اڈیلنے لگا۔لیکن اگلے ہی لمحے اسے ترس آنے لگا۔وہ اپنی بے بی گرل کے ساتھ ایسا تو نہیں کر سکتا تھا۔

اس نے اپنے دوسرے ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے زرا سی برف اٹھائی۔اور آہستہ سے روح کی چھوٹی سی ناک پر رکھی وہ بلبلا کر اٹھ کر بیٹھی۔

اور اس کے ہاتھ میں برف دیکھ کر اسے گھورنے لگی۔

یارم یہ آپ کیا کرنے والے تھے میرے ساتھ اس نے برف سے بھرے ہوئے ہاتھ کی طرف اشارہ کیا وہ صدمے سے اسے دیکھ رہی تھی۔

بے بی سوچا تو بہت کچھ تھا لیکن کر نہیں پایا تمہارے معصوم چہرے کے آگے میں ہمیشہ بے بس ہو جاتا ہوں۔

تمہارے معاملے میں یہ دل بہت ڈھیٹ ہوتا جا رہا ہے میری تو کوئی بات سنتا ہی نہیں

وہ ہاتھ سے برف ڈس بن میں پھینکتا ہوا بولا۔

آپ بالکل بھی اچھے نہیں ہیں یارم۔وہ صدمے سے بولتی ہوئی ایک بار پھر سے بستر میں گھس گئی

یہ کیا حرکت ہے روح تم ایک بار پھر سے سونے لگی ہو

اس نے روح کے چہرے سے کمبل ہٹایا۔

لیکن افسوس روح سونے نہیں لگی تھی بلکہ وہ سو چکی تھی۔

یااللہ کونسی نیندیں ہیں اس کی جو پوری ہی نہیں ہو رہی

یارم سوچتا ہوا۔۔۔جیکٹ اور شوز اتار کر اسے کسی تکیہ کی طرح اپنی باہوں میں بھر کر اس کے ساتھ ہی لیٹ گیا

نیند تو ویسے بھی پوری کر چکا تھا۔

لیکن پھر بھی یہاں روح کے قریب اس کا سکون تھا

❤

ررح آخر کار اپنی نیندیں پوری کر کے اٹھیں تو اسے بھوک ستانے لگی جب کہ یارم اس کے ساتھ ہی آنکھیں موندھے لیٹا ہوا تھا۔

یارم آپ سو رہے ہیں یا جاگ رہے ہیں۔

روح معصومیت سے اس کے چہرے پہ ہاتھ پھیرتی پوچھنے لگی۔جبکہ نیند میں ہونے کی وجہ سے 3 گھنٹے پہلے یارم نے جو ظلم نے اس پر کیا تھا وہ بھول چکی تھی۔

جاگ رہا ہوں بے بی وہ اس کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے کر چومتے ہوئے بولا۔۔

تو پھر کچھ کریں میری پیٹ میں چوہے خودکشی کر کے حرام موت مریں۔انہیں کچھ کھلا کر ان کی جان بچا لیں۔روح معصومیت سے اپنے بھوکے چوہوں کی داستان سنا رہی تھی

نہیں میری جان میں تمہارے معصوم چوہوں کو اس طرح سے حرام موت نہیں مرنے دوں گا

تم جاؤ فریش ہو جاؤ میں آرڈر کرتا ہوں۔

وہ زور سے اس کا گال چومتے ہوئے اٹھا۔

پھر ہم باہر چلیں گے گھومنے کے لیے۔ آج کی رات میں نے تمہارے لئے بہت اسپیشل سرپرائز پلان کیا ہے۔ وہ مسکرا کر اسے بتاتا ہوا الینڈ لائن فون اٹھانے لگا۔

یارم باہر تو بہت سردی ہو گی نہ۔ وہ اسے دیکھ کر پوچھنے لگی۔

بے بی سردی جتنی محسوس کرو گی اتنی لگے گی نہ۔ تم اسے محسوس ہی مت کرو۔ بس تم آج رات کے سرپرائز کے بارے میں سوچو۔

میں یہ ہنیمون ہمارا بیسٹ ٹور بنانا چاہتا ہوں۔ اس کا ایک ایک پل ہم ساری زندگی یاد رکھیں گے۔ میں اسے اسپیشل بنانا چاہتا ہوں۔ اور میں جانتا ہوں اسے اسپیشل بنانے میں تم میری مدد ضرور کرو گی ہیں نہ۔۔۔؟

وہ اس کا چہرہ اپنے دونوں ہاتھوں میں تھامتے ہوئے پوچھنے لگا تو روح جوش میں زور زور سے گردن ہلانے لگی۔

یہ بات الگ تھی کے اگر اسے پتہ ہوتا کہ یہاں اتنی سردی ہے تو وہ یہاں کبھی نہیں آتی

❤

یارم یہ دیکھیں کیا ہو گیا وہ ابھی اپنے کپڑے نکالنے رہی تھی جب اسی طرح بیگ اٹھا کر باہر آ گئی

کیا ہو گیا۔۔۔؟

یارم بھی پریشانی سے اسے دیکھنے لگا

یارم یہ سب میرے کپڑے تو نہیں ہیں۔

دیکھیں یہ پتا نہیں کس کے کپڑے ہیں یہ جینز یہ چھوٹی سی شرٹس۔اور میں نے تو کبھی ایسے کپڑے نہیں پہنے یہ میرے نہیں ہیں۔

وہ حیران اور پریشان ایک ایک کپڑا اٹھا کر اسے دکھا رہی تھی جو واقع ہی اس کے نہیں تھے یارم بھی پریشان ہو کر کھڑا ہو گیا

لگتا ہے تمہارا بیگ کسی کے ساتھ چینج ہو گیا رکو میں مینیجر سے پوچھ کے آتا ہوں۔

وہ سارے کپڑے بیگ میں ڈالتے ہوئے بولا۔

ایسے کیسے میرا بیگ چینج ہو گیا یہ مینیجر دیکھ نہیں سکتا تھا روح منہ بنا کر بولی۔

روح منہ بنائے اتنی کیوٹ لگ رہی تھی کہ یارم مسکرائے بنا نہ رہ سکا

بے بی غصہ مت کرو۔میں ابھی پوچھ کے آتا ہوں اسے تب تک تم یہ سارے کپڑے واپس پیک کر دو جس کے ہیں اسے واپس بھی دینے پڑیں گے نہ۔وہ مسکراتا ہوا روم سے باہر نکل آیا۔

❤

Virkilega Því miður herra Taska konan Þín hefur breyst og Þeir sem hafa skipt um töskur með sér hafa kíkt á hótelið

(ہم آپ سے معذرت خواہ ہیں سر آپ کی وائف کا بیگ جن لوگوں کے ساتھ بدلا ہے وہ یہاں سے چیک آؤٹ کر چکے ہیں۔)

ہوٹل کے منیجر نے اپنی مخصوص زبان میں جواب دیا

lagiSkiptir engu að Það sé í lagi

(کوئی بات نہیں اٹس او کے۔)

یارم ائسلینڈک زبان میں جواب دیتا ہوں واپس کمرے میں آ گیا

❤

بے بی کچھ بھی پہن لو ان میں سے کیونکہ تمہارے لئے ایک بہت بری خبر لایا ہوں میں...

یارم کمرے میں آتے ہی بیڈ پر لیٹ گیا

جن لوگوں کے ساتھ تمہارا بیگ چینج ہوا ہے نہ وہ اس ہوٹل کو چھوڑ کر جا چکے ہیں۔اور اس ملک میں تمہیں پاکستانی کپڑے نہیں ملیں گے۔دعا کرو کہ اس لڑکی کو وقت پر پتہ چل جائے۔کہ اس کا بیگ چینج ہوا ہے اسی کنڈیشن میں تمہیں تمہارا بیگ واپس مل سکتا ہے۔ورنہ تمہیں یہاں پہ انہی کپڑوں کے ساتھ گزارہ کرنا ہو گا..اگر تم چاہو تو ہم شوپنگ پے بھی جا سکتے ہیں لیکن تمہیں یہاں پر ایسے ہی کپڑے ملیں گے۔

یارم میں تو اسے کپڑے نہیں پہنتی آپ کو تو پتا ہے نہ میں یہ عجیب کپڑے نہیں پہن سکتی۔وہ پریشانی سے ایک ایک کپڑا اٹھا کر اسے دکھا رہی تھی۔

دیکھو روح جلدی فیصلہ کرو میں تمہیں پہلے ہی بتا چکا ہوں کہ اب ہم باہر جانے والے ہیں اور میں نہیں چاہتا کہ کپڑوں کی ضد کی وجہ سے میرا سرپرائز خراب ہو۔اسی لیے جلدی سے ان میں سے پہننے کے لائق کپڑے دیکھو اور پہن لو۔اور فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے ہم کل ہی شاپنگ کریں گے اور تمہارے لیے کچھ پہننے کے لائق کپڑے خرید لیں گے۔لیکن وقتی گزارا تو کرنا پڑے گا نا۔پلیز اب جلدی کرو۔

آپ نے مجھے حجاب بھی نہیں لانے دیا۔اگر وہ میرے پاس ہوتا تو میں نیچے یہی کپڑے پہن لیتی۔لیکن اب بنا عبایا کے آپ مجھے یہ بے فضول ناقابل قبول کپڑے پہننے کے لئے کہہ رہے ہیں۔آپ نے ایسا جان بوجھ کر تو نہیں کیا

..روح نے انگلی اٹھا کر اس کی طرف شک کی نظروں سے دیکھا

روح میں ان مردوں میں سے نہیں ہوں جو اپنی بیوی کو کسی اور کی توجہ بنائے۔اگر میں تمہیں ایسے کپڑے پہنانا چاہوں تو مجھے اس طرح کے بہانے کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

یہ میری مجبوری ہے کہ میں تمہیں یہ کپڑے پہننے دے رہا ہوں۔ورنہ کب کا باہر رکھ کے آگ لگا چکا ہوتا۔

اب جلدی کرو کچھ دیکھ کر پہن لو یارم خود ہی بیگ سے کوئی قابل کپڑے ڈھونڈنے لگا

اور پھر جینز کے ساتھ ایک لانگ شرٹ نظر آ ہی گئی لیکن افسوس سلیوز لیس

یہ لو یہ پہن لو۔

ہائے یارم یہ کیسے پہنوں میں۔ان کپڑوں کے ساتھ بازو کا کپڑا ہی نہیں ہے میں نہیں پہن سکتی۔

روح کپڑے بیڈ پر پھینک کر وہی منہ بنا کر بیٹھ گئی لیکن یارم کی گھوری پر نظریں پڑتے ہی خاموش ہو گئی

کیا چاہتی ہو تم میں خود اپنے ہاتھوں سے پہناوں یارم نے گھور کر کہا

نہیں میں خود پہن لوں گی وہ منہ بناتے ہوئے اٹھی اور واش روم میں گھس گئی۔

ایسے منہ بنائے ہوئے اتنی پیاری لگ رہی تھی کی یارم کا اس پر غصہ کرنے کا بالکل دل نہیں کر رہا تھا لیکن ہائے یہ مجبوری۔

وہ چینج کر کے باہر آئی کپڑے بلکل اس کے ناپ کے تھے۔

لیکن بازو پہ بالکل بھی کپڑا نہ تھا۔وہ اپنے ایک ہاتھ سے دوسرے بازو کو چھپانے کی کوشش کر رہی تھی اب بھی وہ یارم سے بہت زیادہ شرماتی تھی۔اور پھر کبھی اس کے سامنے ایسے کپڑے نہیں پہنے تھے سو بہت شرم آ رہی تھی

یارم اس کی شرم وحیا دیکھ کر بہت محظوظ ہو رہا تھا

اسے مزید شرمندگی سے بچانے کے لیے یارم نے اپنا جیکٹ اتارا اور اسے پہنانے لگا۔اس نے بھی فوراً جیکٹ پہن لی

یارم بازو کا تو ہو گیا لیکن دوپٹہ نہیں ہے

دوپٹہ تو مسئلہ ہے۔ لیکن تمہارے پاس شال ہے نہ۔ یارم نے بتایا تو خوش ہو گئی

شکر ہے اس کے پاس شال تو تھی ورنہ ایسے بے ڈھنگے کپڑے وہ پہن کر باہر کیسے جاتی ویسے یہ کپڑے صرف اسی کو بے ڈھنگے لگ رہے تھے۔ یارم نے اس کے لئے ایسے کپڑے ڈھونڈے تھے جینے وہ آسانی سے پہن سکے۔ ان کپڑوں میں کہیں سے بھی وہ بے لباس نہیں ہو رہی تھی اور بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔

❤

وہ باہر نکلنے تو باہر کافی اندھیرا چھا چکا تھا یارم یہ کیا اتنا اندھیرا کیوں ہے یہاں۔

تمہیں بتایا تو تھا کہ یہاں پر دو دو ہفتے سورج طلوع نہیں ہوتا۔

تمہیں کہا بھی تھا اٹھ جاؤ جلدی چلتے ہیں لیکن تم نے تب میری بات نہیں مانی اب اندھیرے میں ہی چلنا ہوگا اور ویسے بھی اتنا زیادہ ٹائم نہیں ہوا ابھی تو صرف تین ہی بجے ہیں۔

ہاں صرف تین ہی بجے ہیں لیکن ایسا لگ رہا ہے شام کے سات بج رہے ہیں۔ روح اس کے ساتھ چلتے ہوئے بول رہی تھی جبکہ اپنے آپ کو مکمل طور پر شال ٹوپی دستانوں اور جیکٹ سے ڈھکا ہوا تھا۔

یہاں آتے ہی یارم کو ایک بات بتا چلی تھی کہ اسے سردی بہت لگتی ہے یا وہ سردی کو بہت زیادہ محسوس کرتی ہے یہ بات الگ تھی کہ اگر برف گر رہی ہو تو سردی اتنی زیادہ محسوس نہیں ہوتی۔

یہ یہاں کے لوگوں کا کہنا تھا اور یارم بھی اس بات سے اتفاق کرتا تھا۔

یارم ہم جا کہاں رہے ہیں وہ اس کے ساتھ چلتے ہوئے بولی۔

ہوٹل کی پچھلی جانب یارم اس کا ہاتھ تھامے اپنے ساتھ چلائے جا رہا تھا۔

پھر ایک جگہ جہاں پر ہوٹل کے ہی کچھ لوگ کھڑے کچھ کر رہے تھے ان کے قریب چلا گیا

Allt gert

(سب کام ہو گیا)۔۔۔؟ یارم نے پوچھا

Já, báðir eruð Þið með áætlun

(جی سب ہو چکا ہے آپ دونوں انجوائے کریں۔)

آدمی کہہ کر چلے گئے۔

یارم یہ لوگ آپ سے کیا کہہ رہے تھے یہ کون سی زبان بولتے ہیں مجھے تو یہ عربی نہیں لگتی۔

ان لوگوں کے جانے کے بعد روح یارم سے پوچھنے لگی

ہر ملک کی اپنی زبان ہوتی ہے روح ہر کوئی اپنی زبان بولتا ہے جیسے ہم اردو میں بات کرتے ہیں دبئی والے عربی میں بات کرتے ہیں یہاں کے لوگوں کی اپنی ایک زبان ہے۔

اب تم ان سب کو چھوڑو یہاں اندر آؤ۔

اگلے دو منٹ پچاس سیکنڈ میں تمہاری خواہش پوری ہونے والی ہے۔

وہ اسے کھینچ کر اس جگہ پر لانے لگا جہاں کچھ دیر پہلے وہ آدمی کچھ کر رہے تھے یہاں ایک گول سی شکل میں ایک گریل نما کوئی چیز بنائی گئی تھی جس کے آگے پیچھے ہر طرف لال گلاب لگے تھے۔

یارم نے گریل کا دروازہ کھولا اور اسے اندر لایا۔

یارم یہ کتنا پیارا لگ رہا ہے۔روح دل سے تعریف کرتی ہوئی مسکرائی۔

ہاں لیکن تم سے پیارا نہیں۔یارم نے اس کا ماتھا چومتے ہوئے کہا۔

آج تک میں کہتا آیا ہوں آج تم کہو گی تم نے خدا سے مجھے تو مانگ لیا اب مجھے یہ بتاؤ کہ تم بھی میری ہو کہ نہیں۔

روح میں تمہاری زبان سے سننا چاہتا ہوں کیا تم مجھ سے پیار کرتی ہو۔۔۔۔؟

وہ اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں تھامے پوچھنے لگا۔

روح نے شرماتے ہوئے ہاں میں گردن ہلائی

ایسے نہیں زبان سے بولو۔

ہاں۔روح شرماتے ہوئے اس کے سینے سے لگی

اوہو پورا بولو بے بی یارم نے اسے خود سے قریب کرتے ہوئے مزید باہوں میں بھرا۔

مجھے ان گوروں کی زبان میں بولنا ہے۔اپنا بچنا مشکل دیکھ کر روح نے بہانہ گرا۔

اچھا جی۔۔یہ بھی اچھی بات ہے۔

تو پھر کہو مجھ سے کہ

ég elska Þig

Urdu Novel Book

یارم نے مسکراتے ہوئے اس کا چہرہ تھاما۔

یہ کیا ہے روح نے ٹھیڑا میڑا منہ بنا کر اس آئسلینڈک زبان کا اظہار محبت سنا۔

اس کا مطلب ہے کہ میں تم سے پیار کرتا ہوں۔

اب تم بھی بولو جلدی

میں کیا بولوں۔۔۔روح نے شرارتی انداز میں کہا تو یارم اسے گھور کے رہ گیا۔

اچھا اچھا کہتی ہوں یہ بڑی بڑی آنکھوں سے ڈرانہ بند کریں مجھے۔روح نے احسان کرنے والے انداز میں کہا۔

یارم کے ڈیمپل نمایاں ہوئے

ہاں کیا تھا وہ میں بھول گئی

وہ آئگو میگو۔

روح وہ آئنگو میگو نہیں

ég elska Þig

ہے یارم نے صدمے سے آئسلینڈک کا بیرا غرق ہوتے ہوئے سنا

ہاں ہاں وہی

ég elska Þig

روح نے دانت دکھاتے ہوئے کہا۔

اور اس کے اظہار کرتے ہی آسمان سے برف گرنے لگی۔ یارم نے پورا انتظام کیا تھا کہ وہ اس سے اظہار محبت کرے گی تب ہی برف گرنا شروع ہو گی اس لئے تو وہ اتنی جلدی مچا رہا تھا اس سے پہلے

اس نے ہر ایک سیکنڈ کے ٹائم کا حساب کیا تھا۔

یہاں کے لوگوں کو پہلے ہی اندازہ ہو جاتا تھا کہ برف کب گرنا شروع ہو گی۔

لیکن یارم کو اس بات کا اندازہ ہر گز نہ تھا کہ اس کا اظہار محبت اس طرح سے ہو گا۔

وہ اسے موسٹ رومینٹک بنانا چاہتا تھا۔ لیکن روح کا آئیسلینڈک زبان سیکھنے کا شوق اس کے اظہار محبت کا بیڑہ غرق کر گیا تھا

یارم کا ارادہ ابھی وہیں رکنے کا تھا لیکن روح نے برف کی وجہ سے جلدی واپس چلنے کو کہا۔

یارم کا کہنا تھا کہ وہ ڈنر کر کے جائیں گے۔

لیکن روح نے کہا کہ وہ ڈنر بھی روم میں کریں گے کیونکہ اسے بہت سردی لگ رہی تھی۔

آخر یارم کو روح کی ہی بات ماننی پڑی۔

وہ اسے روم میں چلنے کا کہہ کر کھانا آرڈر کرنے چلا گیا

Sjáðu hversu falleg og heit Þessi stelpa er

(اس لڑکی کو دیکھو کتنی خوبصورت اور ہاٹ ہے)

Já maður, Þetta er of heitt

(ہاں یار یہ تو بہت ہی زیادہ ہاٹ ہے)۔

روح اپنے کمرے کی طرف جا رہی تھی جب پاس کھڑے لڑکوں نے اس کی طرف دیکھ کر کومنٹس پاس کیے۔

روح تو ان کی زبان سمجھی ہی نہیں اور نہ ہی اس نے ان لڑکوں کو اپنی طرف متوجہ دیکھا۔

وہ تو ان کے پاس سے گزر کر اپنے کمرے کی طرف جانے لگی۔

جبکہ یارم یہ سب کچھ سن چکا تھا۔

غصے سے اس کے ماتھے کی رگیں تک باہر ابھر رہی تھی۔

کوئی اس کی بیوی پر اس طرح سے کمنٹ پاس کرے وہ کیسے برداشت کر سکتا تھا۔

وہ تو کسی دوسرے کی ماں بہن کی ذات پر اس طرح سے بات نہیں کرنے دیتا تھا یہاں تو اس کی بیوی کے بارے میں بات ہو رہی تھی۔

وہ خاموشی سے کھانا آرڈر کر کے وہاں سے نکل کر اپنے کمرے کی طرف جانے لگا۔

جب مڑ کر ایک دفعہ ان دو لڑکوں کو دیکھا۔جو اب کسی اور لڑکی کو دیکھ کر اس طرح سے کمنٹ پاس کر رہے تھے

❤

اس نے کمرے میں قدم رکھا تو روح اس کا کرتا پہن کر جو کہ زمین پر لٹک رہا تھا نماز ادا کر رہی تھی۔

اس نے مسکرا کر اسے دیکھا۔

اس کے کرتے میں وہ نا صرف بہت پیاری لگ رہی تھی۔ بلکہ یارم تو یہ سوچ کر خوش ہو رہا تھا کہ کتنے حق سے وہ اس کی چیزیں استعمال کر رہی ہے۔

وہ بیڈ پر بیٹھ کر اس کے نماز سے فارغ ہونے کا انتظار کرنے لگا

تب یہی ویٹر کھانا لے کر آ گیا۔

یارم نے دروازے سے ہی اس کے ہاتھ سے کھانے والی ٹرالی کو خود پکڑ کر اندر گھسیٹ لیا۔

پھر کھانا ٹیبل پر لگا کر اس کا انتظار کرنے لگا جو کہ اب دعا مانگ رہی تھی۔

میں یہ کپڑے چینج کر کے آتی ہوں

وہ نماز سے فارغ ہو کر واش روم جانے لگی۔

ارے کیوں جا رہی ہو اتنی پیاری تو لگ رہی ہو ان میں کیوں چینج کرنا چاہتی ہو یہاں آؤ بیٹھو اور کھانا کھاؤ۔

کہاں پیاری لگ رہی ہوں مجھے تو لگتا ہے میں ان میں گم ہو جاؤں گی روح نے منہ بنا کر کہا۔

ڈونٹ وری میں ڈھونڈ نکالوں گا۔ یارم نے ہنستے ہوئے کہا تو وہ اس کے قریب آ کر بیٹھ گئی۔

آپ کتنے جھوٹے ہیں نہ آپ کہتے ہیں آپ مجھ سے اتنا پیار کرتے ہیں اور میں آپ سے ایک چیز مانگتی ہوں وہ آپ مجھے دیتے ہی نہیں روح روٹھے انداز میں بولی

ارے میری جان میں تو انتظار میں بیٹھا رہتا ہوں کہ تم کب مجھ سے کچھ مانگو گی بتاؤں تمہیں کیا چاہیے۔ یارم پوری طرح اس کی طرف متوجہ تھا۔

جب روح نے اپنے ہاتھ کی شہادت کی انگلی اسکے ڈمپل پر رکھی

یہ مجھے یہ چاہیے۔

ارے میرا بے بی یہ تو ہیں ہی تمہارے تم جب چاہے لے لو بلکہ میں ایسا کرتا ہوں اس گال پے ایک ٹیٹو بنوا لیتا ہوں جس پہ لکھا ہو روحِ یارم کی پراپرٹی۔

تاکہ یہ تم سے کوئی بھی نہ چھین پائے۔

اس نے مکمل ڈمپلز کی نمائش کرتے اپنے لب اس کے گال پر رکھے۔

یارم آنکھیں بند کریں۔روح نے شرماتے ہوئے کہا

کیوں۔۔یارم کا بس چلتا تو وہ کبھی اس کا شرمایا شرمایا سے یہ روپ اپنی آنکھوں سے اوجھل نہ ہونے دیتا۔

کریں نا پلیز۔روح ضدی سے انداز میں بولی

اوکے یارم نے بس اتنا کہہ کر اپنی آنکھیں بند کر لیں۔

نو چیٹنگ۔۔۔روح نے پھر سے کہا

آئی نیور چیٹ۔روح۔۔۔یارم آنکھیں بند کئے ہوئے بولا۔

روح نے یقین کر کے اس کی آنکھیں بند ہیں اس کے چہرے کے قریب آئی۔اور اپنے ہونٹوں کو بالکل اس کے لبوں کے قریب لے گئی۔مگر ہمت نہ کر پائی اس لیے پیچھے ہو گئی۔پھر حوصلہ پیدا کیا اور پھر اس کے قریب گئی۔

رہنے دو روح تم سے نہیں ہو گا یارم آخر بول پڑا

ہہہیو ہو گا نہ۔۔۔۔روح کنفیڈنس سے بولی مگر لڑکھڑا گئی۔

اااااوکے دئن۔وہ اسی کے انداز میں کہتا مزید اس کے قریب ہوا۔

روح نے ایک بار پھر سے اپنی تمام تر ہمت جمع کی اور اس کے قریب گئی۔اور پھر ہمت ہار کے اس کے گال پر اپنے لب رکھ دئے۔

بس ہو گیا کہا تھا نا تم سے نہیں ہو گا یارم جی بھر کے بدمزا ہوا۔

Urdu Novel Book

ہاں مجھ سے نہیں ہوتا۔اور آپ بالکل بھی اچھے نہیں ہیں مجھ سے بات مت کیجئے گا۔روح اپنی شرمندگی چھپاتے ہوئے اٹھ کر بیڈ پر گئی اور سر سے پیر تک کمبل تان کے لیٹ گئی۔

جبکہ اسکا پیارا سا روپ یارم کو اندر تک سرشار کر گیا تھا۔

❤

رات کے تقریباً ایک بجے کا وقت تھا یارم ابھی تک جاگ رہا تھا جبکہ اس کے پاس لیٹی روح مکمل خوابوں کی دنیا میں تھی۔

وہ آرام سے اس کے قریب سے اٹھا۔

اور اپنے بیگ کی طرف گیا۔

ایک مٹھی میں بیگ سے کوئی چیز نکالی اور اسے مٹھی میں دبا کر کمرے سے باہر نکل گیا۔

وہ آہستہ آہستہ چلتا پورے ہوٹل کو دیکھ رہا تھا۔

جہاں اس وقت ریسیپشن پر ایک لڑکی بیٹھی تھی۔اس لڑکی کی آنکھیں بند تھی ویسے بھی یارم اس لڑکی کی نظروں میں آئے بغیر وہاں سے نکلنا چاہتا تھا

اس نے اپنے آپ کو ہوڈ سے کور کیا تاکہ کوئی اسے پہچان نہ پائے

یارم اتنی خاموشی سے نکلا کہ اپنی آہٹ تک اس لڑکی کو محسوس نہ ہونے دی۔

باہر ابھی تک برف باری ہو رہی تھی یارم آہستہ سے چلتا سویمنگ پول تک آیا جو کہ برف سے ڈھکا ہوا تھا۔

اتنی سردی میں بھی یہاں پر لوگ نشے میں دھت موسم انجوائے کر رہے تھے۔

اس ملک میں شراب پینا غلط نہ سمجھا جاتا تھا یہاں ہر کوئی شراب کا عادی تھا۔

وہ آہستہ سے ان آدمیوں کے قریب آیا۔اور ان کے کندھے پہ ہاتھ رکھ کر کہنے لگا

Einhver Þarna úti hringir í Þig

(وہاں پے باہر تمہیں کوئی بلا رہا ہے)

وہ آدمی ایک نظر دروازے کی طرف دیکھتے اور پھر اس کی طرف اسمائل پاس کر کے باہر کی طرف نکل گئے

یارم کچھ دیر ان لڑکوں کے ساتھ رہا جو ڈانس اور نشے میں مکمل ہوش و حواس سے بیگانہ تھے۔

پھر آہستہ آہستہ غیر محسوس انداز میں وہاں سے نکل کر ان لڑکوں کے پیچھے چلا گیا۔

.Enginn hér virðist hafa logið að okkur

Ég mun sjá hvers vegna hann laug að okkur. Við skulum sjá. Enginn hringdi í okkur hingað

(یہاں پر تو کوئی نہیں ہے لگتا ہے اس لڑکے نے ہم سے جھوٹ کہا ہے۔

اس نے ہم سے جھوٹ کیوں بولا دیکھ لوں گا میں اسے۔ چلو چل کے دیکھتے ہیں۔ یہاں پر تو ہمیں کسی نے نہیں بلایا یہاں پر تو کوئی ہے ہی نہیں۔)

وہ دونوں واپس جانے کے لیے مڑے جب دیکھا یارم سامنے گیٹ پر کھڑا تھا۔

❤

روح کی آنکھ کھلی تو اپنے آپ کو یارم کے حصار میں پایا۔

وہ مسکراتے ہوئے اٹھی اور واش روم جانے لگی۔

جب باہر سے ذرا ذرا شور کی آواز سنی تو کھڑکی کی طرف جانے لگی جہاں سے آواز آ رہی تھی یارم نے اسے جھوٹ بولا تھا کہ اس کمرے میں کھڑکی نہیں ہے۔

اس بات کو یارم نے خود ہی بعد میں بتایا تھا۔

اس نے کھڑکی کھولی تو باہر مکمل اندھیرا تھا لیکن باہر مین گیٹ نظر آرہا تھا یہاں پر کچھ لوگ یونیفارم میں کھڑے تھے۔

جو کہ ہاتھ میں ٹارچ لیے آگے پیچھے دیکھ رہے تھے۔ہوٹل کی انتظامیہ بھی وہیں کھڑی تھی۔

اس نے سوچا کیوں نہ وہ یارم کو جگائے لیکن وہ گہری نیند میں سو رہا تھا اس لیے اسے جگائے بغیر ہی وہ کھڑکی پر کھڑے ان لوگوں کو دیکھتی رہی۔

وہ باہر جانا چاہتی تھی لیکن وہ ان لوگوں سے کیسے پوچھتی کی آخر کیا مسئلہ ہے کیونکہ نہ تو اسے انگلش ٹھیک آتی تھی اور نہ ہی ان کے ملک کی زبان۔اس لئے خاموشی سے کھڑی یہ سب کچھ دیکھتی رہی۔

پھر وہاں ایک ایمولیس آئی اور دو لوگوں کو گاڑی میں ڈال کر لے گئی

یا خدایا اس کا مطلب یہاں پر قتل ہوئے ہیں۔

یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ وہ لوگ بیمار ہوں ضروری تو نہیں کہ وہ لوگ مرے ہوئے ہوں لیکن اگر وہ لوگ صرف بیمار ہوتے تو پولیس یہاں کیوں آتی۔

یہی سب کچھ دیکھتے ہوئے اس نے یارم کو جگانا ہی بہتر سمجھا

❤

یارم اٹھیں۔دیکھیں باہر پولیس آئی ہے مجھے لگتا ہے یہاں کچھ گڑبڑ ہوئی ہے ایمولیس بھی آئی ہے۔کچھ لوگوں کو لے کر گئیے ہیں یہاں سے

وہ اس کے قریب آکر اس کو جگانے لگی۔

لیکن شاید یارم کے اٹھنے کا کوئی ارادہ نہ تھا وہ کروٹ لے کر دوسری طرف مڑ گیا

یارم اٹھیں نا دیکھیں نہ۔روح نے ہمت نہ ہاری ایک بار پھر سے اسے جگانے لگی۔

جب اچانک یارم نے اسے پکڑ کر ایک جھٹکے سے بیڈ پر گرایا اور اس کے اوپر جھکا۔

تمہیں کیا ہے وہ جو بھی کریں دوسروں کی فکر کرتی ہو کبھی میرے بارے میں سوچا ہے۔

اس کے ارادے جان کر روح نے فورا بیڈ سے اٹھنے کی کوشش کی۔ مگر یارم کی گرفت اتنی بھی ہلکی نہ تھی

وہ اس کا دوپٹا ایک طرف پھینکتا ایک بار پھر سے اس کے چہرے پر جھکا تھا۔

یارم میری بات تو سنیں باہر وہاں۔۔ اس سے پہلے کے روح کچھ اور کہتی یارم نے اس کے لبوں پر اپنی انگلی رکھ دی۔

میری بات سنو۔ آئی لو یو۔ بھول جاؤ سب کچھ صرف میرے بارے میں سوچو۔ صرف مجھے سنو۔

اس کے بالوں میں منہ چھپاتا وہ دھیرے دھیرے سرگوشیاں کر رہا تھا۔

کچھ دیر میں روح بھول ہی گئی کہ وہ اسے کیا کہنے والی تھی۔

اگر یاد رہا تو بس اتنا کہ وہ اس وقت یارم کی باہوں میں ہے۔ دھیرے دھیرے اس کے کان میں سرگوشیاں کرتے یارم اسے کسی اور دنیا میں لے گیا۔

جہاں صرف روح اور یارم تھے جہاں کسی تیسرے وجود کی کوئی جگہ نہ تھی۔

اپنے چہرے پر اپنے ہونٹوں پر اپنی گردن پر یارم کے لبوں کا لمس محسوس کرتی وہ اس وقت صرف یارم کو ہی سوچ رہی تھی۔

جبکہ اپنے مقصد میں کامیاب ہوتا یارم مکمل طور پر اپنی روح میں کھو چکا تھا۔

❤

روح کی آنکھ کھلی تو ساڑھے دس بج رہے تھے یارم کمرے میں نہیں تھا۔

اٹھ کر فریش ہوئی اور یارم کا انتظار کرنے لگی یارم کے پاس اس کا فون نہیں تھا۔۔۔ وہ اپنا فون لایا ہی نہیں تھا جبکہ وہ اپنا فون ساتھ لائی تھی۔

لیکن اس فون پر سوائے یارم کے اور کوئی فون نہیں کر سکتا تھا۔اور یہ بات روح کو پتا ہی نہیں تھی

کافی دیر انتظار کرنے کے بعد بھی یارم واپس نہیں آیا۔

نہ جانے کہاں چلے گئے بتا کر تو جاتے۔

وہ کافی دیر کمرے میں ٹہلتی رہی۔ویٹر اس کے لئے ناشتہ لے کر آیا۔

لیکن وہ اس سے بھی یارم کے بارے میں کچھ نہیں پوچھ سکتی تھی کیوں کہ اس بچارے کو اردو آتی نہیں تھی۔

اور روح اس کی زبان سمجھ جائے یہ تقریبا ناممکن تھا۔

خود کمرے سے باہر جانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔اسے یارم کے وہ تھپڑ آج بھی یاد تھے۔

جب کچھ بھی نہ بچا تو ٹی وی اون کر کے بیٹھ گئی

❤

یارم تقریبا بارہ بجے واپس آیا۔

اس کے کمرے میں آتے ہی روح منہ پھیر کر بیٹھ گئی اس کے اس طرح سے بیٹھنے پر یارم بے ساختہ مسکراتے ہوئے اس کے قریب آیا۔

تو میرا بے بی ناراض ہے مجھ سے۔میرا بچہ بات بھی نہیں کرے گا مجھ سے۔وہ اس کے قریب آیا اور اسے اپنی باہوں میں لیا

مجھے لگا ابھی تمہارے جاگنے کا کوئی چانس نہیں ہے اس لیے گیا تھا

ہاں تو بتا کے بھی تو جا سکتے تھے میں کتنی دیر سے انتظار کر رہی ہوں۔جائیں مجھے نہیں بات کرنی ہے آپ سے۔۔۔

ایسے کیسے مجھے اکیلے چھوڑ کر چلے گئے۔۔وہ اب بھی غصے سے منہ پھیرے ہوئے تھی۔

بے بی بولا نا آئندہ ایسی غلطی نہیں ہوگی وہ دونوں ہاتھوں سے اپنے کان پکڑ کر بولا۔

اٹس اوکے لیکن آپ گئے کہاں تھے۔اس کے ہاتھ کانوں سے ہٹاتے ہوئے پوچھا۔

ایسے نہیں بتاؤں گا پہلے اپنی آنکھیں بند کرو

آپ میرے لیے گفٹ لائیں ہیں۔روح آنکھیں چمکا کے بولی

ہاں لایا ہوں بابا گفٹ لایا ہوں تمہارے لیے اب آنکھیں بند کرو

یارم نے اسے پیار سے پچکارتے ہوئے کہا۔

روح نے فوراً آنکھیں بند کر لیں۔

جب یارم اپنی جیب سے کچھ نکالنے لگا تب روح نے ذرا سی آنکھ کھولی۔

اُمہم۔نو چیٹنگ۔یارم نے سختی سے کہا۔

اوکے سوری اب نہیں کرتی روح نے زور سے اپنی آنکھیں بند کرتے ہوئے کہا۔

جب یارم نے اس کے گلے سے دوپٹہ نکالتے ہوئے کچھ پہنایا۔

دنیا کی سب سے خاص لڑکی کے لئے ایک خاص تحفہ۔

آنکھیں کھولوں۔روح نے ایکسائٹڈ ہو کر پوچھا۔

ہاں اب کھولو۔

یارم کا آرڈر ملتے ہی روح نے فوراً آنکھیں کھولی اور اپنے گلے میں پہنا لاکٹ دیکھنے لگی۔

جس میں ایک نیلے رنگ کا ہیرا تھا۔اس ہیرے کو اس چین میں کس طرح سے جوڑا گیا تھا سمجھنا بہت مشکل تھا۔

جبکہ ہیرے کے اندر ایک تحریر لکھی تھی۔

یارم یہ کیا لکھا ہے اس کے اندر۔۔۔؟

سمجھنا مشکل تھا لیکن اس کے اندر روحِ یارم پڑھنا اتنا مشکل نہ تھا

Yaram elskar rooh

یعنی کہ یارم اپنی روح سے بے انتہا محبت کرتا ہے۔

یارم نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے ہیرے پر لکھی تحریر اسے سنائی۔

روح نے شرما کے نظریں جھکا لیں۔

ویسے تم آئی لو یو تو بول سکتی ہو۔یارم نے شرارت سے کہا۔

اف لڑکی کتنا شرماتی ہو۔چلو ادھر آؤ اور بدلے میں مجھے اس کے کوئی گفٹ دو۔یارم نے کھینچ کر اسے اپنے قریب کرتے ہوئے کہا۔

میں کیا دوں۔۔۔؟وہ اتنی ہلکی آواز میں منمنائی کے یارم بمشکل سن پایا۔

وہ جو کل دینے والی تھی۔

یارم نے اس کے ہونٹوں کو انگلی سے سہلاتے ہوئے کہا۔

میں تو نہیں دوں گی۔

روح شرارت سے کہتی ہے اسے دھکا دے کر دور ہوئی۔جب کہ یارم نے ایک ہی جھٹکے میں اسے پکڑ کر واپس اپنے قریب تر کر لیا۔

لیکن تم مجھے جانتی ہو میں تو لے ہی لوں گا۔اس کی ہونٹوں پر پورے استحاق سے مہر ثبت کرتے ہوئے کہا۔

تم نے مجھے پاگل کر دیا ہے۔

سوچتا ہوں تم مجھ سے دور چلی گئی تو میرا کیا ہو گا۔

آئی لو یو۔اس کے چہرے پر جا بجا اپنی محبت کی نشانی چھوڑتا۔ایک بار پھر سے اس کے ہوش ٹھکانے لگا رہا تھا۔

جب اچانک روح کو صبح والا قصہ یاد آ گیا۔

یارم صبح ہوٹل میں کیا ہوا تھا آپ تو باہر گئے تھے نہ کچھ تو پتا چلا ہو گا پولیس کیوں آئی تھی۔روح پوچھنے لگی۔

ہاں وہ دو لڑکے تھے کسی نے ان کی زبان کاٹ دی۔اور ان کے جسم پر چھوٹے چھوٹے زخموں کے نشان تھے۔

جیسے کسی نے بلیڈ سے ان کے جسم کے چھوٹے چھوٹے حصے کاٹے ہوں۔

ویسے خبر ملی ہے کہ وہ ریپ کر کے اس ہوٹل میں چھپے ہوئے تھے۔پولیس ویسے بھی ان کی تلاش میں تھی۔اچھا ہی ہوا کسی نے پولیس کی ہیلپ کر دی۔یارم نے مسکراتے ہوئے بتایا۔

یارم لیکن وہ پولیس کو گرفتار بھی تو کروا سکتا تھا اس طرح سے ان پر ظلم کرنے کی کیا ضرورت تھی یہ تو بے حسی کی انتہا ہے۔

بچارے کتنی تکلیف میں ہوں گے اور کسی نے ان کی زبان کاٹ دی۔جسم پر کٹ لگا دیے۔جانے کتنا بے حس آدمی ہے۔جسے ان پر ترس نہیں آیا۔

انسان تو ہو ہی نہیں سکتا۔کتنا بے رحم تھا وہ۔اس نے....

بس بہت ہو گیا کیا بیکار باتیں لے کر بیٹھ گئی ہو۔کب سے بکواس کیے جا رہی ہو۔کوئی اور بات نہیں ہے کہ تمہارے پاس کرنے کی...وہ اتنے زور سے چلایا کہ روح گھبرا کر اس سے دور ہوئی۔

میں تو بس۔وہ منمنائی۔

جب یارم نے کھینچ کر قریب کیا۔

دور مت جایا کرو مجھ سے۔کبھی نہیں۔اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے بولا۔

اس کے ہاتھ کی گرفت اتنی سخت تھی۔کہ روح کو اپنے بازو میں اس کی انگلیاں دستی ہوئی محسوس ہوئی۔

یارم مجھے درد ہو رہا ہے۔۔اس نے یارم کے ہاتھوں پہ اپنے ہاتھ رکھنے کی کوشش کی۔

مجھ سے دور نہیں جاؤ گی نا۔۔؟ایک عجیب جنون سے وہ پوچھ رہا تھا۔

کہاں جاؤں گی آپ کے بغیر.. کیاہو گیاہے آپ کو.. چھوڑیں مجھے۔وہ اپنے آپ چھڑوانے کی کوشش کرتے ہوئے بولی۔

اگر مجھ سے دور جانے کی کوشش کی نہ تو میں جان لے لوں گا۔اس کے بازو چھوڑ کر اسے اپنے سینے میں بھیجتے ہوئے بولا۔

جبکہ روح حیران اور پریشان اس کا یہ روپ دیکھ رہی تھی

یارم بے مقصد گاڑی سڑکوں پر دوڑ رہا تھا یہ گاڑی اس نے یہاں آکر لی تھی۔

تقریباتین گھنٹے ہو چکے تھے اس کمرے سے نکلے ہوئے۔

اور پچھلے تین گھنٹے سے وہ صرف اپنا غصہ کنٹرول کرنے کی کوشش کر رہا تھا وہ جانتا تھا وہ روح کو ضرور کچھ نہ کچھ کر دے گا۔

اور وہ روح کو کسی قسم کی کوئی تکلیف نہیں پہنچانا چاہتا تھا وہ اسے کبھی خود سے دور نہیں جانے دے سکتا تھا۔

وہی تو تھی جس کے سامنے وہ اپنے دل کی ہر بات کہنا چاہتا تھا۔

وہ اسے تکلیف دینے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔

مجھے کوئی نہیں سمجھ سکتا تم تو سمجھنے کی کوشش کرو۔روح۔میرا کوئی نہیں ہے تمہارے علاوہ

میرا یقین کرو روح میں نے کبھی کچھ غلط نہیں کیا میں جو بھی کرتا ہوں وہ بالکل سہی ہے اچھے کے لئے ہے۔

میں تمہیں تکلیف دینے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا تم تو اس درندے کی زندگی میں آیا ہوا فرشتہ ہو۔

اسے یاد تھا۔جب یارم نے روح کو گلے لگایا وہ کس طرح سے اس کی گرفت میں مچلی تھی۔

اس سے دور جانے کی کوشش کر رہی تھی۔

اس سے اپنا آپ چھڑوانے کی کوشش کر رہی تھی اور یہی وہ بات یارم کو اندر تک ہلا کر رکھ گئی تھی۔

وہ اس کی گرفت کو چھڑوانے کی کوشش کر رہی تھی جب یارم نے خود ہی اسے خود سے دور کیا اور کمرے سے باہر نکل گیا۔

❤

تم میرے لیے میرا سب کچھ ہو روح

جب پہلی بار تم آئی وہ معصوم چہرہ وہ معصوم روپ مجھے اندر تک ہلا گیا روح

وہ جو مجھے پہلی نظر میں ہی ہو گئی وہ محبت تھی روح

ہاں میں تمہارے سامنے پہلی نظر میں ہی ہار گیا تھا۔

تمہارا معصوم چہرہ مجھے ایک ہی نظر میں اپنا دیوانہ کر گیا۔

اس دن میرے دل نے فیصلہ کر لیا کہ تم میری زندگی میں آؤ گی۔

لیکن میں جانتا تھا یہ ممکن نہیں ہے۔ میں اپنی دنیا کا ایک شیطان ہوں۔

ایک درندہ جسے کبھی کسی پر ترس نہیں آتا

میں نے اسی وقت اپنے جذبات تو کو لگام دینے کی کوشش کی۔

لیکن جب تم نے مجھ سے کہا کہ تم فلائٹ میں ڈر گئی تھی تو میرا دل چاہا کہ میں سب کچھ بھول بھال کے تمہیں اپنے سینے سے لگا کے تمہارا سارا ڈر بھلا دوں۔

کمرے سے نکل کر میں نے یہی فیصلہ کیا کہ میں دوبارہ تمہارے سامنے نہیں آؤں گا

میرا دل چاہا میں تم سے سختی سے بات کروں۔ تمہیں نرمی سے مخاطب کر کے میں غلطی کر رہا ہوں لیکن میں ایسا نہیں کر پایا روح بہت کوشش کے باوجود بھی میں تمہارے ساتھ سختی سے بات نہیں کر پایا اسی وجہ سے کہ میں اس دن اس کمرے سے باہر نکل گیا۔

کبھی تمہارے سامنے واپس نہ آنے کے لئے۔

لیلیٰ نے تمہیں اپنے ساتھ لے جانے سے انکار کر دیا میں خود بھی یہی چاہتا تھا کہ تم اس کے ساتھ نہیں بلکہ میرے ساتھ چلو۔

میں تمہیں اپنے ساتھ اپنے گھر میں لے کے آیا۔

اور تمہاری معصومیت ایک ایک پل ایک ایک سیکنڈ مجھے بے بس کرتی رہیں۔

اور پھر اس دن تم چلی گئی فلیٹ سے۔

روح مجھے لگا تم مجھے چھوڑ کر چلی گئی میں نے بہت کوشش کی کہ میں تم سے دور رہوں لیکن نہیں رہ پایا تمہاری غلطی ہے سب کچھ تمہاری وجہ سے ہوا ہے ہاں یہ سب کچھ تمہاری وجہ سے ہوا ہے میں تو محبت کرتا تھا ٹھیک ہے محبت تو کوئی بھی کر سکتا ہے نہ

لیکن نمازوں میں مجھے مانگ کر خود سے عشق کرنے پر مجبور تم نے کیا۔

ہاں ساری غلطی تمہاری ہے۔

مجھے اپنے آپ سے عشق کرنے پر مجبور کرنے والی تم ہو۔

تم آئی تھی میرے پاس میں تو تم سے دور رہنے کی کوشش کر رہا تھا۔

اللہ جی پلیز میری روح کو مجھ سے دور مت کیجئے گا وہ کیسے کہہ سکتی ہے کہ میں بے رحم بے حس ہوں

اللہ جی مجھے ساری دنیا کی نظروں کے سامنے گرا دیں لیکن روح کی نظروں میں اچھا بنا دیں

میری روح مجھ سے نفرت نہ کرے برداشت نہیں کر سکتا کہ وہ مجھ سے دور ہو جائے ہاں میں نہیں برداشت کر پاؤں گا میں ساری دنیا کو آگ لگا دوں گا۔

اگر وہ مجھ سے دور ہوئی تو میں اسے بھی مار دوں گا۔

وہ صرف میری ہے۔

سڑک پر گاڑی دوڑاتے ہوئے وہ جنونی انداز میں بول رہا تھا۔

❤

وہ ہوٹل کے روم میں واپس آیا۔

تو دیکھا کمرے میں گھپ اندھیرا ہے۔اس وقت رات کے دس بج رہے تھے یارم نے ہاتھ بڑھا کر ساری لائٹس ان کر دی۔

وہ جاگ رہی تھی لیکن کروٹ دوسری طرف لی ہوئی تھی۔

بیڈ کے بیچوں بیچ تکیوں کی دیوار تھی۔

اس نے ایک نظر تکیوں کی اس دیوار کو دیکھا اور پھر آہستہ چلتا ہوا اس کے بالکل قریب آیا

ایک ایک کر کے سب تکیوں کو زمین پر ایسے پھینکا جیسے وہ جیتا جاگتا کوئی وجود ہوں۔

روح یہ تو جانتی تھی کہ وہ تکیے کو زمین پر گرا کر اپنی اور روح کے درمیان یہ دیوار ہٹا رہا ہے۔

لیکن وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ یہ کام وہ کتنے غصے سے کر رہا ہے۔

پھر کچھ دیر بعد اسے اپنے بازو پر یارم کے ہونٹوں کا لمس محسوس ہوا۔

روح نے ابھی تک یارم کا وہی کرتا پہن رکھا تھا۔

یارم نے آہستہ سے اس کا کرتا بازو سے اوپر کیا۔

جہاں پر نیل کے نشان تھے۔

بہت درد ہو رہا ہے۔

وہ آہستہ آہستہ اس کے بازو کو سہلاتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔

میں آپ سے ناراض ہوں روح خاصی اونچی آواز میں بولی جیسے کہ وہ بہت دور بیٹھا ہو۔

تو میرا بچہ مجھ سے ناراض ہے۔

اس کے انداز پر مسکراتے ہوئے یارم مزید اس کے قریب ہوا۔

روح نے اس کی طرف دیکھ کر زور زور سے گردن ہاں میں ہلائی۔

معافی کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔۔؟انداز میں دنیا بھر کے ندامت تھی۔

آپ آئندہ مجھ پر اس طرح سے غصہ نہیں ہوں گے نہ۔۔۔؟پلیز مجھ پر چلایا مت کریں۔مجھے بہت ڈر لگتا ہے۔

آپ کے علاوہ کوئی نہیں ہے میرا۔یارم میں غلط ہوں تو مجھے بتایا کریں۔

آپ کے سامنے کسی دوسرے کے بارے میں بات نہیں کروں گی۔لیکن پلیز مجھ پر ایسے غصہ مت ہوا کریں۔

امی اور آپی بھی ایسے ہی چلاتی رہتی تھی مجھ پر۔

میں آپ سے کبھی دور نہیں جاؤں گی۔

لیکن آپ اگر مجھ پر چلائیں گے۔تو میں بیڈ کے بیچ میں ایسے ہی دیوار بنادوں گی۔معصوم سے انداز میں معصوم سی دھمکی دے ڈالی۔

نہیں پلیز یہ غضب مت کرنا۔ورنہ میں تمہارے ایک ایک تکیے کو ٹانگ مار مار کر نیچے پھینکوں گا۔وہ شرارت سے بولا۔

روح بھی کھکھلا کر ہنس دی

ویسے تمہیں منانے کا اسپیشل انتظام بھی کیا تھا میں نے لیکن تم تو ہے ایسے ہی مان گئی۔

اسپیشل انتظام کیا کیا تھا آپ نے جلدی بتائیں مجھے وہ ایکسائیٹمنٹ میں بالکل اس کے قریب جڑ کر بیٹھ گئی۔

یارم نے اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتے سے مزید اپنے قریب کیا

یہاں نہیں بتاؤں گا تمہیں میرے ساتھ چلنا ہو گا۔

یارم نے اس کے گال پر اپنے لب رکھتے ہوئے کہا۔

وہ شرما کر پیچھے ہٹی۔

باہر بہت سردی ہے روح نے بے بسی سے کہا۔

روح تم نے سارا ہنیمون یہیں پر نکلوا دینا ہے۔ تم تو اس روم سے باہر ہی نہیں نکلتی ہو۔

چلو جلدی یہاں سے اٹھو اور میرے ساتھ چلو۔

یارم نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنی طرف کھینچا۔

اچھا بابا مجھے کپڑے چینج کرنے دیں۔

روح نے اپنا حلیہ دیکھا جو ابھی تک یارم کے کپڑوں میں تھی۔

کوئی ضرورت نہیں ہے کپڑے چینج کرنے کی تم بہت پیاری لگ رہی ہو ان میں۔

اب جلدی چلو اسے زبردستی اپنے ساتھ گھسیٹتے ہوئے کہا۔

ارے بابا شوز تو پہنے دیں مجھے۔ روح نے یارم کو پیچھے کی طرف کھینچنے کی کوشش کی جو اسے گھسیٹتے ہوئے روم سے باہر لے کے جا رہا تھا۔

جلدی کرو یارم نے احسان کرنے والے انداز میں کہا۔

وہ بے حد خوش تھا کیوں کہ اس کی روح اس سے ناراض نہیں تھی۔

روح نے شوز پہنے تو یارم ہنسی خوشی روم سے باہر نکلا اور وہ روم لاک کرنے لگی۔

❤

ابھی وہ ہوٹل سے باہر نکلنے ہی والے تھے کہ ریسپشنسٹ نے یارم کو مخاطب کر کے اس کی فون کال کے بارے میں بتایا۔

کون ہے یہ بدتمیز یہاں پر بھی مجھے سکون سے نہیں رہنے دیتے۔

یارم روح کا ہاتھ پکڑتے ہوئے اسے ساتھ لیے فون سننے آیا۔

ہاں کیا ہوا ہے۔۔؟ اسنے سلام کرنے یا خریت پوچھنے کی زحمت نہ کی۔شاید اسے اندازہ تھا کہ آگے سے کون بولنے والا ہے۔

ڈیول تم نے وہاں کسی کو زخمی کر دیا ہے تم ٹھیک تو ہو نہ کوئی مسئلہ تو نہیں ہوا روح ٹھیک ہے ناخضر نے فکر مندی سے پوچھا۔

بھابھی۔۔اس کے اتنے سارے سوالوں کے جواب میں یارم نے بس اتنا ہی کہا۔

ہاں میرا مطلب ہے روح بھابھی۔

ہاں تمہاری بھابھی بالکل ٹھیک ہے میں بھی بالکل ٹھیک ہوں فکر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے یہاں کوئی مسئلہ نہیں ہوا۔ہاں ہوٹل میں کوئی مسئلہ ہوا ہے۔دو ریپرسٹ یہاں پر تھے۔کسی نے ان کی زبانی کاٹ ڈالی۔

ضرور کیسی کی بیوی کیلئے غلط الفاظ استعمال کئے گئے ہوں گے۔وہ آہستہ آہستہ سے کہتا ہے خضر کو سب کچھ بتا گیا تھا۔

جب کہ بار بار روح کا اپنے ہاتھ میں پکڑا ہوا ہاتھ اپنے لبوں تک لے کے جاتا۔

جس پر روح شرماتی آگے پیچھے سے بے خبر کچھ سن بھی نہیں پا رہی تھی۔

تمہیں یہ سب کچھ کیسے پتہ چلا تم نے کیا میرے پیچھے جاسوس لگا رکھے ہیں۔۔یارم نے شکی انداز میں پوچھا

تم جہاں جاتے ہو ہمیں وہاں کی خبر رکھنی پڑتی ہے اور یہاں پر بھی کافی مسائل ہو گئے ہیں وہ انسپیکٹر آیا تھا۔

تمارے بارے میں پوچھ رہا تھا۔ میں نے اسے بتایا کہ تم روح بھابھی کے ساتھ ہنی مون پر گئے ہو تو کہنے لگا کہ شادی کو اتنا وقت ہو گیا ہے اب کیوں گئے ہیں۔

یہ انسپیکٹر بات کی کھال اُتار تا ہے۔

اور راشد نے رونا دھونا مچا کر وکرم دادا کو اپنے ساتھ کر لیا ہے۔

راشد نے وکرم دادا کے سامنے کہا ہے کہ تم نے اس کے بھائی کا قتل کر دیا ہے۔

خضر فکر مندی سے بتا رہا تھا۔

تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے خضر۔ وکرم دادا کبھی غلط بات کا ساتھ نہیں دیتے۔

اب تم فون رکھو روح بور ہو رہی ہے۔ یارم نے اس کے شرماتے چہرے کو دیکھتے ہوئے کہا۔

یارم کے اس طرح سے کہنے پر روح کا چہرہ مزید سرخ ہو چکا تھا۔

کیا۔ تم روح بھابھی کے ساتھ کھڑے مجھ سے بات کر رہے ہو۔ خضر نے پریشانی سے پوچھا۔

بعد میں بات کریں گے۔۔۔ یارم نے بس اتنا کہہ کر فون رکھ دیا

یارم آپ نے گاڑی کب لی۔۔۔؟ روح اس کے ساتھ آکر گاڑی میں بیٹھتے ہوئے پوچھنے لگی۔

یہی تو مسئلہ ہے جانے من آپ ہمارے ساتھ باہر نکلیں تو آپ کو پتہ چلے کہ ہم کیا کر رہے ہیں۔ محبت سے اس کا ہاتھ چومتے ہوئے بولا۔

ہاں تو آپ اگر مجھے پہلے بتا دیتے کہ گاڑی ہے تو نا مجھے سردی کا ڈر ہوتا اور نہ ہی میں کمرے میں رہتی۔ وہ منہ بنا کر بولی۔

ہاں تو میرا بے بی تم نے پوچھا ہی کب۔ ویسے بھی تم نے تو وہیں سے مجھے کہا تھا کہ خبردار جو بستر میں گھسے ہم ساری جگہیں گھومنے کے لیے جائیں گے اور یہاں آکر الٹا ہی ہو گیا تم بستر میں گھسی ہو اور میں تمہاری منتیں کر رہا ہوں۔

ہاں تو مجھے تھوڑی نہ پتا تھا کہ یہاں اتنی سردی ہو گی۔

وہ بھی ہارنے کے موڈ میں بالکل نہ تھی تھی۔

ویسے یارم آپ خضر بھائی سے کیا بات کر رہے تھے فون پے

روح کو اچانک ہی اس کی فون کال یاد آ گئی۔

تمہارے بور ہونے کے بارے میں۔وہ شرارتی انداز میں پوچھنے لگا۔

نہیں آپ کے دادا کے بارے میں۔آپ فون پر اپنے دادا کے بارے میں بات کر رہے تھے نا میں نے سنا تھا آپ نے دادا کہا تھا

روح جتنے سیریز انداز میں بولی تھی یارم کا قہقہ اتنا ہی بلند تھا یہ پہلی بار ہوا تھا جب یارم نے اس کے سامنے قہقہ لگایا۔

او میری جان تم بہت معصوم ہو۔اس لئے تو پیار کرتا ہوں تم سے لو یو۔وہ گاڑی کی پرواہ کیے بغیر روح پر جھکا تھا۔

یارم گاڑی چلائیں ایکسیڈنٹ ہو جائے گا وہ اپنا حیا سے دمکتا چہرہ چھپاتے ہوئے بولی۔

کچھ نہیں تمہارا یارم تمہیں کچھ نہیں ہونے دے گا۔

تمہیں پتا ہے یہ میری زندگی کے سب سے حسین دن ہیں۔ہم ہر سال یہاں آئیں گے۔اور ایسے ہی رہیں گے۔

ہاں ہم اپنے بچوں کو بھی لے کے آئیں گے آگلے سال روح بنا سوچے سمجھے بولی تھی۔اور پھر جب اپنی بات سمجھ میں آئی تو یارم کو دیکھے بغیر باہر دیکھنے لگی

اچھا تو ایک سال میں تمہارا کتنے بچے پیدا کرنے کا ارادہ ہے وہ بالکل سیریز انداز میں پوچھ رہا تھا۔

یارم دیکھ کر گاڑی چلائیں اور میرے ساتھ فری ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔

ہاں بالکل اگر تمہارے ساتھ فری ہو جاؤ تو تم بالکل ہی فری ہو جاتی ہو۔ہیں نا وہ شرارت سے آنکھ دباتے ہوئے بولا

۔

یارم آپ بلکل اچھے نہیں ہیں مجھے نہیں کرنی آپ سے بات وہ اپنالال اناڑی چہرا لئے منہ پھیر گئی۔

❤

وہ لوگ اس وقت

Reykjavík. کی خوبصورت سڑک پر تھے جہاں پر بہت بڑابازار تھا۔

یارم ہم یہاں کیوں آئے ہیں۔ساراباز ارہی بند تھاتقریباکوئی کوئی دکان کھلی ہوئی تھی۔

Reykjavík

آئس لینڈ کے ان شہروں میں سے تھاجہاں پر پلازے اور بلڈنگ نہیں بنائی جاتی

اور اگر بنائی بھی جائیں توان کی لمبائی اتنی زیادہ نہیں ہوتی جتنے کے باقی شہروں میں۔

یارم اسے اپنے ساتھ ایک بوتیک کے اندر لایا تھا۔

اس نے وہاں کاؤنٹر پر کھڑے آدمی سے کچھ پوچھا۔

اور اس آدمی نے مسکراتے ہوئے اسے جواب دیااور کہیں کاراستہ بتایا۔

یارم ایک بار پھر سے اس کاہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ لے جانے لگا

وہ بھی بنااس سے کچھ پوچھے اس کے ساتھ چلتی گئی۔

سنواس روم کے اندر جاؤیہ لڑکی تمہیں ڈریس دکھائے گی تمہیں وہ ڈریس پہن کر باہر آنا ہے۔

اس نے اس کے پیچھے کھڑی لڑکی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

اس لڑکی کو اپنے انتظار میں کھڑا دیکھ کر روح بنا کچھ پوچھے اس لڑکی کے ساتھ اندر جانے لگی

لڑکی نے اسے ایک خوبصورت سرخ رنگ کا فراک نماڈریس دکھایا۔دیکھنے والا باآسانی اس کی قیمت کا اندازہ لگا سکتا تھا۔

Urdu Novel Bank

وہ لڑکی کی کوئی بات نہیں سمجھتی تھی شاید وہ لڑکی بھی یہ بات جانتی ہے اس لیے صرف اسے دیکھ کر مسکرائے جا رہی تھی۔

ہائے اللہ اس کے بھی بازو نہیں ہیں۔مجھے یارم سے بات کرنی ہے روح نے اس لڑکی سے اردو میں کہا۔

جبکہ وہ لڑکی بنا اس کی بات سمجھے آگے سے مسکرائے جا رہی تھی۔

دیکھیے مسکرانا بند کریں مجھے میرے شوہر سے بات کرنی ہے پلیز انہیں بلا دیں اس بار روح نے تفصیل سے کہا لیکن وہ لڑکی پھر بھی پاس کھڑی مسکراتی رہی۔

جیسے اسے صرف مسکرانے کے ہی پیسے ملتے تھے۔

وہ لڑکی کو ایسے ہی چھوڑ کر باہر نکل آئی۔لیکن اب وہاں یارم نہیں تھا۔

یہ کہاں چلے گئے۔۔۔؟وہ خود سے سوال کرتی واپس اندر آگئی۔

جہاں وہ لڑکی ابھی بھی مسکرا کر اسے دیکھ رہی تھی۔ایک پل کے لئے روح کا دل چاہا کہ اس کی مسکراہٹ نوچ کر کہیں پھینک دے۔

کیسی عجیب لڑکی ہے آپ کیا کروں اگر یارم واپس آگئے تو مجھ پر غصہ ہوں گے۔

پہن لوں ہاں تو وہ شرٹ بھی تو پہنی تھی۔اس کے اوپر بھی تو شال کی تھی اس کے اوپر بھی کر لونگی۔

اور ویسے بھی یارم نے بتایا تھا کہ یہاں پر مجھے اچھے کپڑے نہیں ملیں گے۔

ویسے بھی یہ فراک کتنی خوبصورت ہے صرف بازو ہی نہیں ہیں نا۔اور یارم نے دیکھ کر ہی خریدا ہو گا۔

اس نے سوچتے ہوئے ڈریس کو اپنے ہاتھوں میں لیا۔اور پہننے چلی گئی۔

ڈریس پہن کر واپس نکلی۔ہاتھ میں یارم کے کپڑے اور اپنی شال تھی۔

لڑکی نے آگے بڑھ کر اس کے ہاتھ سے وہ کپڑے لینے چاہے جب روح نے فوراً ہی شال کو اپنے ہاتھ میں سختی سے پکڑ لیا۔

اور اپنے بے لباس بازوؤں کو ڈھکنے لگی۔

روح نے اپنے آپ کو شال سے اس طرح سے کور کیا کہ وہ کہیں سے بھی بے لباس نہ ہو۔

اور پھر اسے وہ لڑکی باہر آنے کا راستہ دکھانے لگی

❤

وہ کمرے سے باہر نکلی تو یارم تیار تھری پیس سوٹ میں کھڑا اس کا انتظار کر رہا تھا۔

کالے رنگ کے سوٹ جس میں اس نے وائٹ کلر کی شرٹ پہنی تھی وہ بے حد ہینڈسم رہا تھا۔

مجھے پتہ تھا تم کور کر لو گی۔ اس نے روح کی شال ٹھیک کرتے ہوئے کہا۔

کیسا لگا ڈریس۔۔؟ اس نے اس کا بھرپور جائزہ لیا ہے۔ ریڈ کلر کی پرنسز ڈریس میں وہ کسی باربی ڈول سے کم نہ لگ رہی تھی۔

اچھا ہے۔ لیکن سلیوز لیس۔ روح نے منہ بنا کر جواب دیا تو یارم کے ڈمپل نمایاں ہو گئے۔

کوئی بات نہیں بے بی وہاں میرے علاوہ اور کوئی نہیں ہو گا تمہیں دیکھنے والا

وہ اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں تھامتے ہوئے بولا۔

یارم ہم کہاں جا رہے ہیں روح ایکسائٹڈ سی اس کے ساتھ چلتے ہوئے پوچھنے لگی۔

یارم میں ان ہائی ہیلز میں ٹھیک سے چل نہیں پا رہی۔ اس نے اپنے جوتوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

جو کہ اس لڑکی نے اس کی ڈریس کے ساتھ میچنگ اس کے پیروں کے قریب رکھے تھے۔

وہ اسے یہ نہیں بتا پائی کہ اس نے کبھی ہائی ہیلز نہیں پہنی۔

میں اٹھا کے لے چلوں۔وہ شرارت سے رکا تھا

نہیں میں چل سکتی ہوں۔اس سے پہلے کہ یارم سچ میں اسے اپنی باہوں میں اٹھالیتا وہ تیزی سے آگے کی طرف بڑھی اور بری طرح سے لڑکھڑ آئی۔

اس سے پہلے کہ وہ گرتی یارم اسے اپنی باہوں میں بھر چکا تھا۔

شرم کے مارے روح اپنی نگاہیں تک نہ اٹھا پارہی تھی۔

یارم لوگ دیکھ رہے ہیں پلیز مجھے نیچے اتاریں۔

نہیں روح یہاں کے لوگوں کو کوئی فرق نہیں پڑتا ان سب باتوں سے اور دوسری بات تو میری بیوی ہو میں جو چاہے کروں۔

وہ کہتے ہوئے تیزی سے آگے بڑھا اور آکر واپس اسے گاڑی میں بٹھایا۔

روح نے شکر کا کلمہ پڑھتے ہوئے جلدی سے اپنی سائڈ کا دروازہ بند کیا۔

یارم ہم جا کہاں رہے ہیں آپ بتاتے کیوں نہیں مجھے۔

وہ پھر سے پوچھنے لگی۔

وہاں جہاں میرے اور تمہارے علاوہ کوئی تیسرا نہ ہو۔

اب ایک دم چپ ہو کر بیٹھ جاؤ تمہیں پتا ہے مجھے ڈرائیونگ کے دوران بات کرنا بالکل پسند نہیں۔

وہ سختی سے کہتا ہوا اپنی سیٹ پر بیٹھ گیا۔

جبکہ روح سیٹ کے ساتھ ٹیک لگا کر آنکھیں موندنے لگی

خبردار روح سونا مت۔تمہاری نیندوں کا کچھ کرنا پڑے گا۔

وہ اسے وارن کرتے ہوئے بولا۔

❤

اور پھر تھوڑی ہی دیر بعد یارم نے اندھیرے میں گاڑی روک دی۔

چلو آو روح۔ وہ اسے گاڑی سے نیچے اترنے کے لئے کہہ رہا تھا لیکن اس اندھیری سڑک پر وہ دونوں کہاں جاتے یہاں تو صرف ایک جنگل تھا وہ بھی برف سے ڈھکا ہوا۔

یا جنگل سے نکلتی شاہد ایک سڑک۔

یارم ہم یہاں کیوں لائے ہیں اندھیرے میں کچھ تلاش کرنے کی کوشش کرتے ہوئے پوچھنے لگی۔

کیونکہ آج میں تم سے کچھ سوال پوچھنا چاہتا ہوں اور اگر تم نے ان کے بالکل ٹھیک جواب دیے تو میں تمہیں اپنے ساتھ واپس لے چلوں گا اور نہیں تو تمہیں یہی جنگل میں چھوڑ دوں گا۔ وہ بالکل سیزیر موڈ میں بول رہا تھا۔

اگر ہمت ہے تو چھوڑ کر دکھائیں۔ مجھے پتہ ہے آپ میرے بغیر نہیں رہ سکتے۔ میں آپ سے دور چلی گئی تو یہاں کی سڑکوں پر پاگلوں کی طرح گھومے گے آپ۔ کیا دعویٰ تھا وہ کچھ ہی دنوں میں سمجھ چکی تھی کہ یارم اسے چھوڑ نہیں سکتا۔

روح۔۔۔ اس نے جذبات کی شدت سے اس کا نام پکارا تھا

روح سوالیہ انداز سے اس کے چہرے کو دیکھ رہی تھی۔

آئی لو یو۔ آئی لو یو سو مچ۔ بالکل ٹھیک کہتی ہو تم اگر تم مجھ سے دور ہوئی نہ تو میں واقعی ہی ان سڑکوں پر پاگلوں کی طرح گھوموں گا۔

فی الحال تو تم نے میرا پاگل پن دیکھا ہی نہیں میں سچ میں تمہارے بغیر نہیں رہ سکتا۔

مجھ سے کبھی دور تو نہیں جاؤ گی نہ۔۔۔؟وہ خود بھی نہیں جانتا تھا کہ یہ سوال وہ بار بار اس سے کیوں پوچھ رہا ہے جبکہ وہ یہ بات اچھے سے جانتا تھا کہ اگر وہ سے دور جانے کی کوشش کرے تو وہ اسے دوسری دنیا سے بھی ڈھونڈ نکالے گا

یارم میں آپ کو چھوڑ کر کہیں نہیں جاؤں گی۔اور اگر جاونگی بھی تو کہاں جاؤں گی آپ کے علاوہ ہے ہی کون میرا۔

وہ گاڑی سے نکل کر اس کے ساتھ چلتے ہوئے کہنے لگی۔

اچھا بتاؤ کتنا پیار کرتی ہو مجھ سے۔

کرتی بھی ہو کہ نہیں وہ اس کا ہاتھ تھامے ساتھ چلتے ہوئے کہنے لگا۔

یارم آپ میری ہر بات میں شامل ہیں۔

آپ میری ہر سانس میں شامل ہیں۔

Urdu Novel Book

ہر نماز کے بعد کی دعاہیں آپ۔

میں خود بھی نہیں جانتی کہ آپ میرے لئے کیا ہیں

یارم آپ میرے لئے میرا سب کچھ ہیں۔

اب آپ اسے میری محبت کہہ لیں یا کچھ اور لیکن آپ سے زیادہ عزیز مجھے اس دنیا میں اور کوئی نہیں ہے۔

جب آپ صبح کام پر جاتے ہیں تو میں سارا دن آپ کا انتظار کرتی ہوں۔اور پھر جب آپ واپس آ کر وہ شرمائی تھی

۔یارم کے ڈمپل نمایاں ہوئے۔

وہ اپنے شوہر کے سامنے اپنے ہی شوہر کے سارے دن کی بے تابیاں بیان نہیں کر پاتی تھی۔

جانتی ہو روح میری ماں کہا کرتی تھی۔

اگر کسی شخص کی محبت آپ کی ہر نماز کی دعا بن جائے تو سمجھ لو وہ محبت عشق بن کر آپ کی روح میں اتر چکی ہے۔

میں تمہاری روح میں اترنا چاہتا ہوں روح۔ اندھیرے میں آہستہ آہستہ چلتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

جبکہ روح کے وجود کو اس نے اپنے آپ میں چھپایا ہوا تھا۔

آپ کتنی محبت کرتے ہیں مجھ سے بتائیں مجھے روح نے پوچھا۔

محبت ہاہاہا۔ وہ قہقہ لگا کر ہنسا تھا۔

تم میرا عین ہو تم میرا شین ہو تم میرا کاف ہو

روح یارم کے دل سے روح میں اترا ہوا عشق ہے۔

روح کی آنکھوں سے بے تاب آنسو چھلکے

روح تم میری زندگی میں آئی پہلی خوشی ہو میں کبھی سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ میں اتنا خوش قسمت انسان ہوں کہ مجھے تم جیسی لڑکی ملے گی۔

Urdu Novel Book

وہ محبت سے اسے اپنے ساتھ لگائے اس کے آنسو صاف کر رہا تھا جبکہ آہستہ آہستہ یہ سفر ابھی جاری تھا

یارم آہستہ آہستہ کہتا اسے اپنے ساتھ لے کہیں جا رہا تھا۔ کچھ فاصلے پر اسے تھوڑی سی روشنی نظر آئی۔

ان کی گاڑی کہیں پیچھے چھوٹ چکی تھی۔

دیکھا تو سامنے ایک چھوٹا سا گھر تھا۔ جس کے اندر کی لائٹس جل رہی تھی۔

یارم یہ روح نے سامنے چھوٹے سے گھر کی طرف اشارہ کیا۔

ہاں میری جان اب تم نے اگلے سال ہمارے بچوں کے ساتھ یہ آنے کا پلان بنایا ہے تو میں نے سوچا ان کے لیے گھر بھی تو ہونا چاہیے۔

بہت چھوٹا گھر ہے وہ یہاں پر بڑے گھر نہیں ملتے۔ یہاں سب لوگ ایسے ہی چھوٹے چھوٹے مکانوں میں رہتے ہیں

۔

میں نے آبادی سے الگ تھلگ ایک چھوٹا سا گھر لیا ہے۔

میں نے بہت سوچا تمہیں کیا کیا گفٹ دوں۔

پھر میرے ذہن میں یہی ایک چیز آئی۔ کیسا لگا۔۔؟ یارم نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

بہت پیارا ہے۔۔۔ یارم نے دیکھا کہ روح رونے کی مکمل تیاری پکڑ چکی ہے

بالکل میرے جیسا۔ یارم نے شرارت سے کہا۔

آپ کب سے پیارے ہو گئے۔ پیاری صرف لڑکیاں ہوتی ہیں روح نے اس کی غلط فہمی دور کرنی چاہی۔

ہاں یار لڑکے تو ہاٹ ہوتے ہیں میرے جیسے یا لڑکیاں ہاٹ بھی ہوتی ہیں۔ وہ شرارت سے آنکھ دبا کر بولا۔

یارم آپ بالکل بھی اچھے نہیں ہیں چھوڑیں مجھے میرے گھر کے اندر جانا ہے۔

وہ اپنا آپ چھڑا کر اپنا گلابی چہرہ لیے اندر جانے لگی۔

سوری بے بی آج تو نہیں چھوڑوں گا آج آخر ہمارے نئے گھر میں ہمارا پہلا دن ہے۔

اس نے روح کو اپنی باہوں میں اٹھاتے ہوئے شرارت سے کہا۔

باقی گھر صبح دیکھ لینا فی الحال صرف بیڈ روم ہی دیکھو۔

وہ اس پر جھکتے ہوئے بولا۔ اور اسے لیے سیڑھیاں چڑھنے لگا۔

صبح جب روح کی آنکھ کھلی تو صبح کے 10 بج رہے تھے۔

اس نے اپنے آپ کو یارم کی باہوں میں پوری طرح سے قید پایا۔

شرمیلی سی مسکان مسکراتے ہوئے یارم کا ہاتھ اپنے اوپر سے ہٹانے لگی۔

جب یارم نے اسے اور کس کے اپنی باہوں میں بھرا

یارم پلیز چھوڑیں صبح کے 10 بج رہے ہیں کتنا وقت ہو چکا ہے۔ وہ اس کی باہوں سے اپنا آپ چھڑواتے ہوئے بولی۔

تم نے کیا کرنا ہے اتنی جلدی جاگ کر۔ لیٹی رہو ایسے ہی میں تمہیں محسوس کرنا چاہتا ہوں وہ اس کے بالوں میں منہ چھپاتے ہوئے بولا۔

یارم مجھے بھوک لگی ہے۔ یارم کو رات والی ٹون میں واپس آتے دیکھ کر جلدی سے کہا

نہ تمہاری نیند ختم ہوتی ہے نہ تمہاری بھوک ختم ہوتی ہے پہلے بتاؤ تمہارا کھانا جاتا کہاں ہے۔

تمہیں لگتا کیوں نہیں ہے۔ اپنی حالت دیکھو۔ کچھ کھایا پیا کرو۔

ہاں تاکہ آپ کی طرح موٹی ہو جاؤں۔ بازو دیکھیں ہیں آپ نے اپنے کتنے موٹے ہیں۔۔

لڑکی لوگ ایسی بوڈی لانے کے لیے دن رات محنت کرتے ہیں دو سال کا کورس کر کے ایسے مسلز بناتے ہیں۔

اور جسے تم موٹاپا کہہ رہی ہو نا لڑکیاں مرتی ہیں ایسی لکس پے۔ یارم نے اسے ان مسلز کی اہمیت سمجھانا ضروری سمجھی۔

پتا نہیں کون سی لڑکیاں ہیں جو ایسی لکس پر مرتی ہیں۔ روح نے ناک سے مکھی اڑائی۔

مطلب تم نہیں مرتی ہو میری لکس پے۔ یارم نے اپنی توپوں کا رخ سیدھا اسی کی طرف کیا۔

ہیلو منہ دھو کر رکھے۔ مجھے آپ کی لکس سے کوئی لینا دینا نہیں ہے مجھے تو بس آپ کے یہ ڈمپل تھوڑے سے اچھے لگتے ہیں۔ روح نے اس کے گال پر انگلی رکھتے ہوئے کہا

تھوڑے سے۔ یارم نے اس کی نقل اتاری۔

ہاں بالکل تھوڑے سے باقی آپ بالکل بھی اچھے نہیں ہیں

چلو جی کچھ تو اچھا ہے۔ یارم نے بھرپور اپنے ڈمپلز کی نمائش کرتے ہوئے کہا۔ اور لگے ہاتھ اک پیاری سی گستاخی بھی کر دی۔

یارم آپ بالکل بھی اچھے نہیں ہیں روح نے سرخ ہوتے چہرے سے کہا۔

ہاں پتا ہے میں بالکل بھی اچھا نہیں ہوں لیکن میرے ڈمپلز تھوڑے سے اچھے ہیں۔

یارم آنکھ دباتے ہوئے بولا۔

چھوڑیں مجھے۔مجھے میرا گھر بھی دیکھنا ہے اس سے اپنا آپ چھڑاتے ہوئے جلدی سے اٹھی۔

❤

یارم باہر برف گر رہی ہے۔لیکن یہاں تو بالکل بھی سردی نہیں ہے۔

وہ سیڑھیاں اتر کے نیچے آئی تھی جہاں شیشے کی بڑی سی دیوار کے باہر برف گر رہی تھی

وہ جلدی سے سیڑھیاں چڑھ کے واپس بیڈروم میں آئی اور یارم کو بتانے لگی۔

یارم نے مسکرا کر اس کی ایکسائٹمنٹ دیکھی

میں تو پہلے ہی کہتا تھا جب برف گرتی ہے تب زیادہ سردی نہیں ہوتی ہاں لیکن برف گرنے کے بعد وہ بہت سردی ہوتی ہے۔

اس لئے احتیاط ضروری ہے۔

یارم نے اس کی شال ٹھیک سے اس کے کندھوں پر پھیلاتے ہوئے کہا۔اس نے ابھی تک رات والی ہی ڈریس پہن رکھی تھی۔

میں ابھی تھوڑی دیر میں ہوٹل جاؤں گا۔

اور وہاں سے آتے ہوئے تمہارے لئے کچھ ڈریسیز لاؤں گا۔

اور یہاں پر تم کسی بھی قسم کے ڈریس پہن سکتی ہو۔کیونکہ یہاں میرے علاوہ اور کوئی نہیں ہو گا۔

ہم اگلے پانچ دن یہاں رکیں گے پھر واپس دوبئی جائیں گے

یارم نے اسے اپنے قریب کرتے ہوئے بتایا

یارم اگر ہم واپس ہی جانے والے تھے تو آپ نے گھر یہاں کیوں ہے خریدا۔روح نے حیرانگی سے پوچھا

کیونکہ ہم ہر سال یہاں چھٹیاں منانے آئیں گے میری جان۔

اب ہر سال ہم ہوٹل میں تو نہیں رہ سکتے نہ۔یارم نے پیار سے اس کے بالوں کو چھیڑتے ہوئے کہا۔

یارم آپ کے پاس کیا بہت پیسے ہیں۔وہ تھوڑی کے نیچے ہاتھ رکھے پوچھنے لگی۔

ہاں بہت۔کیوں تمہیں کچھ چاہیے کیا۔وہ مسکرایا

مجھے لپسٹک لینی ہے۔روح نے جلدی سے فرمائش کر دی۔

یارم قہقہ لگا کر ہنسا۔

روح تم لپسٹک کے لئے مجھ سے پوچھ رہی تھی کہ میرے پاس کتنے پیسے ہیں۔

اس میں ہنسنے والی کون سی بات ہے۔میری آپی کے پاس بہت ساری لپسٹک تھی۔

وہ کبھی کبھی مجھے بھی لگاتی تھی۔روح ایکسائٹمنٹ میں بتاتے ہوئے کب اس کے اتنے قریب بیٹھ گئی اسے خود بھی پتا نہ چلا۔

احساس تب ہوا جب یارم اسے پوری طرح سے گھیر چکا تھا۔

یارم پلیز چھوڑیں۔روح کا دل زور سے دھڑکنے لگا۔یارم کی قربت میں اس کا یہی حال ہوتا تھا اس نے اپنا آپ چھڑوانے کی ناکام سی کوشش کی۔

جب یارم نے اس کے لبوں پر اپنے ہونٹ رکھ کر اس کی مزاحمت کو ناکام بنادیا۔

❤

نہیں مجھے کہیں نہیں جانا یہیں رہنا ہے۔مجھے ابھی آرام کرنا ہے روح نے اسے فیصلہ سنایا

لیکن روح تم یہاں کیسے رہو گی۔میں تمہیں اکیلے چھوڑ کر نہیں جا سکتا۔

میں اپنے گھر میں بھی اکیلے نہیں رہ سکتی۔۔۔یارم کچھ نہیں ہو گا مجھے

کیا ہو گیا ہے آپ کو میں اوپر رہوں گی پلیز میں اس وقت بالکل سفر نہیں کرنا چاہتی۔

نہیں روح یہاں خطرہ ہے یہاں جنگلی جانور ہیں۔ میں تمہیں اکیلے نہیں چھوڑ سکتا نہ جانے مجھے کتنا وقت لگ جائے

۔یارم کسی حال میں سے اکیلا چھوڑنے کو تیار نہ تھا

اوہو میں باہر نکلوں گی تو جنگلی جانور آئیں گے نہ اور ویسے بھی جنگلی جانور رات کو آتے ہیں آج تو اتنی روشنی ہے

یہاں۔اب پلیز آپ جائیں اگر آپ لیٹ جائیں گے تو پھر لیٹ واپس آئیں گے۔

اور پھر آتے ہی میری نیند کی دشمن بن جائیں گے۔روح جلدی جلدی بولتی اپنی زبان دانتوں کے نیچے دبا گئی

اس کے بات سن کر یارم کے ڈمپل نمایاں ہوئے۔

ٹھیک کہہ رہی ہو تم۔ جلدی جاؤں گا تو جلدی آؤں گا کیونکہ واپس آ کے مجھے تمہاری نیند کا دشمن بھی بننا ہے

وہ شرارت سے کہتا ہوا اٹھا

اودروازہ اندر سے ٹھیک سے لاک کرو۔

اور جب تک میں نہ آؤں باہر مت نکلنا۔ یہاں دور دور تک کوئی نہیں آتا جاتا۔

خیال رکھنا اپنا۔ میرے لئے۔۔ محبت سے اس کا ماتھا چومتے ہوئے بولا اور باہر نکل گیا۔

❤

اس کے جانے کے بعد روح نے پورا گھر دیکھا جو کہ وہ صبح ہی دیکھ چکی تھی۔

گھر کی سیٹنگ ٹھیک نہیں تھی جو کہ اس نے خود اپنی مرضی سے کرنی تھی۔

تھوڑی دیر کے گھومنے پھرنے کے بعد اسے پتہ چلا گھر میں ہر جگہ ہیٹنگ سسٹم لگا ہے۔ جس کی وجہ سے گھر کے اندر سردی نہیں لگتی۔

وہ اب سمجھی تھی۔ یارم کے پیچھے دروازہ بند کرنے کے لیے جاتے ہوئے سے اتنی سردی لگ رہی تھی۔

تو اندر آتے ہی اسے سردی کیوں نہیں لگی۔

یہ سچ تھا کہ برف گرتے ہوئے اتنی سردی نہیں محسوس ہوتی تھی لیکن یہ بھی سچ ہے کہ انسان جتنی سردی محسوس کریں اسے اتنی سردی لگتی ہے۔

اور روح سے زیادہ اچھی طرح سے سردی کون محسوس کر سکتا تھا یہ بات یارم بہت زیادہ اچھے طرح سے سمجھ چکا تھا اسی لیے اس نے اس گھر میں اسپیشلی ہیٹنگ سسٹم لگوایا تھا۔

اور اب گھومنے کے بعد وہ ٹی وی کے سامنے آ بیٹھی۔

اور پھر تھوڑی ہی دیر میں بور ہو کے وہ اپنے بیڈ روم میں آئی۔

یارم کی پرفیوم اور سگریٹ کی ملی جلی مہک ابھی تک کمرے میں موجود تھی۔

یارم سگریٹ بہت پیتا تھا۔ اور اس چیز سے روح کو کوئی اعتراض نہ تھا۔

کیوں کہ اس کی بہن تانیہ بی امی اور بہنوں سے چھپ چھپا کر سگریٹ پیتی تھی۔

اس کو پتہ ہونے کے باوجود اس نے یہ بات کبھی کسی کو نہ بتائی۔ خیر وہ بتا دیتی تو ویسے بھی کون اس کی سنتا۔

وہ یہی سب سوچتے ہوئے آ کر بیڈ پر لیٹ گئی۔

وہ اب بھی اپنی آج کی اور کل کی زندگی کے بارے میں سوچ رہی تھی کتنا کچھ بدل چکا تھا یہاں آ کے۔

کتنی الگ ہو چکی تھی اس کی زندگی۔ پاکستان میں تو اسے خود کے لیے سوچنے کو بھی وقت نہ ملتا تھا۔ وہاں کون تھا اس کی پرواہ کرنے والا۔ اس کو پوچھنے والا۔ وہ دن رات کام کرتی تھی کوئی نہیں تھا جو اس کے بیمار ہونے پر اسے ڈاکٹر کے پاس لے کے جاتا ڈاکٹر کے پاس لے کے جانا تو دور کوئی اسے دوائی تک نہیں لا کے دیتا تھا۔

سب کے کھانے کے بعد اگر کھانا ختم ہو جاتا اور اس کے لیے کچھ نہ بچتا تو کوئی اس سے یہ نہیں پوچھتا تھا کہ تم نے رات میں کھانا کھایا یا نہیں۔

اور یہاں کوئی تھا۔ جو اس کی ذرا سی بات بھی کتنے غور سے سنتا تھا۔ اس کی پرواہ کرتا تھا۔ اس کے کھانا نہ کھانے پر سو بار پوچھتا تھا۔

کتنی بدل چکی تھی اس کی زندگی۔ یارم اس سے محبت نہیں عشق کرتا تھا اور اس عشق پر وہ ایمان لے آئی تھی۔

سوچتے سوچتے نہ جانے کب اس کی آنکھ لگ گئی

❤

آنکھ کھلی تو باہر تھوڑا تھوڑا اندھیرا چھا چکا تھا وقت دیکھا تو شام کے تین بج رہے تھے۔

یارم ابھی تک نہیں آئے۔

یہ کہاں رہ گئے وہ سوچتے ہوئے اٹھی اور کھڑکی کا پردہ ہٹایا۔

دور سڑک پر ایک آدمی چلتے ہوا جا رہا تھا۔ اس نے کمبل نما شال سے خود کو ڈھکا ہوا تھا۔ یا شاید اس نے کوئی جیکٹ پہن رکھا تھا ہڈی والا دور سے سمجھ نہیں آ رہا تھا

یارم نے تو کہا تھا یہاں کوئی بھی آتا جاتا نہیں۔ یارم نے بتایا تھا کہ یہاں دور دور تک نہ کوئی بازار ہے اور نہ ہی کوئی گھر۔

تو پھر کیا آدمی کون تھا۔

کہیں کوئی رستہ تو نہیں بھول گیا۔

سوچتے ہوئے پردہ برابر کیا اور واپس بیڈ پر بیٹھ گئی۔

تھوڑی دن میں آدمی کو بلا کر واپس نیچے آ گئی۔

یارم اب تک نہیں آئے۔فون بھی نہیں لائے اپنا ورنہ پوچھ لیتی۔

چلو ٹی وی دیکھتی ہوں۔اس نے سوچا اور ایک بار پھر سے ٹی وی آن کر کے بیٹھ گئی۔

یارم کو گئے ہوئے تقریبا ڈھائی گھنٹے ہو چکے تھے۔ہوٹل یہاں سے بہت فاصلے پر تھا۔

اس سے تو بہتر تھا ساتھ ہی چلی جاتی۔وہ سوچتے ہوئے ایک پر پھر سے ٹی وی بند کر کے کمرے میں آگئی۔

یہاں کھانا بنانے کا کوئی سامان موجود نہ تھا۔

ورنہ وہی بنا لیتی۔

یارم نے جانے سے پہلے اسے بریڈ کھلا کر چائے پلائی تھی اور اب اسے ہلکی ہلکی بھوک بھی محسوس ہو رہی تھی

کمرے میں آنے کے بعد اس نے ایک بار پھر سے یارم کے انتظار میں سڑک دیکھنے کے لئے پردہ ہٹایا۔

تو دیکھا وہ آدمی ابھی بھی وہیں اسی جگہ کھڑا ہے۔

باہر برف گرنا شروع ہو چکی تھی۔اور وہ آدمی ابھی تک وہی کھڑا تھا۔

یا اللہ یہ کیسا آدمی ہے اس طرح سے برف میں کھڑا ہے۔

یقیناً یہ آدمی راستہ بھول کے اس طرف آگیا ہے۔

شاید اب کسی گاڑی یا لفٹ کا انتظار کر رہا ہو گا۔

مجھے اس کی مدد کرنی چاہیے لیکن یہ تو میری زبان سمجھتا ہی نہیں میں اسے کیسے بتاؤں گی کہ وہ غلط جگہ آیا ہے۔

اف جیسے بھی بتاؤں لیکن میرا فرض بنتا ہے کہ میں اسے صحیح راستہ دکھاؤں۔

روح نے سوچتے ہوئے اپنی شال کو ٹھیک سے سر پر لیا۔اور گھر سے باہر نکل آئی۔

وہ آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی اس آدمی کی طرف بڑھنے لگی۔

لیکن پاس آنے پر اسے عجیب سا احساس ہونے لگا۔

اسے لگا جس کے پاس وہ جا رہی ہے وہ انسان نہیں بلکہ کوئی اور چیز ہے۔

لیکن اب وہ اس کے بہت قریب آچکی تھی۔ اور اس کی سوچ بالکل ٹھیک تھی۔ وہ انسان نہیں بلکہ کوئی اور مخلوق تھی۔

وہ چیز روح کی موجودگی کو محسوس کر چکی تھی۔

روح نے اپنے قدموں ہی روک لیے۔ چیز پلٹ کر کی طرح دیکھنے لگی۔

اور اسے دیکھتے ہی روح کی چیخ نکلی۔ یارم نے بالکل ٹھیک کہا تھا یہاں پے خوفناک اور خطرناک ترین جانور رہے نہ جانے انسان نما دکھنے والی یہ کونسی چیز تھی۔ جس کے ہاتھ میں کسی جانور کا ایک چھوٹا سا بچہ اور منہ خون سے لت پت تھا۔ اور اب اس کا اگلا شکار روح تھی...

خطرناک ترین جانور جس کے منہ اور ہاتھوں پر خون لگا تھا اس نے کسی چھوٹے سے جانور کے جسم کا کوئی حصہ اپنے ہاتھوں میں لیا ہوا تھا۔

اس کا پورا جسم سفید تھا پیچھے سے ایسا لگ رہا تھا جیسے کوئی آدمی لمبا سا جمپر پہن کے کھڑا ہے۔

لیکن پاس آنے کے بعد پتہ چلا کہ یہ کوئی آدمی نہیں بلکہ ایک جانور ہے

اس کا قد کسی عام آدمی کی طرح تھا۔ مگر جسمانی لحاظ سے کافی موٹا تھا۔ اور بالکل عام آدمیوں کی طرح دو پیروں پر چل رہا تھا

شکل خطرناک ترین سوور جیسی تھی۔

روح کی تو جیسے سانس ہی تھمنے لگی۔

وہ خطرناک جانور تیزی سے اس کی طرف لپکا۔

روح کو لگا کہ جیسے وہ اپنی آخری سانسوں کے بہت قریب ہے۔ بس کچھ ہی دیر میں اس کی زندگی ختم ہونے والی ہے

وہ خطرناک ترین جانور اس کی طرف بڑھنے لگا تھا۔ اور اب کچھ ہی لمحوں میں اس پر حملہ کرنے والا تھا۔

وہ چیخ مارتی جیسے ہی پیچھے کی طرف بھاگنے لگی۔

کوئی اس کے اوپر سے چھلانگ لگاتا اس خطرناک جانور اور روح کے بیچ آرکا۔

اور اپنے ہاتھ میں رکھی ہوئی کوئی چیز جانور کی گردن کے اندر گھسادی...

❤

یارم۔۔۔ببھاگیں۔۔۔۔یہاں سے۔۔۔۔۔چلے یارم۔۔پلیز چلے۔۔۔یہاں سے۔روح کہتے ہوئے اسکا ہاتھ پکڑ کر پیچھے کی طرف کھینچنے کی کوشش کر رہی تھی۔

لیکن روح کے لئے سمجھنا مشکل تھا کہ وہ جانور ابھی تک پیچھے کیوں کھڑا ہے ان پر حملہ کیوں نہیں کر رہا۔

روح نے جب اسے کھینچنے کی کوشش کی تو جانور بھی ساتھ قدم اٹھا رہا تھا۔

Urdu Novel Book

چلے یہاں سے ورنہ۔

اندر جاو روح۔ وہ بنا کسی ڈر کے بولا۔

لیکن روح نے اسے کھینچنا نہ چھوڑا۔ جب روح نے یارم کے ہاتھ پر خون لگا دیکھا۔

وہ خون یارم کا نہیں بلکہ اس خطرناک جانور کا تھا۔ یارم کے ہاتھ میں کوئی چیز تھی جو اس جانور کے گردن کے اندر تھی۔

اور گردن سے نکلتا ہوا خوں یارم کے ہاتھ پر گر رہا تھا

یارم نے ایک جھٹکے سے وہ چیز اس کی گردن سے نکال کر جانور کو دھکا مارا۔

وہ دور جا کر زمین پر گرا۔ خون تیزی سے اس کی گردن سے نکل رہا تھا۔

یارم۔۔۔چلیں۔۔۔یہاں سے۔روح نے سہمے ہوئے انداز میں کہا۔

نہیں یہ زندہ ہے۔جب تک میں اسے مار نا دوں نہیں جاؤں گا۔

یارم نے ایک جھٹکے سے اس کے ہاتھ سے اپنا بازو چھڑایا اور پھر سے اس جانور کی طرف بڑھا۔

اور پھر اس کے قریب بیٹھ کر اسے دیکھنے لگا وہ درد سے تڑپ رہا تھا۔

یارم چھوڑیے اسے چلے یہاں سے۔روح نے اونچی آواز سے کہا۔

جبکہ یارم اگلے ہی لمحے اپنے ہاتھ میں پکڑی ہوئی چیز اس کی گردن پر زور زور سے مارنے لگا۔

جانور عجیب وغریب آوازیں نکال رہا تھا۔

جس سے روح اور زیادہ ڈر رہی تھی۔

یارم بس کریں وہ مر چکا ہے۔

گیارہ سے بارہ بار چاقو اس کے جسم کے اندر گھسانے کے بعد بھی یارم کو چین نہ ملا تھا۔

نہیں روح ابھی بھی زندہ ہے۔ عجیب جنونی انداز میں بولا اور ایک بار پھر سے اپنی کاروائی شروع کر دی

یارم بس کر دیں وہ ویسے بھی مر جائے گا۔

روح نے ایک بار پھر سے اس کے قریب آ کر کہا

نہیں اسے مارنے کا حق صرف مجھے ہے۔اس کی ہمت کیسے ہوئی تم پر حملہ کرنے کی۔یہ تمہیں مجھ سے دور لے کے جانے والا تھا۔یہ تمہیں مار دینے والا تھا روح یہ میرا مجرم ہے۔میں اسے ایسے نہیں چھوڑوں گا

وہ دیوانوں کی طرح کہتا ایک بار پھر سے چاقو جانور کے جسم کے اندر باہر کرنا شروع کر چکا تھا۔

جیب انداز تھا اب روح کو اس سے ڈر لگنے لگا تھا وہ کیسے کسی کی اتنی بے دردی سے جان لے سکتا ہے۔

وہ اس سے کچھ فاصلے پر اسے دیکھنے لگی۔

اس کے نس نس میں یارم کا ڈر گردش کر رہا تھا

❤

جانور کے جسم سے ہر قسم کی حرکت ختم ہو چکی تھی یقیناً وہ مر چکا تھا لیکن یارم اب تک اسے مارے جا رہا تھا

وہ ہمت کر کے اٹھی اور اس کے پاس آئی

یارم۔۔۔اب۔۔۔تو مر گیا۔۔۔۔اب بس۔۔۔کر دیں۔۔۔روح ڈرتے ہوئے اس کے قریب آکر بولی۔

مگر یارم اس کی بات سن کہاں رہا تھا اس نے تو اپنی کاروائی اب تک جاری رکھی تھی۔

وہ مسلسل چاقو جانور کو مارے جا رہا تھا۔

کہتے ہیں کسی مردہ جسم کے اندر سے چاقو نکالنے کے لئے بہت ہمت چاہیے۔نہ جانے یہ ہمت یارم کہاں سے لا رہا تھا

۔لیکن اس نے یہ کام ابھی تک روکا نہیں تھا۔

مزید یہ سب کچھ دیکھنا روح کے بس سے باہر تھا جانور مکمل طور پر ہو خون سے لت پت اور اس کا خون پوری طرح سے برف پر گرا ہوا تھا۔وہ دیوانہ وار اسے مارے جا رہا تھا

روح کو اس کی دیوانگی سے عجیب خوف آنے لگا۔

روح وہاں سے اٹھی اور اپنے گھر کی طرف بھاگ گئی۔

یارم نے اسے دور جاتے ہوئے دیکھا۔

اور ایک بار پھر سے دیوانوں کی طرح اور زیادہ غصے سے اسے مارنے لگا۔

تم میری روح کو مارنے آئے تھے

۔میری روح کو مجھ سے دور کرنا چاہتے تھے

۔دیکھو کیا انجام ہوا تمہارا۔

کوئی بھی میری روح کو مجھ سے دور کرے گا میں اس کا ایسا ہی حال کروں گا۔

روح بس صرف میری ہے۔ صرف میری سنا تم نے۔ وہ چلاتے ہوئے کہہ رہا تھا اور اپنا کام جاری رکھا

❤

وہ تھوڑی دیر کے بعد واپس آیا تو اس کے پورے کپڑے خون سے بھرے ہوئے تھے۔

روح زمین پر بیٹھی مسلسل رو رہی تھی۔

وہ اس کا ڈر سمجھ کر اس کے قریب آیا۔

اسے روح پر اس طرح سے باہر نکلنے پر بہت غصہ آرہا تھا لیکن یہ وقت غصہ نکالنے کا نہیں تھا بلکہ روح کو اس ڈر سے باہر نکالنے کا تھا

تمہیں ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے روح میں ہوں نا تمہارے ساتھ۔

کچھ نہیں ہو گا تمہیں۔

اپنے ہاتھ سے بہتا خون صاف کرتے ہوئے یارم اس کی طرف بڑھا۔

جو بری طرح سے ڈری سہمی ہوئی تھی۔

یارم۔۔۔ آپ۔۔۔۔۔نے۔۔۔ اسے۔۔ یارم۔۔۔ آآآپ۔۔۔ اااایسا۔۔۔۔۔۔ کیسے کر۔۔۔ سکتے۔۔۔ ہیں

۔روح نے سہمے ہوئے انداز میں یارم کا ہاتھ اپنے سے دور ہٹانے کی کوشش کی۔

روح میں ایسا نہیں کرتا تو وہ تمہیں مار ڈالتا۔

لیکن اب تمہیں گھبرانے یا ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

وہ جانور اب تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا تمہیں اس سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے

مجھے۔۔۔ اس۔۔۔ جانور سے۔۔۔ ڈڈڈر نہیں۔۔۔۔۔ لگ رہا یارم۔۔۔ مجھے آپ سے ڈڈررررر۔۔۔۔ لگ رہا ہے۔

یارم۔۔۔ آپ کو اندازہ۔۔۔۔۔ بھی ہے آپ نے۔۔۔۔۔ کیا کیا ہے۔۔۔۔۔ اس کے۔۔۔ ساتھ۔

پلیز میرے پاس مت آئیں پلیز مجھ سے دور رہیں... روح کہتی ہوئی تیزی سے سیڑھیاں چڑھ کر اندر سے دروازہ بند کر چکی تھی

تمھیں مجھ سے لگ ڈر رہا ہے روح مجھ سے اپنے یارم سے۔

دیوانہ وار اپنے ہاتھ میں لگا خون دیکھتا اور پھر دروازے کی طرف جو اندر سے بند تھا۔

اپنا سارا غصہ وہ جانور پر نکال کے آیا تھا۔

اس لیے روح پر غصہ نکال کر اسے مزید ڈرا نہیں سکتا تھا۔

مجھے یہ سب کچھ روح کے سامنے نہیں کرنا چاہیے تھا۔ روح کو وہاں سے بھیج کر مجھے اس جانور کو مارنا تھا۔

لیکن اب کیا ہو سکتا ہے۔

آج نہیں تو کل تو تمہیں سب کچھ پتہ چل ہی جائے گا نہ۔

تمہیں ویسے بھی تو سب کچھ پتہ چل جائے گا تو پھر کیا ہر بار ایسے ڈرتی رہو گی تم۔

تمہیں سمجھنا ہو گا۔

تمہیں سمجھنا ہو گا کہ میں ایسا ہی ہوں۔۔۔ اور ہمیشہ ایسا ہی رہوں گا۔ اور اگر تم ایسے ہی ڈرتی رہو گی۔ تو کیسے گزارا ہو گا ہمارا...

آج جانور کی موت پر تم اتنی اداس ہو رہی ہو اور جب کل تم میرے ہاتھوں کہیں لوگ مرتے دیکھو گی تب تمہارا کیا حال ہو گا۔

تمہیں اس سب کے لئے تیار رہنا ہو گا۔۔۔

لیکن اگر تو مجھ سے دور ہو گی تو نہیں میں تمہیں مجھ سے دور نہیں جانے دوں گا۔

نہیں میں تمہیں یہ سب کچھ نہیں بتاؤں گا۔

پھر بھی پتہ چل گیا تو۔ تو میں تمہیں کبھی خود سے دور نہیں جانے دوں گا۔

فی الحال سب کچھ ٹھیک ہیں سب کچھ نورمل ہے تمہیں کچھ بھی نہیں پتا اور میں کچھ بھی پتا نہیں چلنے دوں گا۔

اپنے آپ کو ریلیکس کرتے ہوئے بولا

لیکن ایک عجیب سی وحشت تھی جو اندر تک جا چکی تھی۔

وہ صرف ایک جانور تھا جو روح جان لے سکتا تھا

وہ ابھی تک نیچے صوفے پر بیٹھا اپنے کمرے کا بند دروازہ دیکھ رہا تھا۔

وہ اٹھا اور باہر گاڑی سے آکر اپنا سامان نکالا۔

اس نے آج روح کے لئے بہت ساری شاپنگ کی تھی جس کی وجہ سے اسے اتنا وقت لگ گیا۔

وہ سارا سامان لے کر اندر آیا اور وہاں سے اپنے لئے ایک سوٹ نکال کر اپنے گندے خون آلود کپڑے اتارے باتھ لے کر فریش ہوا۔

تاکہ جسم سے اس گندے جانور کے جسم کے خون کی بدبو ختم ہو

اب اس کا ارادہ روح کو منانے کا تھا۔ مجھ سے روٹھ کر گئی تھی۔

لیکن یارم فرق نہیں کر پایا تھا کہ وہ اس سے روٹھ کر نہیں بلکہ ڈر کر دور ہوئی ہے

یارم نے سب سے پہلے کچن میں آکر کھانا نکالا جو کہ وہ اپنے ساتھ لایا تھا۔

اسے پتہ تھا اب تک تو روح کو بہت سخت بھوک لگی ہو گی۔

صبح بھی بہت ہلکا پھلکا ناشتہ کیا تھا اس نے

کمرے تک آیا اور دروازہ کھٹکھٹایا۔

دروازہ پہلے سے ہی کھلا ہوا تھا۔یعنی کہ جو تب سے یارم سمجھ رہا تھا کہ وہ اس سے ناراض ہے اندر سے دروازہ لاک کر کے بیٹھی ہے وہ اس کی غلط فہمی تھی

وہ اندر آیا تو وہ بیڈ کے پاس زمین پر بیٹھی اپنے گھٹنوں کے گرد ہاتھ باندھے گھٹنوں پر سر رکھیے شاید رو رہی تھی۔

وہ اس کے قریب آ کر بیٹھ گیا۔

روح۔میں جانتا ہوں میری جان آج جو کچھ بھی ہوا ہے وہ بہت غلط تھا۔

میں بھی ڈر گیا تھا لیکن اس جانور سے نہیں تمہیں کھونے سے۔ تمہیں اندازہ بھی نہیں ہے کہ میں تم سے کتنا پیار کرتا ہوں۔

ادھر دیکھو میری طرف روح اس نے روح کو اپنی طرف کرتے ہوئے کہا۔

جو غصے سے دوبارہ منہ پھیر گئی

Urdu Novel Book

تمہارے علاوہ کوئی نہیں ہے میرا۔

اگر تمہیں کچھ ہو جاتا تو کیا ہوتا میرا میں تو جیتے جی مر جاتا نہ

یارم پلیز ایسی باتیں مت کریں۔

وہ جو اس سے منہ پھیرے دوسری طرف دیکھ رہی تھی اس کے ایسا بولنے پر تڑپ کر اس کی طرف ہوئی

تو پھر کیا کروں روح۔میں اپنی زندگی تمہارے بغیر سوچ بھی نہیں سکتا۔اور تمہیں کس نے کہا تھا باہر جانے کے لئے ہاں منع کر کے گیا تھا پھر کیوں گئی تم باہر۔وہ اس سے پوچھنے لگا۔

یارم مجھے لگا باہر کوئی آدمی ہے شاید اس طرف راستہ بھٹک گیا ہے میں تو صرف اسے راستہ بتانے جا رہی تھی۔وہ معصومیت سے سوں سوں کرتی بولی

تمہیں ایک خطرناک جانور کوئی آدمی لگ رہا تھا یارم کو یقین نہیں آ رہا تھا کہ وہ اتنی بے وقوف ہے۔

پیچھے سے تو آدمی ہی لگ رہا تھا۔نہ جانے وہ کون سی مخلوق تھی اور تو اور وہ دو پیروں پہ چل رہی تھی جانور تو چار پیروں پہ چلتے ہیں نہ۔اس کی سوں سوں اب بھی جاری تھی

جس پر یارم کے ڈمپل نمایاں ہوئے جو وہ جلدی سے چھپا گیا یہ نہ ہو کہ روح بُرا منا جائے۔

ویسے تمہیں خود یہاں کا راستہ پتہ ہے جو اس بے چارے آدمی میرا مطلب ہے اس دو پیر والے جانور کو بتانے جا رہی تھی۔

یا انسانیت کے جوش میں یہ بات سوچی ہی نہیں یارم اب اس کی کلاس لے رہا تھا۔

یہ بات میں نے واقعی اس وقت نہیں سوچی تھی اس نے شرمندگی سے اپنی غلطی قبول کی۔

اب بھی ڈر لگ رہا ہے وہ اس کے قریب بازو کا گھیر ابناتے ہوئے بولا۔

یارم آپ نے اس کے ساتھ ایسا کیوں کیا۔مجھے اس سے زیادہ آپ سے ڈر لگ رہا تھا آپ کر کیا رہے تھے یارم آپ کو ہو کیا گیا تھا اس وقت

کو پتا ہے اس وقت آپ میرے یارم بالکل نہیں لگ رہے تھے ایسا لگ رہا تھا جیسے کوئی اور انسان ہے

وہ جو اس کے غصے اور بے رحمی کی وجہ سے اس سے دور ہوئی تھی اس میں اپنا پرانا یارم دیکھ کر پھر سے اس کے قریب آگئی اور اس کے سینے پے سر رکھے پوچھنے لگی۔

تم نہیں جانتی روح وہ بہت خطرناک جانور تھا۔تمہاری سوچ سے زیادہ خطرناک۔

اگر میں اسے ٹھیک سے نہیں مارتا تو وہ ہمارے لیے مزید خطرناک ہو سکتا تھا۔وہ اسے پیار سے اپنی باتوں میں پھسلا رہا تھا۔

تمہیں پتا ہے۔وہ ایک برفانی سوور تھا۔وہ انسانوں کی طرح اس لئے چلتا ہے کیونکہ اس کے کمر کی ہڈی بالکل سیدھی ہوتی ہے۔

انسانوں کی طرح۔ لیکن مجھے یہ بات سمجھاو کہ تمہیں وہ انسان کیوں لگا۔

مطلب تمہیں کیسے لگا کہ وہ انسان ہے۔ یارم اپنی ہنسی چھپائے پوچھنے لگا۔

آپ میر امذاق اڑارہے ہیں روح نے روٹھتے ہوئے کہا

بالکل نہیں میری جان میں تو بس پوچھ رہاہوں اتنا خطرناک جانور جو پیچھے سے بھی اتنا برالگتاہے۔

یارم کو اپنی ہنسی رکنا مشکل لگ رہا تھا ضبط سے اس کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا

وہ بُرا نہیں لگ رہا تھا مجھے لگا اس نے کوئی جمپر پہنا ہوا ہے جیسے عام انسان پہن کے چلتے ہیں۔ اب وہاں ہوٹل میں کتنے لوگ تھے جو اس طرح کے جیکٹ پہنے ہوئے تھے۔ مجھے لگا اس نے سردی سے بچنے کے لئے اس طرح سے اپنے آپ کو ڈریساپ کیا ہوا ہے۔

روح نے اس کی بات کاٹتے ہوئے منہ بنا کر کہا۔

اور کب سے اپنی ہنسی روکے یارم کا چہرہ سرخ ہو چکا تھا مزید اپنا قہقہ روک نہ سکا

اچھا دفع کرو اسے جو ہونا تھا ہو چکا ہے اب کھانا کھاؤ۔

وہ ہنستے ہوئے سے کھانے کی طرف متوجہ کرنے لگا۔

❤

سفر کی وجہ سے یارم کافی تھکا ہوا لگ رہا تھا۔

وہ روح کے لئے کافی ساری شاپنگ کر کے لایا تھا۔

روح کو ان میں سے بھی کم ہی چیزیں پسند آئی تھی۔

چیزیں دیکھتے ہوئے سے ایک بار پھر سے وہی جانور یاد آگیا

یارم واپس چلتے ہیں مجھے یہاں نہیں رہنا۔ وہ اس کے قریب بیڈ پر بیٹھتے ہوئے بولی۔

بس پانچ دن اور ہم واپس چلیں گئے یارم نے اسے اپنے قریب کرتے ہوئے اس کا سر اپنے سینے پر رکھا۔

نہیں یارم مجھے یہاں نہیں رہنا پلیز واپس چلے ہم یہاں نہیں رہیں گے۔

یارم اس کا ڈر بہت اچھے طریقے سے سمجھ رہا تھا وہ ابھی تک اس جانور سے ڈری ہوئی تھی یا شاید اس سے۔

اب وہ جانور واپس نہیں آئے گا۔یارم نے اسے سمجھانے کی کوشش کی

یارم ہم اگلے سال اپنے بچے بھی یہاں نہیں لائیں گے۔اچانک اس کے کندھے سے سر اٹھا کر معصومیت سے بولی تو یارم مسکرائے بنانہ رہ سکا۔

میرا مطلب ہے کتنی خطرناک جگہ ہے یہ۔اس نے یارم کے مسکراہٹ کو دیکھے بنا دوبارہ اس کے سینے پر اپنا سر رکھ دیا۔

ہمارے بچے ڈر جائیں گے۔

روح کا انداز بالکل کسی بوڑھی ماں کی طرح تھا جو اپنے بچوں کی حفاظت کے لیے کچھ بھی کر سکتی ہے۔

اوکے جان ہم یہاں نہیں آئیں گے دوبارہ۔آخر ہمارے بچوں کا سوال ہے۔یارم کے ڈمپل گہرے ہو رہے تھے یارم کے کہنے پر روح نے اس کے چہرے کی مسکراہٹ دیکھی پھر شرما کر اس کے سینے میں سر چھپا گئی

میرا وہ مطلب نہیں تھا وہ ممنائی۔

یارم آپ کے ہاتھ میں دوپہر میں وہ جو چھڑی تھی وہ کہاں ہے۔روح کے سوال پر وہ اسے دیکھنے لگا

میرے پاس ہی ہے تم کیوں پوچھ رہی ہو۔

میں نے ویسی ہی چھڑی کسی اور کے پاس بھی دیکھی ہے پتہ نہیں کس کے پاس۔

دکھائیں مجھے وہ میں یاد کرنے کی کوشش کروں۔

چھوڑو یار تم نے کس کے پاس دیکھ لی فی الحال میرے بارے میں سوچو۔

یارم نے اسے اپنے مزید قریب کرتے ہوئے کہا اس سے پہلے کہ وہ کچھ اور کہتی ہو اس کے لبوں پر اپنے ہونٹ رکھ چکا تھا

اس وقت وہ صرف اپنے اور روح کے بارے میں بات کرنا چاہتا تھا کسی چھری یا چاقو کے بارے میں نہیں

❤

رات کا نا جانے کون سا پہر تھا روح کی آنکھ کھل گئی۔

یارم اس کے ساتھ گہری نیند میں تھا۔

نیند میں بھی اس نے روح کے گرد اتنا گھیر ابنائے رکھا تھا۔

جیسے کوئی چھوٹا سا بچہ اپنا کوئی عزیز کھلونا اپنے پاس رکھ کر سوتا ہے۔

دوپہر میں بھی وہ کافی دیر تک سوتی رہی

مزید لیٹے رہنا روح کو مشکل لگا۔

اٹھ کر کھڑکی کی طرف آئی دن کا منظر اب بھی اس کے سامنے تھا۔

دن کے بارے میں سوچ کر ایک بار پھر سے خوف نے اس کے گرد حصار بنالیا

اس جگہ اس نے دوپہر کو وہ انسان نما جانور دیکھا تھا۔

برف کی سفیدی۔اور گھر کے اندر سے سارے لائٹ اون ہونے کی وجہ سے بھی باہر کافی روشنی لگ رہی تھی

اس نے باہر اسی جگہ پر دیکھا جہاں دوپہر کو یارم نے اس جانور کو مارا تھا۔

اس وقت وہاں اسی نسل کے بہت سارے جانور تھے۔اس نے دیکھا کہ وہ سارے جانور وہاں پہ اس مردہ جانور کا گوشت نوچ نوچ کر کھا رہے ہیں۔

کوئی کیسے اپنی ہی نسل کو اس طرح سے کھا سکتا ہے۔

Urdu Novel Books

یااللہ آپ کا بہت بہت شکریہ آپ نے ہمیں اس نسل میں سے نہیں بنایا۔

لیکن کیا ہم میں اور ان میں کوئی فرق ہے۔

کیا ہم لائق ہیں اشرف المخلوقات کہلانے کے اللہ نے ہمیں عقل دی ہے شعور دیا ہے۔

صحیح اور غلط کی پہچان دی

۔لیکن آج بھی ایسے لوگ ہیں جو اپنے ہی رشتے داروں کا خون چوس رہے ہیں۔

خون چوسنے کا مطلب یہ نہیں ہے کے وہ ان کے ساتھ کوئی درندگی نما کام کر رہے ہیں۔

بلکہ جس طرح سے وہ ان کی دولت کو ہتھیانے کی کوشش کرتے ہیں ان کی لائف سٹائل کو اپنا رہے ہیں۔ان کی جگہ حاصل کرنا چاہتے ہیں ان کے مقام کو چھیننا چاہتے ہیں

ہاں کوئی فرق نہیں ہے ان میں اور ہم میں۔

ہماری اس عقل اور شعور رکھنے والی قوم اور انسان نمایہ جانور بالکل ایک جیسے ہیں۔

فرق بس اتنا ہے کہ وہ اپنے جیسی مردہ نسل کو کھاتے ہیں۔

پر ہم انسان زندہ کو ایسے نوچتے ہیں

یارم کے لاکھ کہنے کے باوجود بھی وہ نہ مانی تو یارم واپس چلا آیا۔

اور روح کی ضد کی وجہ سے اس وقت وہ دونوں ایئرپورٹ پر بیٹھے ہوئے تھے۔

یارم اس سے آگے پیچھے کی باتیں کر رہا تھا جب کہ روح کا دھیان سامنے بیٹھے اس آدمی کی طرف تھا۔

یارم نے دو تین بار اسے نوٹس کیا

روح وہ بہت ہینڈسم ہے کیا۔۔۔؟

یارم نے جل کر پوچھا۔

کون۔۔۔؟روح نے کہا

وہ آدمی جسے آنکھیں پھاڑے دیکھ رہی ہو۔یارم نے دانت پیس کر کہا تھا۔

مجھے کیا پتا ہو گا پیارا میں تو اس کی گود میں بیٹھے ڈوگی کو دیکھ رہی ہوں

۔دیکھیں نا کتنا پیارا ہے کیوٹ سا۔آپ تو کہتے تھے کہ اس ملک میں لوگ جانور نہیں پالتے

روح نے یارم کا دھیان چھوٹے سے کتے کی طرف کیا۔

روح یہ ایئرپورٹ ہے یہاں پر دنیا کے بہت سارے لوگ ہیں اور یہ کتا اگر اس آدمی کا ہے بھی تو یہ اس ملک کا نہیں ہے اور وہ چھوٹا اور پیارا سا نہیں ہے۔بہت تیز و ذہین قسم کی نسل ہے یہ۔

یہ صرف دیکھنے میں چھوٹے ہوتے ہیں۔اور وہ جتنا کیوٹ سا لگ رہا ہے نہ بالکل بھی کیوٹ نہیں بہت خطرناک ہے

۔

Urdu Novel Book

یہ صرف اپنے مالک سے وفادار ہوتے ہیں۔

یارم نے تفصیل سے بتایا مگر روح کا اس کی طرف پسندگی سے دیکھنا۔

اسے اچھا نہیں لگ رہا تھا

۔روح کے پیار پر صرف اس کا حق تھا چاہے وہ چھوٹا سا جانور ہی کیوں نہ ہو۔

یارم پلیز جائے نا اس آدمی سے پوچھیں کیا وہ ڈوگی ہمیں دے گا۔

روح دماغ خراب ہو گیا ہے تمہارا میں کسی آدمی سے اس کا پالتو جانور کیوں مانگنے لگا۔یارم نے انکار کرتے ہوئے کہا

یارم آپ تو کہتے تھے کہ آپ مجھ سے بہت پیار کرتے ہیں روح کو اچانک ہی اس کا پیار یاد آ گیا۔

روح میری جان میں تم سے بہت پیار کرتا ہوں مگر اس کا مطلب یہ ہرگز نہیں ہے کہ میں لوگوں سے ان کے کتے مانگتا پھروں گا۔

اور تمہیں کیا لگتا ہے وہ آدمی وہ کتا ہنسی خوشی تمہیں دے دے گا۔ بیچارے نے بہت محنت سے پالا ہو گا اسے۔

یارم نے بات ختم کرنا چاہی۔

کہاں پالا ہے اتنا چھوٹا تو ہے وہ پالوں گی میں اگر آپ اس کو یہاں لے آئیں گے تو۔

ایک بار پوچھنے میں کیا حرج ہے آپ میرے لیے لپسٹک نہیں لائے تھے۔روح کو اچانک ہی یاد آگیا کہ شاپنگ کی چیزوں کے بیچ میں لپسٹک نہیں تھی۔

روح اب منہ پھیلا کر بیٹھ گئی تو یارم کو مجبوراً اٹھنا پڑا

اس کو آجاتا دیکھ کر ایکسائٹمنٹ سے چہرہ اس کی طرف کیا بیسٹ آف لک دونوں ہاتھوں کے انگوٹھے دکھاتے ہوئے کہا

پلیز اس آدمی کو منا کر ڈوگی لے آیئے گا

یارم نے ایک نظر اپنی بے وقوف بیوی کو دیکھا اور پھر اٹھ کر اس آدمی کی طرف چل دیا

اب دبئی کا ڈان لوگوں سے کتے مانگتا پھرے گا۔

❤

Can i talk to you sir

یارم نے آدمی کے قریب بیٹھتے ہوئے کہا

Oh yes..What do you want to say

آدمی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اس کے لب ولہجے سے لگ رہا تھا کہ وہ اردو میں بات کر سکتا ہے۔

My wife has liked your dog so much and now she is insisting that I get her this dog

آدمی نے پہلے مسکراتے ہوئے اس کی بات سنی لیکن بات مکمل ہونے کے بعد اس کی مسکراہٹ بھی ختم ہو گئی۔

It's like my children ۔No sir this dog is my pet i don't want to give it im sorry . to me .It's been with me for a long time

آدمی نے انکار کرتے ہوئے کہا

See, I want this dog, you can take whatever you want at any cost, I will give you as much money as you want. My wife has very fondly asked me and Can not avoid any of his things, this dog as her choice and she should get it. . I love my wife dearly

Urdu Novel Book

یارم اب بھی اسے منانے کی کوشش کر رہا تھا۔ جبکہ اس کا دل چاہ رہا تھا اپنی پیچھے کی جیب سے بلیڈ نکال کر اس کی گردن کاٹے اور وہ کتا روح کو دے دے۔

I'm ready to give you ۔You can ask me anything in the world instead anything . I am willing to give you 25000 Drhum for this dog . I think this .price is enough for this Dog

آدمی بے یقینی سے آنکھیں پھاڑے اسے دیکھ رہا تھا۔

تمہارے انڈین کرنسی میں یہ ایک کروڑ سے اوپر ہو گا۔

یارم نے اس کے ہاتھ میں اس کا کارڈ دیکھتے ہوئے کہا جہاں راکیش ملہوترا لکھا تھا۔

تمہارا دماغ خراب ہے تم ایک چھوٹے سے کتے کے لیے اتنے پیسے دینے کو تیار ہو۔

آدمی بھی اب اس سے اسی کی زبان میں بات کرنے لگا۔

ہاں میں تمہیں اس کتے کے لئے تمہاری منہ مانگی رقم دینے کو تیار ہوں اگر یہ کم ہے تو اور دینے کو تیار ہوں۔

مجھے میری بیوی کو یہ کتا تحفے میں دینا ہے۔

یارم نے اس کی گود میں کتا دیکھتے ہوئے کہا۔

تمہیں پتہ ہے مجھے اس دنیا میں بس یہی ایک جانور اچھا نہیں لگتا لیکن میری بیوی کو یہ بہت پسند آیا ہے۔

تم یہ مجھے دے دو بدلے میں اپنی زندگی سنوار لو۔

If this is a golden chance for you, you can change your life۔

Urdu Novel Book

یارم نے بات ختم کرنا چاہیی

موقعے سے فائدہ اٹھانا چاہیے یارم نے سوچتے ہوئے دیکھ کر کہا۔

میں 30 ہزار درہم لونگا۔وہ کافی دیر سوچنے کے بعد بولا تو یارم کی ڈمپل نمایاں ہوئے۔

تمہیں تو کہا موقع کا فائدہ اٹھانا چاہیے اس کو ہنستا دیکھ کر وہ آدمی جلدی سے بولا۔

ہاں بالکل کیوں نہیں۔یارم نے اپنی جیب سے چیک بک نکالتے ہوئے کہا۔

تھینک یو سو مچ۔

تمہاری وجہ سے میری بیوی مجھ سے ناراض نہیں ہو گی۔یارم نے چیک سائن کرتے ہوئے کہا۔

یا تو تمہارے پاس پیسہ بہت ہے

یا تم تو اپنی بیوی سے بہت پیار کرتے ہو۔

آدمی نے چیک تھامتے ہوئے کہا۔

اگر تم سیدھے طریقے سے میرا مطلب ہے پیسے لے کر یہ کتا مجھے نہیں دیتے تو میں تمہیں مار کر لے جاتا۔

اب تم خود ہی اندازہ لگالو کہ میں اپنی بیوی سے کتنا پیار کرتا ہوں۔یارم کتے کی رسی پکڑ کر اسے کھینچتا ہوا اپنے ساتھ لے گیا۔

❤

مجھے پتا تھا آپ اسے لے آئیں گے۔یہ کتنا پیارا ہے۔

روح نے اس آدمی کی طرح اسے اپنی گود میں بٹھاتے ہوئے کہا۔

روح اسے نیچے کرو کیا کر رہی ہو تم۔نیچے کر اسے زہر لگتی ہیں مجھے یہ حرکتیں۔

کیوں زہر لگتی ہیں اتنا پیارا سا تو ہے۔

میں اسے یہی بٹھوں گی اپنے ساتھ روح نے اس کے ساتھ کھیلتے ہوئے کہا۔

روح یہ وہاں جائے گا جہاں باقی لوگوں کے جانور بیٹھے گے۔

اسے اس طرح سے اپنی گود میں بٹھانا لاوئڈ نہیں ہے۔

یہ وہاں اکیلے ڈر جائے گا نا۔

روح نے معصومیت سے کہا۔

بے بی یہ ڈوگ ہے یہ نہیں رہے گا۔ڈوگ بہت بہادر ہوتے ہیں۔تم بے فکر ہو کر اسے ایئر ہوسٹس کے حوالے کر دو۔

یارم نے اس کی بات سنی بغیر پاس کھڑے لڑکی کو اشارہ کیا۔

جو فورا اس کے اشارے کی تکمیل کرتے ہوئے کتا اس کی گود سے اٹھا کر لے گئی۔

یارم وہ ایسی کیسی مجھ سے پوچھے بغیر لے گئی اسے بلائیں واپس۔روح ضدی انداز میں کہا۔

بے بی اب کیا ہم ایک کتے کے لیے لڑیں گے یہاں پے۔یارم نے اسے دیکھتے ہوئے سمجھانے کی کوشش کی۔

اسے بار بار کتامت کہیں وہ میرا شونو ہے۔روح نے منہ بنا کر کہا۔

وا بے بی نام بھی رکھ لیا ہے اتنا جلدی شونو۔یارم نے ہنستے ہوئے کتے کا نام دہرایا۔

یارم اپنے اس آدمی کو کیسے منایا شونو کے لئے۔ تھوڑی دیر کے بعد روح سب کچھ بھول بلا کر اس سے پوچھنے لگی۔

پیسا سب کو منا لیتا ہے بے بی۔یارم نے بس اتنا ہی کہا۔

یارم آپ کو شونو کے لیے پیسے دینے پڑے۔

میری وجہ سے آپ کے پیسے ضائع ہو گئے کسی اہم کام میں آجاتے۔روح اداسی سے بولی۔

یارم کے لیے روح سے زیادہ اہم اور کچھ بھی نہیں ہے اپنی جان بھی نہیں۔یارم نے اس کا ہاتھ اپنے سینے پر رکھتے ہوئے کہا۔

Urdu Novel Book

پھر بھی بہت زیادہ پیسے لیے ہونگے اس نے۔کتنے پیسے لیے اس نے۔

تیس ہزار۔

تیس ہزار یارم آپ نے اتنے پیسے کیوں دیے اسے۔اس نے سمجھ کر رکھا ہے بہت امیر ہیں ہم۔ایک بار مجھے مل جائے جان سے مار دوں گی اسے۔ایک چھوٹے سے پپی کی قیمت تیس ہزار روپے۔حد ہو گئی تیس ہزار میں تو مہینے کا راشن آجاتا ہے گھر میں۔

روح نے پریشانی سے کہا جبکہ یارم شکر منا رہا تھا کہ اس نے تسی ہزار درہم نہیں کہا

وہ اس وقت دبئی ایئرپورٹ پر تھے خضر پہلے ہی ان کا انتظار کر رہا تھا۔

یارم وہ لوگ اپنے آپ ہی ہمیں شونو کو واپس کر دیں گے یا ہمیں پوچھنا پڑے گا۔

ساڑے گیارہ گھنٹے کے اس سفر میں روح نے اگر اس سے کوئی بات کی تھی تو وہ اس کے شونو کے بارے میں ہی تھی

۔

وہ اپنے آپ ہی واپس دے دیں گے۔

یارم نے اس کا ہاتھ پکڑا اور اپنے ساتھ لے جاتے ہوئے کہا۔

یارم شونو کہاں رہے گا ہمارے ساتھ ہمارے روم میں یا پھر دوسرے روم میں۔اس کے ساتھ چلتے ہوئے وہ پوچھنے لگی

وہ ہمارے کمرے میں کیوں رہے گا اور وہ دوسرے کمرے میں بھی کیوں رہے گا اب کیا ہم اسے الگ سے ایک بیڈ روم دیں گے۔یارم حیرانگی سے پوچھ رہا تھا۔

یارم اب ہم اس سے یوں ہی تو نہیں چھوڑ سکتے جانوروں سے پیار کرنا چاہیے۔

اور اوپر سے آپ نے اتنے پیسے دے کر خریدا ہے اس کو۔اس آدمی نے تو ہمیں لوٹ لیا۔

اگر کبھی زندگی میں میرے ہاتھ چڑ گیا نہ تو آپ کے پیسے واپس ضرور نکلواؤں گی۔

اچھی لوٹ مار مچار کھی ہے ان لوگوں نے۔ تیس ہزار کسی غریب سے پوچھیں تیس ہزار کی کیا اہمیت ہوتی ہے۔

آپ کا بھی اچھا خاصا نقصان ہو گیا۔اب وہ جہاز سے نیچے اترنے لگے تھے۔

روح میرے پاس بہت پیسے ہیں تیس ہزار دے دینے سے میں غریب نہیں ہو جاؤں گا ہاں لیکن تم میرا اثاثہ ہو تمہیں کھو دیا تو غریب ہو جاؤں گا۔

وہ مسکرایا تھا۔جبکہ اس کی بات پر روح شرمائی تھی۔

آپ بھی نہ یارم کہیں پر بھی شروع ہو جاتے ہیں۔

روح شرماتے ہوئے آگے بڑھی۔

جب کہ یارم نے وہ کتے والی باسکٹ پکڑی۔

اور روح کے پیچھے آیا۔

اس سفر میں سب سے خاص بات یہ ہوئی تھی کہ روح کو ڈر نہیں لگا تھا۔

بس جہاز کے پرواز بڑھتے ہوئے وہ یارم کے سینے میں منہ چھپا گئی تھی

❤

خضر پہلے سے ہی ان کے انتظار میں تھا۔ روح نے سے ہاتھ ہلا کر اپنی طرف متوجہ کیا۔

وہ تیزی سے آیا اور ان کے ہاتھ سے پکڑنے لگا۔

ارے نہیں خضر بھائی میں اٹھالوں گی آپ بتائیں کیسے ہیں آپ اور آپ کے گھر میں سب ٹھیک ہے۔۔؟ روح نے مسکراتے ہوئے پوچھا

جبکہ اس کی بات پر خضر کے ساتھ یارم کے بھی ہاتھ سست ہوئے تھے۔

میرے گھر والے۔۔۔۔وہ حیرانگی سے بولا

ہاں خضر تمہارے گھر والے۔ یارم نے اسے آنکھوں سے اشارہ کیا۔۔

ہاں میرے گھر والے بالکل ٹھیک ٹھاک سب ایک دم فٹ ہیں خضر نے اس کا اشارہ سمجھتے ہوئے کہا۔

ڈونٹ یو ٹیل می اب اس لڑکی کے لیے ہمیں گھر والے بھی پیدا کرنے ہوں گے۔ خضر نے چلتے ہوئے یارم کے کان میں کہا۔

اگر ضرورت پڑی تو ہاں ضرور۔ یارم ایک آنکھ دباتے ہوئے مسکرایا۔

واہ اس لڑکی نے تو تمہیں ہنسنا سکھا دیا۔ خضر کو خوشی ہوئی تھی۔

لوگوں سے مانگنا بھی سکھا دیا ہے۔ یارم نے کتے والی ٹوکری کی طرف اشارا کیا۔ تو خضر بھی مسکرایا۔

سچ کہتے ہیں اس دنیا میں عورت سے زیادہ چالاک اور کوئی نہیں۔ خضر اس کے ساتھ چلتے ہوئے بولا۔

سچ ہی کہتے ہوں گے لیکن میری روح تو بہت معصوم ہے۔ یارم کے لہجے میں محبت ہی محبت تھی۔

اللہ تمہیں خوشیاں نصیب کرے۔ اور تم ہمیشہ ایسے ہی رہو خوش اور مطمئن۔ خضر نے مسکراتے ہوئے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا۔

اس خوشگوار تبدیلی سے اسے بھی بہت خوشی ہوئی تھی۔

❤

روح اور شونو کو گھر چھوڑنے کے بعد وہ اپنے افس آیا تھا خضر کے ساتھ۔

اور آتے ہی پہلا تھپڑ شارف کے منہ پر مارا تھا۔

آفس کا ایک ایک کونہ چمکا دینے کے بعد بھی یہاں پر بہت گندا تھا یارم کے حساب سے۔

آدھا گھنٹہ ہے تمہارے پاس مجھے ایک بھی کونے میں ذرا سے دول مٹی نظر آئی تو تمہیں معاف نہیں کروں گا۔

یارم نے جانے سے پہلے اسے صرف صفائی کا کام سونپا تھا۔

اور اب آفس کی حالت دیکھ کا یارم کو یہ اپنی غلطی لگ رہی تھی۔

ہائے کتنے زور سے مارا ظالم نے۔ مجھے تو لگا تھا کہ تم ڈیول سر کا بایاں بازو ہو۔ اور تم کیا نکلے آفس کے پیون۔ معصومہ نے ادا سے کہتے ہوئے قہقہ لگایا۔

ارے یہ سب کچھ تو یہاں کا کوئی آدمی بھی کر سکتا ہے میں تو یہ سب کچھ اس لئے کر رہا ہوں تا کہ کسی کو بتا سکوں کہ شادی کے بعد ایک بہت اچھا ہسبنڈ ثابت ہو سکتا ہوں۔ شارف نے مسکراتے ہوئے اسے آنکھ ماری۔

ہاہاہا تم عاشق ہی بنو شوہر بنا تمہارے بس میں نہیں۔ معصومہ نے پھر سے طنز کیا۔

ویسے بھی آج کل کے لڑکے صرف عاشقی ہی کر سکتے ہیں۔ وہ کہہ کر جانے لگی جب شارف نے اسکا ہاتھ پکڑ لیا

وہی تو کہہ رہا ہوں عاشقی تو سب کر لیتے ہیں ہم کچھ نیا کریں گے چلو شادی کرتے ہیں۔ یارم کو پتہ تک نہیں تھا کہ شارف اس ریلیشن شپ میں کافی حد تک آگے بڑھ چکا ہے

یہاں تک کہ شارف یارم سے اپنی شادی کے بارے میں بات کرنا چاہتا تھا۔

لیکن معصومہ تھی جس کا کہنا تھا کہ وہ صرف دوست ہیں اس سے بڑھ کر اور کچھ نہیں۔

دیکھو شارف میں تمہیں پہلے بہت بار بتا چکی ہوں میں یہاں اپنے بابا کی موت کا بدلہ لینے آئی ہوں شادی بیاہ کرنے نہیں۔

اس لئے بار بار ایک ہی بات کر کے مجھے انبیرس مت کرو۔

اس کی بات سن کر شارف اداس ہو گیا۔

اور اس کی اداسی معصومہ کو بھی اچھی نہ لگی تھی۔

دیکھو شارف میں تمہاری فیلنگز کی قدر کرتی ہوں۔ لیکن فی الحال میرا مقصد کچھ اور ہے۔

ٹرائی ٹو انڈرسٹینڈ۔ وہ اس کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ نکالتی وہاں سے چلی گئی۔

اس کا مطلب ہے مجھے ڈیول سے جلد سے جلد بات کرنی ہو گی۔

وہ شارف ہی کیا جسے آسانی سے بات سمجھ آ جائے۔

❤

ہاں بولو کیا خبر ہے انسپیکٹر صارم اپنے گھر میں بیٹھا فون پر بات کر رہا تھا۔

احتیاطاً وہ گھر سے باہر نکل آیا تھا۔ جہاں اس کی بیٹی باہر کھیل رہی تھی

اسے ہی خبر دے دوں۔ مجھے کیا ملے گا۔

ڈارلنگ تم چاہتی کیا ہو جو چاہو گی وہ ملے گا میری جان

وہ آواز کافی کم رکھ رہا تھا کہ اس کی بیٹی تک نہ پہنچے۔

اتنا دھیرے کیوں بول رہے ہو اونچی آواز میں بولو نا۔وہ ایک ادا سے بولی تھی۔

ڈارلنگ میں کام کر رہا ہوں نا۔ تم بولو نہ میری جان کیا ہوا ہے۔وہ التجا کر رہا تھا۔

جبکہ سارا دھیان اندر تھا۔

اگر عروہ سن لیتی تو اچھا خاصا ہنگامہ ہوتا۔

پہلے کہو یو لو می۔وہ شاید اس کی بے بسی کو انجوائے کر رہی تھی۔

افکورس آئی لو یو۔۔ تمہارے لیے تمہیں اتنا کچھ سوچ رہا ہوں۔میں نے فیصلہ کر لیا ہے۔یہ ڈیول کا کیس حل ہوتے ہی نہ میں تم سے شادی کروں گا۔

لیکن اس کے لئے تمہیں میری بہت ساری مدد کرنی ہو گی۔اس کے لہجے میں صرف سچائی تھی۔جس پر معصومہ دل و جان سے ایمان لے آئی تھی۔

مجھے تم پر پورا یقین ہے صارم اور میں تمہاری پوری مدد کروں گی اچھا سنو میری بات خبر یہ ہے۔وکرم دادا انڈیا سے منڈے کو دبئی آرہا ہے ڈیول نے اسے یہاں بلایا ہے۔

کوئی راشد کیس کے سلسلے میں وہ لوگ کوڈ واڈ میں بات کرتے ہیں اس لئے مجھے زیادہ سمجھ نہیں آتی۔

معصومہ نے الجھتے ہوئے کہا کیونکہ وہ راشد کیس کے بارے میں کچھ نہیں جانتی تھی۔

کیا مطلب ہے تمہارا ڈیول واپس آگیا ہے دبئی۔۔۔؟ صارم پریشان ہوا تھا۔

ہاں ڈیول سر آج ہی واپس آئے ہیں

دیکھو معصومہ اس کی نظر سے بچ کر رہنا وہ تمہیں دیکھ کر ہی سب جان لے گا۔وہ بہت چالاک ہے چیل کی نظر رکھتا ہے۔

تمہیں ہوشیار رہنا ہو گا۔اب تم جاؤ ان لوگوں کے پاس میں فون رکھ رہا ہوں۔اس نے سامنے سے عروہ کو آتے دیکھ کر کہا۔

دیکھ رہی ہوں میں آپ کو آج کل آفس کا کام گھر پے اٹھالاتے ہیں ہم دونوں کی تو پرواہ ہی نہیں ہیں آپ کو۔وہ روٹھے ہوئے انداز میں بولی تو صارم مسکرایا۔

تو کیا کروں جان من تمہیں دیکھے بنا میرا گزارا نہیں۔اسی لئے تو آفس سے جلدی آجاتا ہوں تاکہ زیادہ سے زیادہ وقت تم دونوں نہیں بلکہ تینوں کے ساتھ گزار سکوں۔

اس نے محبت سے عروہ کے بھرے ہوئے وجود کو دیکھا۔

جہاں سے دو مہینوں کے بعد اس کا دوسرا بچہ اس دنیا میں آنے والا تھا۔

❤

میں نے سب کچھ ہنڈل کر لیا ہے لیکن مجھے یہ لڑکی معصومہ بہت چالاک لگتی ہے مجھے لگ رہا ہے یہ بیچ میں کوئی گڑبڑ کر رہی ہے ہم سے چھپ کر۔خضر نے اسے کام کی تفصیل بتاتے ہوئے معصومہ کے بارے میں بتایا۔

جبکہ اس کی بات سننے کے بعد شارف کا چہرہ غصے سے سرخ ہونے لگا تھا۔

کیوں بھائی معصومہ پے شک کیوں ہے مجھ پر نہیں ہے۔کل یہ کہہ دینا کہ میں بھی غداری کر رہا ہوں ڈیول کے ساتھ۔شارف تو بھڑک ہی اٹھا تھا۔

شارف آرام سے وہ بات کر رہا ہے نہ۔یارم کو اس کا اس طرح سے بیچ میں بولنا بالکل پسند نہ آیا تھا۔

یہ معصومہ پر جھوٹا الزام لگا رہا ہے جس دن سے وہ یہاں آئی ہے۔ایسی ہی بکواس کیے جا رہا ہے۔

آخر مسئلہ کیا ہے اسے اس سے مجھے سمجھ نہیں آتا۔ہر بات میں کہیں نہ کہیں اس نے معصومہ کا ذکر کرنا ضروری ہوتا ہے۔

شارف غصے سے خضر کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔

دیکھو شارف بیکار میں میرے ساتھ بحث مت کرو وہ بھی اسے لڑکی کیلئے۔خضر کو بھی اچھا خاصہ غصہ آگیا۔

بس بہت ہو گیا کیا پاگلوں کی طرح دوسرے سے لڑ رہے ہو تم لوگ آرام سے بیٹھ جاؤ۔

یارم کے غصے سے کہنے پر دونوں بیٹھ گئے۔

آج کے بعد کسی تیسرے کی وجہ سے میں نے تم دونوں کو لڑتے ہوئے دیکھا۔

تو یاد رکھنا میں بھول جاؤں گا کہ تم دونوں میرے لیے کیا ہو۔

اور وہ لیلیٰ کہاں ہے۔۔۔؟ چھوڑ تو نہیں گئی ہمیں۔ڈیول نے کہا۔

کیوں تم اسے مس کر رہے ہو خضر نے شرارتاً کہا تھا۔

نہیں اگر چھوڑ کر چلی گئی ہے تو دوسری ہیکر ڈھونڈنے میں وقت لگے گا خاصی انرجی ویسٹ ہو گی۔

اور اوپر سے پارٹی بھی تو کرنی ہو گی بھلا ٹلنے کی خوشی میں۔یارم بالکل سیریس انداز میں بولا تھا جبکہ اس کی بات مکمل ہونے کے بعد خضر اور شارف کا قہقہ بے ساختہ تھا

کیونکہ باہر سے ٹک ٹک کی آواز آنا شروع ہو چکی تھی۔

اور یہ آواز لیلیٰ کی ہائی ہیلز کی تھی۔

یعنی کے ہمارے نصیب میں پارٹیز نہیں لکھی۔

خیر مزاق کا وقت ختم ہو چکا ہے جاو اپنے کام پر لگ جاؤ۔

یارم نے فون نکالتے ہوئے کہا۔

اور روح کا نمبر ڈائل کرنے لگا۔

وکرم دادا کی خاطر تواضع میں کوئی کمی نہ رہے۔اس نے جاتے ہوئے شارف اور خضر سے کہا تھا

یارم رات کو گھر آیا تو دیکھا روح سو رہی ہے۔

وہ سفر سے کافی زیادہ تھک چکی تھی۔ وہ اسے جگائے بغیر ہی اس کے قریب آیا۔

لیکن اپنے بیڈ پے شونو کو دیکھ کر کھٹکا۔

اب کیا ایک کتا ڈان کے بیڈ کے سوئے گا۔

اس کا دل چاہا ایک گولی مار کے ابھی یہ قصہ ہی تمام کر دے۔

لیکن فی الحال یہ اس کے بس میں نہیں تھا۔

اس نے گردن سے کتے کا پٹا پکڑا اور اوپر کی طرف لٹکا لیا۔ کتا اس کی طرف لپک کر نیچے اترنے کی کوشش کر رہا تھا ساتھ میں دبی دبی چیخیں بھی نکل رہی تھی۔

جس کی وجہ سے روح میڈم کی آنکھ کھل گئی۔

روح یہ کتا میرے بیڈ پے کیا کر رہا ہے۔ وہ سختی سے بولا جبکہ ہاتھ ابھی تک ہوا میں لٹک رہا تھا کتّے سمیت۔

یہ کتا نہیں ہے اس کا نام شونو ہے۔ روح نے یاد دلاتے ہوئے جلدی سے لپک کر کتے کو پکڑنا چاہا

جب کہ یارم نے پھینکنے والے انداز میں کتے کو اس کی گود میں ڈالا۔

میلا پیارا شونو چوٹ تو نہیں لگی۔ روح شونو کو ٹٹولتے ہوئے بولی۔

نہیں لگی اسے چوٹ وہ چلایا تھا

روح ابھی کے ابھی اس کتے کو نکالو میرے کمرے سے باہر۔

ٹھیک ہے جا رہیں ہم باہر۔ روح نے اٹھتے ہوئے کہا جب یارم۔ے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔

روح تم کہاں جا رہی ہو۔۔۔؟

دوسرے کمرے میں جا رہی ہوں اور کہاں جا رہی ہوں۔

مطلب اب تم اس کتے کے لیے یہ کمرہ چھوڑ دو گی۔

یارم کو اب اس پر غصہ آنے لگا تھا۔

تو اسے اکیلے دوسرے کمرے میں ڈر لگے گا نا۔

روح نے منہ بنا کر کہا۔

روح یہ ایک کتا ہے اور اسے باہر نکلتے ہوئے ڈر نہیں لگے گا اسے باہر کرو اس کمرے سے

اور خبر دار جو تم اس کمرے سے باہر نکل گئی ٹانگیں توڑ دوں گا تمہاری۔ فالحال اسے شونو سے زیادہ روح پے غصہ آرہا تھا جو ایک کتے کے لئے اسے چھوڑ کر جا رہی تھی

باہر کرو اسے بلکہ میں خود کرتا ہوں۔

یہ کہتے ہی یارم آگے بڑھا اور اس کا پٹا پکڑ کر کمرے سے باہر کر دیا۔

روح بھی اٹھ کر باہر جانے لگی۔

روح تمہیں میری بات ایک بار میں سمجھ نہیں آئی کچھ زیادہ ہی سر پر چڑھا لیا ہے میں نے تمہیں بھی اب اسے سچ مچ میں اس پر غصہ آگیا تھا

یارم میں تو آپ کے لئے کھانا لانے جا رہی ہوں۔ روح اسے غصے میں دیکھ کر واقعی گھبرا گئی تھی۔

شکر ہے شونو کے علاوہ شوہر کا بھی خیال آیا۔ وہ جتلاتے ہوئے بولا

تم نے کھانا کیوں بنایا۔۔۔؟ ہم باہر چل کے کچھ کھا لیتے اتنی تھکاوٹ ہوتی ہے سفر سے۔

یارم سمجھ چکا تھا کہ وہ اس کے غصے کی وجہ سے اتنی کم آواز میں بات کر رہی ہے۔

آج وہ بالکل اسی دن کی طرح سے بات کر رہی تھی جب یارم نے پہلی بار اسے تھپڑ مارے تھے۔

جہاز کیا میں اپنے سر پر اٹھا کے لائی تھی جو تھک گئی ہو گی۔ وہ فوراً ہی اپنے پرانے لہجے میں بولی۔

اس کا یہ پیارا سا انداز یارم کی جان تھا۔

اب وہ پہلے دن کی طرح ایک دبو سی محرومیوں کا شکار۔ ایک ڈری سہمی لڑکی نہیں تھی۔

باقی لوگوں سے وہ آج بھی اسی طرح سے گھبراتی تھی۔ لیکن اب یارم کا اسے کوئی ڈر نہ تھا۔

وہ جانتی تھی یہ شخص اس سے دیوانوں کی طرح محبت کرتا ہے۔ اس کے لیے کسی بھی حد تک جا سکتا ہے۔ اسے یقین تھا یہ شخص اسے کبھی خود سے دور نہیں ہونے دے گا۔

یہی وجہ تھی کہ اب وہ اس سے نہیں ڈرتی تھی جبکہ اسے صرف اسی سے ڈرنا چاہیے تھا۔

تمہارے اس کتے نے کیا کھایا۔ یارم نے کھانا کھاتے ہوئے پوچھا۔

اب یارم مانتے نہ مانتے روح کے لئے وہ اس گھر کا حصہ تھا

میں نے اس کو سیب کھلایا تھا اور تھوڑا کھانا بھی۔

روح تم نے کتے کو سیب کھلایا۔۔۔؟ یارم کے لیے یہ آج کے دن کا دوسرا جھٹکا تھا۔

پہلا جھٹکا اسے اپنا آفس دیکھ کر لگا تھا جس کا نشان اب تک شارف کے منہ پر موجود تھا۔

اور دوسرا جھٹکا روح نے ایک آسٹریلین کتے کو سیب کھلائے تھے۔

لیکن اس بات سے یارم کے گال کے ڈمپل نمایاں ہوئے تھے۔

اچھا ہے اس کتے سے جلدی جان چھوٹ جائے گی

کیوں یارم کتے کو سیب نہیں کھلانے چاہیے۔ روح نے فکرمندی سے پوچھا۔

نہیں۔ روح یہ آسٹریلین کتا ہے اور اس کی الگ خوراک ہے۔

میں بلڈنگ کے سرونٹس روس کو کہوں گا وہ تمہیں لادے گے۔

اور اگر آپ بھول گئے تو۔ میں خود انٹی سے کہوں گی یہ جو ہماری پڑوس میں نہیں ہوتی وہ کہتی تھی کچھ بھی ہو تو مجھے بتانا۔

آپ ایسا کریں پیسے مجھے دیں دے۔

اور صرف شونو کے خوراک کی چیزیں نہیں۔ ہمارے لیے بھی کچھ تازہ سبزیاں منگانی ہیں۔

روح نے کہا تو یارم نے اسے اپنے وولٹ سے پیسے درہم کی صورت میں نکال دیے۔

یہ کتنے پسے ہیں۔۔۔؟ روح نے نوٹوں کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

یہ پانچ سو درہم ہیں۔۔ یارم نے بتایا۔

یارم صرف پانچ سو روپے سے کیا آئیں گا۔

روح نے عجیب سے انداز میں پوچھا۔

روح میری جان لوگ اس سے پورے مہینے کی چیزیں لے آتے ہیں۔ مگر تم اور رکھ لو یارم نے ہنستے ہوا اپنا وولٹ نکالا اور پانچ سو درہم نکال کر دیئے۔

ان میں تو آجائے گا نہ۔۔؟ یارم نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

ہاں شاید۔ روح کو اب بھی یقین نہیں تھا کہ ہزار روپے میں انکے ضرورت کی ساری چیزیں آجائیں گی۔

یہ ممکن نہیں ہے صارم میں یہ نہیں کر سکتی لیلی کو ڈیول نے اپنے گھر آنے سے منع کیا ہوا ہے۔

اور اگر لیلیٰ وہاں نہیں جائے گی تو میں کیسے جا سکتی ہوں مجھے تو وہ سب ویسے بھی کسی کھاتے میں نہیں لیتے۔

یہاں پر بھی صرف شارف کی وجہ سے ٹکی ہوئی ہو۔ ورنہ ان لوگوں کا مجھے اپنے ساتھ رکھنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے یہاں تک کہ میرے سامنے کوئی بات نہیں کرتے۔ اور نہ ہی مجھے کرنے کو کوئی کام دیا ہے۔

وہ خضر تو ہر وقت ڈیول کے کان بڑھتا رہتا ہے میرے خلاف۔

آیم سوری میں یہ نہیں کر پاؤں گی۔

ٹرائی تو کرو معصومہ۔یار تم میرے لئے اتنا نہیں کر سکتی۔

او یہاں میں اس کیس کے بعد اپنی ساری فیملی چھوڑنے کو تیار ہوں تمہارے لیے۔

یاد رکھنا معصومہ اگر آج تم نے میرا کام نہیں کیا تو آئندہ میں تم سے کبھی بات نہیں کروں گا۔

صارم کا لہجہ اب جذبات سے عاری تھا۔

لیکن صارم میری بات سمجھنے کی کوشش کرو میں اسے نہیں لا سکتی باہر۔

معصومہ اداسی سے سمجھانے کی کوشش کر رہی تھی لیکن وہ کچھ بھی سننے کو تیار نہ تھا۔

تو میں یہ سمجھوں کہ ہم آخری بار بات کر رہے ہیں معصومہ۔

صارم نے اس کی دکھتی رگ پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

میں کوشش کروں گی۔معصومہ نے ہار مانتے ہوئے کہا تھا۔

مجھے یقین ہے تم یہ کر لو گی۔

صارم فون بند کر کے دل کھول کر ہنسا تھا اسے یقین تھا کہ معصومہ اس کا کام ضرور کرے گی۔

وہ خود ڈیول کے گھر نہیں جا سکتا تھا کیونکہ سوال اس کی چھوٹی سی معصوم بچی کا تھا۔

جس سے وہ بے انتہا محبت کرتا تھا۔

ڈیول نے کہا تھا کہ اگر صارم اس کی فیملی تک جائے گا تو وہ بھی پیچھے نہیں ہٹے گا۔

ورنہ کسی کی فیملی تک جانا ڈیول کے اصولوں کے خلاف تھا

یارم پچھلے پانچ منٹس سے دروازے پر کھڑا روک کا انتظار کر رہا تھا

جب تک روح اس کے ماتھے پر اپنی معصوم محبت کا بوسہ نہ دے دے یارم کا دن نہیں گزرتا تھا۔

جبکہ روح ابھی تک اپنے شونو کو کھانا کھلانے میں مصروف تھی۔

روح جلدی کرو مجھے جانا ہے۔یارم میں دانت پیس کر آواز دی

جی ایک منٹ میں ہاتھ دھو کر آئی۔تو جلدی سے بیڈ روم میں جانے لگی۔

اور اگلے ایک منٹ میں ہاتھ دھو کر آئی جن سے وہ بڑے پیار سے اپنے شونو کی پیٹھ سہلا رہی تھی۔

پھر روز کی طرح یارم نے جھک کر اس سے اپنا حق وصول کیا۔

روح اس کتے کے ساتھ نہ چپکی رہا کرو ہر وقت۔روح بنا دروازہ بند کیے واپس دونوں کی طرف جانے لگی تو یارم ٹوکے بنا نہ رہ سکا۔

یارم اسے آئے ہوئے ابھی صرف ایک دن ہوا ہے اور آپ اس طرح سے کہہ رہے ہیں۔

رات کو بھی آپ نے اس معصوم کے ساتھ کتنا برا سلوک کیا

اگر آپ نے دوبارہ اس کے ساتھ ایسا کیا۔تو میں آپ سے بالکل بات نہیں کروں گی۔

روح نے منہ بنا کر دھمکی دی۔جو یارم کو بالکل اچھی نہ لگی۔

اس دو ٹکے کے کتے کے لیے تم مجھ سے بات نہیں کرو گی۔یارم کو اچھا خاصہ غصہ آیا تھا اس بات پر۔

وہ کتا نہیں ہے میرا شونو ہے۔وہ پھر سے منہ بنا کر بولی۔

اور تم میری ہو۔یارم نے اس کے پھولے ہوئے گال کو دیکھتے ہوئے کہا۔

نہیں ہوں میں آپ کی اور نہ ہی مجھے آپ کی بننا ہے۔وہ لاڈ سے بولی تھی۔گال اب بھی پھولے ہوئے تھے لیکن اگلے ہی لمحے روح کے بال یارم کے ہاتھ میں تھے۔

کیا کہا تم نے میری نہیں ہو تم۔ہمت کیسے ہوئی ایسا بولنے کی ہاں۔میری ہو تم۔

تم ہوتی کون ہو میری نہ ہونے والی تم میری ہو اور آخری سانس تک میری رہو گی۔یارم کا غصہ حد سے بڑھ چکا تھا

یارم کیا کر رہے ہیں آپ بال چھوڑیں میرے۔درد کی شدت سے روح کی آنکھوں سے آنسو نکلنے لگے۔

کس کی ہو تم۔۔۔؟یارم کا ارادہ سارے حساب بے باک کرنے کا تھا۔

آپپپ۔۔پ۔۔۔کی ہوں چھوڑیں۔روح بمشکل بول پائی تھی۔

شاباش آئندہ ایسا مت بولنا۔بہت پیار کرتا ہوں تم سے۔

اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں لیتے ہوئے اس کا ماتھا چوم کر کہا۔اور باہر نکل گیا۔

کیا کیا چاہیے مجھے بتا دو میں لا دیتا ہوں۔

یا تم میرے ساتھ چلو میں تمہیں سب کچھ لے دیتا ہوں شارف نے آفر کرتے ہوئے کہا جب وہ لیلیٰ سے شاپنگ کی بات کر رہی تھی۔

ہاں تم اسی کے ساتھ چلی جاو میرا کہیں جانے کا کوئی پلان نہیں ہے۔

میرا موڈ بہت خراب ہے۔لیلیٰ نے نخرے دکھاتے ہوئے کہا۔

لیلی اسے فیشن کے بارے میں کیا پتا میں آجکل کی کچھ چیزیں لینا چاہتی ہوں۔

اب تم سے بہتر فیشن کو کون فولو کرتا ہے۔معصومہ نے اسے اہمیت دیتے ہوئے کہا۔جس پر وہ اتر آئی تھی

ہاں ٹھیک ہی کہتی ہو تم فیشن کو مجھ سے بہتر کون جانتا ہے۔

ٹھیک ہے میں چلتی ہوں تمہارے ساتھ۔وہ احسان کرنے والے انداز میں بولی۔

جبکہ شارف نے منہ لٹکایا تھا

یارم وہ معصومہ کو کچھ شاپنگ کرنی ہے آج کوئی خاص کام نہیں ہے تو کیا میں اور وہ شاپنگ پر جائیں۔

ہوسپیٹل والے دن کے بعد وہ کم ہی یارم سے مخاطب ہوتی تھی۔

آج کافی دنوں کے بعد وہ اس کے آفس میں بھی آئی تھی۔

اس کے لئے کام نہیں ہے لیکن تمہارے لئے ہے۔یارم نے بات ختم کرتے ہوئے کہا

ہم جلدی آجائیں گے۔میں اپنے سارے کام ختم کر چکی ہوں۔

بس جسٹس احمد تیمور کے بیٹے کا اکاؤنٹ ہیک کرنارہ گیا ہے۔

وہ میں واپس آکے کرونگی مجھے ریفریشمنٹ بھی چاہیے۔

لیلیٰ نے کہا تو یارم نے اسے جانے کی اجازت دے دی

ٹھیک ہے لیکن مجھے احمد تیمور کے بیٹے کا اکاونٹ جلد از جلد چاہیے۔یارم نے اسے دیکھتے ہوئے کہا تو اس نے گردن ہاں میں ہلائی۔

میں آتے ہی کام شروع کردوں گی

یہ کام جسٹس احمد کے بیٹے نے نہیں کیا۔اس نے اپنے آپ پر الزام لیا ہے تا کہ اس کا دوست بچ سکے

خضر نے کمپیوٹر پر دیکھتے ہوئے شارف کو بتایا۔

جو کب سے کبھی اسے اور کبھی سکرین کو گھور رہا تھا۔

تم خود کو بہت اسمارٹ سمجھتے ہو نہ۔۔۔؟

وہ جو کب سے ضروری کام دیکھ رہا تھا شارف کی بات پر اسے دیکھنے لگا یقیناًوہ کل والی بحث ابھی تک بھولا نہیں تھا۔

نہیں میں اپنے آپ کو اسمارٹ نہیں سمجھتا بلکہ میں اسمارٹ ہوں۔

خضر نے تیوری چڑھا کر کہا۔

اور نظریں پھر سے کمپیوٹر پر جمالی۔

اگر اتنے ہی اسمارٹ ہو تو بتاؤ۔

ایک دیوار کو ایک مزدور دس دن میں بناتا ہے۔اسی دیوار کو دس مزدور کتنے دن میں بنائیں گے۔

اس کے بے فضول اور کام سے ہٹ کر سوال پر خضر نے اسے گھور کر دیکھا تھا۔

پھر بھی اپنی اسمارٹنس بتانے کے لئے اسے اس سوال کا جواب تو دینا ہی تھا

ایک دن میں۔ خضر نے جواب دیا اور ایک بار پھر سے کمپیوٹر سکرین پر دیکھنے لگا۔

انتہائی بے وقوف انسان ہو تم۔ اگر وہ دیوار پہلے سے بنی ہوئی ہے تو دس مزدوروں اسے واپس بنائیں گے ہی کیوں ۔۔؟

شارف اسے زبان دیکھتا باہر نکل گیا تھا۔

جبکہ خضر گردن نفی میں ہلاتا ایک بار پھر سے اپنے کام میں مصروف ہو گیا۔

خضر اکثر شارف کی بچکانہ باتیں کوئی ایسے ہی نظر انداز کر دیتا تھا۔

لیکن شارف بدلہ ضرور لیتا تھا اس سے۔ خضر کے لئے یہی سب لوگ اس کی فیملی تھے۔ یارم۔ شارف۔ لیلیٰ۔ ہاں لیلیٰ

جن سے وہ بہت پیار کرتا تھا

لیلیٰ کیوں نہ ہم اسے بھی اپنے ساتھ لے چلیں۔

معصومہ نے گاڑی میں بیٹھتے ہوئے کہا

کیسے۔۔۔؟ لیلیٰ نے سوچا شاید وہ شارف کا نام لے گی

ارے وہ ڈیول سر کی بیوی کو اور کسے۔ آخر اسے بھی تو پتہ چلے کہ تم اس سے بہتر ہو۔

میرا مطلب ہے وہ اپنے آپ کو شاید دنیا کی سب سے حسین لڑکی سمجھ رہی ہو گی کیونکہ ڈان نے اس سے شادی کر لی ۔

جبکہ اس بات میں تو کوئی شک نہیں کہ وہ تم سے زیادہ حسین نہیں ہے۔

کیا پلان کر رہی ہو تم ہاں۔ تمہیں کیا لگتا ہے مجھے سمجھ نہیں رہی۔ ہمم کیا سمجھتی ہو تم مجھے۔

لیلیٰ نے اس کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جہاں ایک رنگ آرہا تھا دوسرا جارہا تھا۔

تم مجھے ذلیل کرانا چاہتی ہو اس لڑکی کے سامنے۔ تاکہ بار بار وہ مجھے یہ کہے کہ ڈیول اسکا ہے۔ اور میں اس لڑکی سے جلوں۔ لیلیٰ نے کہا تو معصومہ کی اُڑئی رنگت ایکدم ہی واپس لوٹ ائی شکر ہے وہ نہیں سمجھی تھی کہ معصومہ آخر کر رہی تھی۔

ہر گز نہیں میں بس اس لڑکی پر یہ ظاہر کرنا چاہتی ہوں۔ کہ وہ ڈیول سر کے لائق نہیں ہے۔

ڈیول سر کا جوڑ تم سے بنتا ہے۔

میرا مطلب ہے وہ خود کتنے حسین ہیں ان کی جوڑی تمہارے ساتھ اچھی لگتی ہے

اس روح کے ساتھ نہیں۔ میرا خیال ہے ہمیں اس لڑکی کو اس بات کا احساس دلانا چاہیے۔

ویسے خیال برا نہیں ہے لیلیٰ نے اسکی بات کاٹتے ہوئے کہا تو وہ مسکرائی۔

ڈیول سر سے تو اجازت لینی پڑے گی۔

معصومہ نے کہا

نہیں اسے میں سنبھال لوں گی

۔پہلے ہم اسے سنبھالتے ہیں لیلیٰ نے گاڑی اسٹارٹ کرتے ہوئے کہا۔

جبکہ معصومہ اب چوری چوری صارم کو میسج کرنے میں مصروف ہو چکی تھی

کیا کر رہا ہے میرا بچہ۔ یارم نے اپنے کام نمٹا کر اسے فون کیا تھا۔

شونو کے ساتھ نہیں ہوں اندر ہوں میں وہ باہر صوفے پر بیٹھا ٹی وی دیکھ رہا ہے۔روح نے جواب دیا جبکہ آواز بہت ہی کم تھی۔شاید وہ ابھی تک صبح والے رویے سے ڈری ہوئی تھی

کتا ٹی وی دیکھ رہا ہے وہ بھی صوفے پر بیٹھ کے۔ہمارے گھر کا کتا بھی نواب ہے۔

یارم نے آہ بھر کر کہا یقیناوہ اس سے ناراض تھی صبح جو کچھ بھی ہوا اس کے بعد اس کا ناراض ہونا بنتا تھا۔

یارم خود بھی نہیں جانتا تھا بے اختیاری میں وہ کیا کر کے آیا ہے۔

اچھا آج کھانا مت بنانا ہم باہر ڈنر کریں گے۔یارم نے اس کا موڈ ٹھیک کرنے کے لئے کہا۔

ٹھیک ہے۔روح تھوڑی سی آواز میں منمنائی۔

وہ جب بھی اسے اپنے قریب کرنے کے بارے میں سوچتا ہے اپنے ساتھ رکھنے کے بارے میں سوچتا ہے نہ جانے کیوں روح اس ڈر جاتی ہے۔

وہ تو بس اس سے اپنی محبت دکھا رہا تھا وہ تو بس اسے یہ بتانا چاہتا تھا کہ وہ اس کے لیے کتنی اہمیت رکھتی ہے۔

اسے تو خود بھی پتا نہیں چلا کہ کب وہ اس پر اتنی سختی کر گیا۔

اچھا ریڈ ڈریس پہننا۔میں جلدی آجاؤں گا ڈنر کرنے کے بعد ہم لانگ ڈرائیو پر چلیں گے۔

ٹھیک ہے۔اس بار آواز تھوڑی سی زیادہ تھی۔

ناراض ہو مجھ سے۔۔۔؟اس بار یارم کی آواز بھی کافی کم تھی۔

نہیں۔۔۔۔۔آپ ناراض ہیں۔۔۔۔۔؟روح نے سوال کیا۔

ایسا کبھی ممکن ہے۔۔۔۔؟وہ الٹا اسی سے پوچھنے لگا

اگر جسم سے روح نکل جائے نہ روح تو جسم بے جان ہو جاتا ہے۔اگر میں تم سے روٹھ گیا تو میں بے جان ہو جاؤں گا۔اور میں جانتا ہوں تم مجھے کبھی بھی جان نہیں ہونے دو گی۔

تیار رہنا وہ کہہ کر فون بند کرنے لگا جب روح پھر سے بولی

کیا شونو بھی ہمارے ساتھ جائیگا۔

یہ رومینٹک ڈیٹ ہے۔ میری جان۔ ہم شونو کو اگلی بار ساتھ لے کر چلیں گے۔

اس سے پہلے کے روح کچھ اور کہتی یارم فون بند کر چکا تھا۔

اب میرے رومینس میں بھی ٹانگ ارائے گا یہ کتا۔ یارم نے جل کر سوچا۔

کل وکرم دادانے آنا تھا۔ اس کے بعد وہ جانتا تھا کہ وہ کتنا مصروف رہے گا۔

وہ ابھی فون رکھ کے باہر آئی تھی جب دروازہ بجا

پڑوس کی آنٹی ہو نگی روح سوچتے ہوئے دروازے کی طرف بھری۔

لیکن دروازہ کھول کر دیکھا لیلیٰ اور معصومہ کھڑی تھی۔

یارم کے ڈانٹنے کے باوجود بھی پوچھ کر دروازہ کھلنے کی عادت سے ابھی تک نہ پڑی تھی۔

ہم شاپنگ پر جارہے تھے سوچا تمہیں بھی اپنے ساتھ لے چلیں۔ بور ہو جاتی ہو گی سارا دن یہاں رہتے رہتے۔ چلو ہم انجوائے کریں گے۔

معصومہ نے اسے مسکرا کر کہا۔

جبکہ لیلیٰ نے اسے دیکھنے کی بھی زحمت نہ کی

میرے پاس تو ضرورت کی ہر چیز موجود ہے میں کیا شاپنگ کرونگی۔

ہاں شونو کے لیے کچھ کھانے پینے کی چیزیں لینی تھی۔

اس نے اپنے پیچھے کتے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا جو بڑی معصومیت سے صوفے پر لیٹا ٹی وی پر نظریں جمائے دیکھ رہا تھا

یہ کتا کس کا ہے ڈیول کو تو کتوں سے نفرت ہے۔ تمہیں اندازہ بھی ہے اگر اس نے اس کتے کو یہاں پر دیکھ لیا تو اس کا اور تمہارا کیا حال کرے گا۔لیلی نے کتے کی طرف دیکھتے ہوئے اسے ڈرانا چاہا۔

کیا حال کریں گے انہوں نے ہی تو لے کر دیا ہے۔روح نے اس کے سر پر دھماکا کیا

کیا مطلب ہے تمہارا یہ کتا ڈیول لے کے آیا ہے یہ ہو ہی نہیں سکتا اسے کتوں سے نفرت ہے۔وہ کبھی زندگی میں ایسے جانور کو اپنے گھر میں نہیں گھسنے دے گا۔

لیلیٰ ابھی بھی شارکٹ میں تھی

نہیں۔ایسی کوئی بات نہیں ہے یہ کتا انہوں نے خود مجھے خرید کر دیا ہے۔وہ بھی آئس لینڈ سے۔

اسے لیلیٰ کی بات بالکل اچھی نہیں لگی تھی اس لئے تفصیل بتانے لگی لیکن تفصیل سننے کا بلکل ٹائم نہ تھا کیونکہ معصومہ کو کب سے صارم کے میسج آرہے تھے کہ وہ شاپنگ مال پہنچ چکا ہے۔

بس یہ ساری باتیں ہم بعد میں کرلیں گے تم ڈوگی لے چلو باہر چلتے ہیں۔

معصومہ نے جلدی سے کہا

لیکن میں نے یارم سے نہیں پوچھا۔

ہم سر کو راستے میں بتادیں گے

بس تم جلدی چلو۔۔

اگر یہ دونوں یارم کے ساتھ کام کرنے والی جگہ پر نہ ہوتی تو وہ کبھی ان کے ساتھ نہیں جاتی۔

لیکن یہ یارم کے ساتھ کام کرتی ہیں تو یقیناً وہ اس سے بتا کر یہاں آئی ہوں گی اسے لینے۔یہی سوچتے ہوئے اس نے عبایا پہنا یارم کے دیئے ہوئے پیسے اٹھائے۔اور شونو کی رسی پکڑ کر چل دی۔

آج میں جلدی جاؤں گا گھر واپس۔تم ایسا کرو کام کی ڈیٹیل مجھے بتاؤ۔

میں روح کو باہر لے کے جانا چاہتا ہوں۔

یارم نے خضر کے ہاتھ سے فائل لیتے ہوئے کہا۔

ٹھیک ہے تم چلے جانا یہ جسٹس احمد تیمور کے بیٹے کی فائل ہے میں نے سب کچھ دیکھ لیا ہے اور میں یقین سے کہہ سکتا ہوں

کہ یہ جسٹس احمد تیمور کے بیٹے نے نہیں کیا بلکہ اس کے کسی دوست نے کیا ہے جسے وہ بچانا چاہتا ہے جانتا ہے کہ وہ جسٹس کا بیٹا ہے آسانی سے نکل آئے گا۔

اسے یقین ہے کہ اس کا باپ اسے بچا لے گا۔

اور جس بچے کا قتل ہوا ہے اس کا کیا یارم نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔

اس کی ماں اور چار بہنیں تھیں۔ایک بھائی ہے جو مینٹلی ڈسٹرب ہے۔کافی غریب لوگ تھے۔۔

جسٹس نے ان کی کافی مدد کی ہے۔۔۔ خضر نے تفصیل بتائی

ویسے جسٹس نے سب کچھ سنبھال لیا ہے مجھے نہیں لگتا کہ ہمیں اس کیس میں پڑھنا چاہیے۔خضر نے کہا۔

نہیں۔جس لڑکے نے اس بچے کو مارا ہے اس کی اپنی عمر سالہ سال تھی سالہ سال کی عمر میں ایک بچہ قاتل بن چکا ہے

اور اس کے اندر سے قتل کرنے کا خوف ختم ہو چکا ہے۔اس نے تیرہ سال کے ایک لڑکے کو بے دردی سے مار ڈالا

۔

اگر وہ ایک بار قتل کر سکتا ہے تو دوسری بار قتل کرنے میں بھی وہ بالکل ہچکچائے گا نہیں۔

اسے اس کی غلطی کی سزا ملنی چاہیے۔

جسٹس کا بیٹا اسے اپنے سر لے رہا ہے۔وہ اپنی طرف سے اپنے دوست کی مدد کر رہا ہے لیکن جو غلط ہے وہ غلط ہے۔

تم یہ ساری معلومات انسپیکٹر صارم تک پہنچا دو۔

یارم نے کہا۔

لیکن ڈیول یہ سب کچھ ہم نے جسٹس احمد کو اپنے ہاتھوں میں لینے کے لئے کیا تھا۔

اس طرح سے جسٹس احمد کبھی ہمارا کام نہیں کرے گا۔

خضر نے پریشانی سے کہا۔

ہم کسی کی فیملی کو یوز نہیں کریں گے خضر۔ تم یہ سب کچھ انسپیکٹر صارم تک پہنچا دو آگے وہ خود سنبھال لے گا وہ اپنا کام سمجھتا ہے۔

خضر ہاں میں گردن ہلا کر وہاں سے چلا گیا

وہ اس وقت دبئی کے بہت بڑے شاپنگ مال میں جا رہے تھی جب لیلی نے شونو کو وہاں کے ایک بندے کو پکڑا نے کے لیے کہا۔

تم اس کتے کو ان کے حوالے کر دو۔ ہم جب واپس آئیں گے تو لے لیں گے مال کے اندر کتے لے کے جانے کی اجازت نہیں ہے۔

لیلٰی نے کہنے کے ساتھ ہی اس کے ہاتھ سے رسی تھامی اور اس آدمی کو پکڑائی۔

کیونکہ وہ ابھی تک اس صدمے میں تھی کہ یارم نے یہ کتا خود اپنے گھر میں رکھا ہے۔

اس لیے اس نے بہت احتیاط سے کتے کی رسی اس آدمی کو دی تھی۔

چلو آؤ میں تمہیں بتاتی ہوں فیشن کیا ہے۔ تمہیں تو پتہ ہی نہیں ہو گا کہ مردوں کو کونسی چیز متوجہ کرتی ہے۔

لیلی ایک انداز سے چلتی ہوئی آگے بھری۔

مجھے کیا ضرورت ہے کسی مرد کو اپنی طرف متوجہ کرنے کی۔

مجھے بس میرے شوہر سے مطلب ہے۔اور کسی سے میرا کوئی لینا دینا نہیں اور ماشاءاللہ وہ پہلے سے ہی میری طرف متوجہ ہیں۔

روح نے شرماتے ہوئے لیلیٰ کو آگ لگائی تھی۔

یہ تو ٹھیک ہے مگر تم لڑکی ہو تو تمہیں فیشن کو تھوڑا فالو کرنا چاہیے

۔ٹھیک ہے ڈیول تمہیں گھر سے باہر نہیں نکلنے دیتا کسی سے ملنے نہیں دیتا اپنے علاوہ کسی سے بات نہیں کرنے دیتا۔

لیکن تمہیں پھر بھی فیشن کو فالو کرنا چاہیے لیلی نے اپنی طرف سے اس پر طنز کیا تھا۔

وہ مجھے لے کر نہ کچھ زیادہ ہی ٹچی ہو گئے ہیں ان کو اچھا نہیں لگتا کہ میں ان کے علاوہ کسی اور سے پیار کروں اب یہ شونو ہے نہ اسے لے کر مجھے ڈانٹنے لگتے ہیں۔

کہتے ہیں جب سے یہ آیا ہے مجھے ان کی پرواہ ہی نہیں رہی۔وہ اب بھی شرم آرہی تھی۔

اور بے دھیانی میں لیلیٰ کو آگ لگا رہی تھی۔

ہاں ٹھیک ہے چلو۔میں تمہیں کچھ خرید کے دیتی ہوں۔جو تھوڑا فیشن ایبل ہو۔اور پھر لیلیٰ اسے میک اپ جویلری اور پتہ نہیں کیا کیا خرید کر دینے لگی۔

جس پر جب روح نے پیسوں کا نام لیا تو لیلی نے کہا کہ وہ اس کے شوہر سے لے لے گی۔

صارم کب سے ان پر نظر رکھے ہوئے تھا اور کب سے روح کو اکیلے کرنے کے اشارہ کر رہا تھا۔

جسے سمجھتے ہوئے معصومہ نے لیلیٰ کو اپنے ساتھ آنے کو کہا۔

لیلیٰ وہ ڈریس دیکھو مجھ پر سوٹ کرے گا کہ نہیں۔تم بہتر سمجھتی ہو نا اب مجھے کیا پتا مجھ پر کیا سوٹ کرے گا اور کیا نہیں۔

پلیز میری تھوڑی ہیلپ کر دو۔

لیلیٰ جو کب سے روح کو ساتھ لیے چلے جا رہی تھی ایک طرف ہو کر معصومہ کی بات سننے لگی۔

روح تم وہاں جا کے جیولری دیکھو تب تک میں معصومہ کی تھوڑی ہیلپ کر دوں۔

اس نے روح کو سامنے والی دوکان کی طرف جانے کا اشارہ کیا۔اور خود معصومہ کے لئے کپڑوں کی دکان کی طرف آئی۔

مجھے آپ سے کچھ ضروری بات کرنی ہے۔روح اپنے پیچھے صارم کی آواز سن کر فورا پلٹی۔

آپ یہاں کیا کر رہے ہیں کہیں آپ میرا پیچھا تو نہیں کر رہے راستہ چھوڑیں میرا۔وہ جانے لگی تو صارم اس کے راستے میں حائل ہو گیا۔

دیکھیں بھابھی آپ میرے لئے بہت عزت کی حامل ہیں میں آپ کا بہت احترام کرتا ہوں یقین کیجئے میں دل سے آپ کو بھابھی مانتا ہوں۔

میں آپ کے گھر آنا چاہتا تھا لیکن یارم نے مجھے دھمکی دی ہے۔

کہ اگر میں نے آپ کے گھر جانے کی کوشش کی تو وہ میری معصوم بچی کو بھی نہیں چھوڑے گا۔

بھابھی پلیز میری بات پر یقین کریں وہ ایک بہت ہی خطرناک آدمی ہے۔

آپ کو اندازہ نہیں ہے کہ وہ کس طرح سے آپ کی زندگی برباد کر سکتا ہے پلیز خدا کے لئے میرا یقین کریں۔

شاید آپ نے سنا نہیں میں نے کیا کہا میرا راستہ چھوڑیں روح نے اس کی بات کاٹ کر اسے پیچھے کی طرف دھکا دیا۔

اور آگے پیچھے نظریں دوڑا کر لیلیٰ کو دیکھنے لگی۔

ٹھیک ہے آپ کو مجھ پر یقین نہیں ہے نا آپ نہ کریں میرا یقین لیکن پھر بھی آپ کو سچائی بتانا میرا فرض ہے۔

وہ شخص دبئی کا ڈان ہے اس لئے لوگ اسے ڈیول کہہ کر پکارتے ہیں۔

میری بات سنیں بھابھی روح اس کی بات پر کان دھرے بغیر آگے بڑھنے لگی

جب صارم نے نے اس کا ہاتھ تھام لیا۔

میں اسے بچانا چاہتا ہوں میں اسے ایک نورمل زندگی دینا چاہتا ہوں۔ میں چاہتا ہوں میرا بچپن کا دوست ایک عام انسان کی زندگی گزاری۔

وہ ایک بہت ہی خطرناک شخص ہے۔یا شاید درندہ کہنا زیادہ بہتر رہے گا

اگر آپ کو میری بات پر یقین نہیں ہے تو پوچھیں اپنے شوہر سے کیا اس نے اپنے باپ کا قتل نہیں کیا۔

وہ خود آپ کو بتائے گا کہ کس طرح سے اپنے باپ کو مار کر اس نے اپنی ماں کو اس کیس میں پھسایا تھا۔

میں اس سے زیادہ آپ سے کچھ نہیں کہوں گا۔

آپ کو مجھ پر یقین نہیں کرنا نہ کریں۔

لیکن خدا کے لئے اپنے شوہر سے ایک بار پوچھ کر ان لوگوں کو انصاف ضرور دلائیں جو آپ کے شوہر کے ہاتھوں بے دردی سے قتل ہو چکے ہیں

روح چلو یہاں سے نجانے لیلیٰ کب اس کے پیچھے آکر کھڑی ہوئی اور اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ گھسٹنے لگی۔

روح تمہیں اس آدمی کی بات سننے کی کوئی ضرورت نہیں ہے وہ ڈیول کو پھسار ہا ہے اور کچھ نہیں۔

چلو ہم واپس چلتے ہیں۔

وہ راستے میں کچھ نہیں بولی۔ لیکن لیلیٰ اسے یقین دلاتی رہی کہ یارم کو صرف پھنسانے کی کوشش کی جارہی ہے جبکہ معصومہ پریشان بیٹھی ہوئی تھی اسے اندازہ بھی نہیں تھا کہ صارم کچھ ایسا کرنے والا ہے۔

روح جب گھر پہنچی تو دروازہ پہلے سے کھلا تھا جبکہ لیلی کا ابھی واپس جانے کا ارادہ نہ تھا وہ یارم کو ساری سے سچویشن بتا کر واپس جانا چاہتی تھی۔

دروازہ کھلا دیکھ کر روح پریشان ہو گئی۔

لیکن اندر آتے ہی جو تھپڑ اس کے گال پر پڑا تھا۔ اس کے لئے وہ بالکل بھی تیار نہ تھی وہ لڑکھڑا کر دروازے سے جا لگی۔

کس کے ساتھ گئی تھی تم باہر سمجھ میں نہیں آتا کہ اس شہر میں میرے کتنے دشمن ہیں۔

پچھلے ڈیڑھ گھنٹے سے ہر ایک فلیٹ کا دروازہ کھٹکھٹا کر پوچھا میں نے اس بلڈنگ کا کہ میری بیوی کہاں ہے۔

کیوں گئی تھی تم باہر سمجھ میں نہیں آرہا میں کیا پوچھ رہا ہوں۔

روح دروازے کے ساتھ ڈری سہمی کھڑی تھی

وہ جو بے اختیاری میں آج دوسری بار اس پر ہاتھ اٹھا گیا تھا پریشانی سے آگے بھرا۔ وہ غصے میں تھا لیکن اس کا مقصد ایسا کرنے کا ہرگز نہ تھا۔

ہاں شاید اسے ابھی تک پتا نہیں تھا کہ محبت کرنے والے لوگوں کے ساتھ کس طرح سے پیش آیا جاتا ہے

جبکہ روح کے کان میں صرف صارم کے الفاظ گونج رہے تھے۔

آپ کا شوہر دبئی کا ڈان ہے۔

آپ کا شوہر ایک غنڈا ہے۔

معصوم لوگوں کا قاتل ایک درندہ ہے۔

اپنے ہی باپ کا قاتل اپنی ماں کو پھسانے والا۔ الفاظ اس کے ذہن میں گونج رہے تھے۔

جبکہ اگلے ہی لمحے وہ زمین بوس ہو چکی تھی۔

روح اس کے سامنے دروازے سے لگی زمین پر پڑی تھی۔ وہ تیزی سے آگے بڑھا اور اس کا گال تھپتھپانے لگا۔

روح کیا ہوا ہے تمہیں۔۔۔ بولو کیا ہوا ہے تمہیں

روح میری جان کیا ہوا ہے تمہیں کیا ہوا ہے اسے اب وہ لیلیٰ کی طرف دیکھ کر چلایا تھا۔

میں۔۔۔۔۔نے۔۔۔۔کچھ ن۔۔۔نہیں۔۔۔۔کیاڈیول میرا۔۔۔۔۔۔۔یقین کرو میں۔۔۔۔۔نے کچھ نہیں۔۔۔۔

کیالیلیٰ بوکھلا کر اس کی طرف آئی تھی۔

اور جلدی سے روح کو دیکھنے لگی۔

لیلی اگر میری روح کو کچھ بھی ہوا تو میں تمہیں جان سے مار ڈالوں گا۔اور تمہاری سوچ سے زیادہ خطرناک موت ملے گی تمہیں یہ بات یاد رکھنا۔

ڈیول خدا کے لئے میرا یقین کرو میں نے کچھ نہیں کیا روح بالکل ٹھیک تھی میرے ساتھ۔

ہم نے تو راستے میں کچھ کھایا بھی نہیں۔اسنے معصومہ کی طرف دیکھا جو دروازے کے ساتھ کھڑی انہیں دیکھ رہی تھی اس نے جلدی سے ہاں میں گردن ہلائی۔

روح پلیز آنکھیں کھولو کیا ہوا ہے تمہیں۔

سر ہم نے روح کو کچھ نہیں کیا۔روح بالکل ٹھیک تھی ہمارے ساتھ پر پتہ نہیں یہ اچانک اسے کیا ہو گیا ہے ۔معصومہ پریشانی سے بولی تھی

معصومہ ڈاکٹر کو فون کرو۔لیلی نے ڈیول کو روح کے لئے اتنا ٹچی دیکھا تو وہ معصومہ کو کہنے لگی۔

کھڑی کھڑی میری شکل کیا دیکھ رہی ہو جلدی فون کرو ڈاکٹر کو۔

وہ چلائی تھی۔

میرے پاس ڈاکٹر کا نمبر کہاں سے آیا۔معصومہ پریشانی سے بولی

او گاڑ یہ پکڑو میرا فون اور جلدی سے کال کرو ڈاکٹر کو۔اسے فون پکڑاتے ایک بار پھر سے روح کی طرف متوجہ ہو گئی تھی

ڈیول اسے اٹھاؤ یہاں سے روم میں لے کر چلو میں پانی لاتی ہوں

پتا نہیں میری روح کو کیا ہو گیا۔ یارم بھکے بھکے انداز میں بولا تھا۔

ڈیول اسے کچھ نہیں ہوا ہے وہ بالکل ٹھیک ہے اسے اٹھاؤ یہاں سے تم روم میں لے کے جاؤ ڈاکٹر آرہا ہے۔

اس نے جلدی سے معصومہ کے ہاتھ سے اپنا فون چھینا اور خود نمبر ملانے لگی۔

ایسے روم میں لے کے جاؤ کچھ نہیں ہو گا اسے ٹرسٹ می۔

لیلیٰ فون پر ڈاکٹر سے بات کرتے ہوئے کچن کی طرف بھاگی تھی۔ جبکہ یارم روح کو اٹھائے بیڈ روم میں لے آیا۔

جبکہ معصومہ وہی کھڑی سوچ رہی تھی۔ کہ جو کچھ بھی ہوا ہے اس میں روح کی تو کوئی غلطی نہیں صارم کیسے ایک معصوم انسان کے ساتھ ایسے کر سکتا ہے

مجھے بس اتنا بتاؤ کہ تم نے روح کو کیا کہا ہے۔ وہ یہاں بے ہوش پڑی ہے اور ڈیول بوکھلایا ہوا ہے۔

اگر انہیں پتہ چلا کہ یہ سب کچھ تم نے کیا ہے تو وہ تمہیں جان سے مار ڈالیں گے اور انہیں پتہ چلنے والا ہے یہ بات یاد رکھنا۔

میں تو انہیں کچھ نہیں بتاؤں گی مگر لیلیٰ وہ انہیں سب کچھ بتا دے گی۔

پھر تم اپنے انجام کے لیے تیار رہنا۔

مجھے سمجھ نہیں آرہا کہ تم نے روح کو کیا بتایا ہے۔

دیکھو صارم جو کچھ بھی ہوا اس کے بعد اگر روح کو کچھ بھی ہو گیا تو تم نہیں بچو گے۔

تم تو کہتے ہو کہ ڈیول سر تمہارے بچپن کے دوست رہے ہیں پھر تم ان کو مجھ سے بہتر ہی جانتے ہو گے۔

معصومہ غصے سے بولی تھی۔

کیا ہوا ہے اسے میں نے تو اسے ایسا کچھ نہیں بتایا تھا کہیں ڈیول نے اسے بھی۔

ایسا نہیں ہو سکتا ڈیول سر اس سے محبت کرتے ہیں۔ وہ اسے تکلیف دینے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتے۔

لیکن تمہارے ساتھ وہ کیا کریں گے اس کی گرنٹی میں نہیں دیتی۔

اس کی بات کاٹتے ہوئے وہ جلدی سے بولی اور بات ختم کر کے فون کاٹ چکی تھی۔

وہ جیسے ہی پلٹی سامنے خضر کھڑا تھا۔

کس سے بات کر رہی تھی تم۔۔؟ خضر نے پوچھا۔

وہ۔۔۔۔ میں۔۔۔۔ میں۔۔۔ دراصل۔۔۔۔ میں اپنی امی سے بات کر رہی تھی۔ وہ بامشکل مسکرائی تھی

امی سے اس طرح سے بات کی جاتی ہے۔ خضر دونوں ہاتھ سینے پر باندھے اس کے سامنے کھڑا تھا۔

ہاں وہ میں۔۔۔ شارف۔ آپ دونوں یہاں کب آئے۔ اس نے بات بدلنا چاہی اور ساتھ پیچھے کھڑے شارف کو آواز دی۔

جو باہر گاڑی روک کر اندر کی طرف بڑھ رہا تھا۔

تم یہاں باہر کیوں کھڑی ہو چلو اندر لیلیٰ نے ہمیں کال کی تھی کہ روح بے ہوش ہے۔ کیا ہوا ہے اسے۔ وہ اس سے پوچھنے لگا

میں اپنی امی سے بات کر رہی تھی پاکستان میں۔ اس نے خضر کو دیکھتے ہوئے کہا۔

پتا نہیں اسے کیا ہوا ہے چلو چل کے دیکھتے ہیں۔ اس نے شارف کو چلنے کا اشارہ کیا تو وہ آگے چل دیا۔

تمہیں امی سے بات کرنے کی بالکل تمیز نہیں ہے معصومہ۔ ماں سے اس طرح بد تمیزی سے بات نہیں کی جاتی۔ وہ اسے جتاتے ہوئے بولا اور مسکرا کر آگے چل دیا۔

جبکہ اس کی بات سن کر معصومہ اندازہ لگا چکی تھی کہ وہ اس کی اور صارم مکمل بات سن چکا ہے

ڈاکٹر آیا اور روح کو چیک کیا۔

انہوں نے کسی بات کی ٹینشن لی ہے۔ کوئی بات ہے جو ان کے سر پر سوار ہو چکی ہے

ایسا کہنا بہتر ہو گا کہ ان کا ذہن اس بات کو قبول نہیں کر پا رہا

اور ٹینشن لینے کی وجہ سے یہ بے ہوش ہوئی ہیں۔ آپ کوشش کریں کہ انہیں ہر قسم کی سٹریس سے دور رکھا جائے

۔

یہ جتنی ٹینشن لیں گی اتنی ہی بیمار ہوں گی۔

اور جسمانی طور پر یہ بہت کمزور ہیں آپ ان کی خوراک کا خاص خیال رکھیں۔

میں آپ کو دوائی لکھ کے دے جا رہا ہوں پر ایک بار ان کا ہسپتال میں بھی چیک اپ کروا لیجئے گا۔

ڈاکٹر اسے تفصیل بتا کر اپنا بیگ اٹھانے لگا۔

یہ ان کا کرائم ڈاکٹر تھا جو اکثر ان کے کیس حل کرتا تھا۔

کس بات کی ٹینشن ہو سکتی ہے روح کو۔۔ شارف ڈاکٹر کو نیچے چھوڑنے گیا تھا جب خضر نے اس سے پوچھا۔

مجھے نہیں پتا۔

میں تو اسے سرپرائز دینے کیلئے جلدی گھر واپس آیا تھا یہاں دیکھا تو کوئی تھا ہی نہیں۔

وہ لیلیٰ اور معصومہ کے ساتھ باہر گئی تھی واپس آئی تو مجھے الجھی ہوئی لگ رہی تھی لیکن میں نے اپنا غصہ اس پر نکال

دیا۔

لیکن خضر یہ تھپڑ کی وجہ سے نہیں ہوا۔

لیلیٰ اور معصومہ کہاں ہیں۔۔؟ اس نے پوچھا۔

باہر بیٹھی ہیں۔ خضر نے باہر کی طرف اشارہ کیا۔

جبکہ وہ فوراً ہی باہر نکل آیا تھا

میں دوسری دوکان میں تھی معصومہ کے ساتھ

انسپکٹر صارم تھا وہاں میں نہیں جانتی انسپکٹر صارم نے اس سے کیا کہا۔

لیکن روح کو دیکھ کر مجھے یہ اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ اس سے تمہارے خلاف کچھ بکواس کر رہا تھا۔

میں ایک لمحہ ضائع کیے بغیر اسے اپنے ساتھ لے آئی

یہاں تک کہ گاڑی میں بھی اسے سمجھاتی رہی کہ انسپکٹر صارم صرف تمہیں پھنسانے کی کوشش کر رہا ہے۔

تم اسے اپنے ساتھ لے کر ہی کیوں گئی تھی وہ غصے سے دھاڑا تھا۔

اسے بتانے کے لئے کہ میں اس سے زیادہ خوبصورت ہوں۔اس پر یہ ظاہر کرنے کے لیے کہ وہ اتنی خوبصورت نہیں ہے کہ تمہارے ساتھ جچے۔میں اسے یہ بتانا چاہتی تھی کہ ایک خوبصورت مرد کے ساتھ ایک خوبصورت عورت اچھی لگتی ہے۔اور خوبصورتی کا معصومیت سے کوئی لینا دینا نہیں ہوتا۔میں اسے بتانا چاہتی تھی کہ وہ تمہارے لائق نہیں ہے۔

Urdu Novel Book

میں اسے بتانا چاہتی تھی کہ

چٹاخ۔۔۔

تمہاری ہمت کیسے ہوئی۔اب تم مجھے بتاؤ گی کہ مجھے کس کے ساتھ رہنا چاہیے اور کس کے ساتھ نہیں۔

لیلیٰ دور زمین پر گری تھی۔یارم تیزی سے اس کی طرف بڑھا لیکن خضر نے اسے تھام لیا۔

اگر مجھے تمہارا احساس نہ ہوتا نا خضر تو میں اسے جان سے مار دیتا وہ اس کی طرف دیکھ کر دھاڑا تھا

ڈیول میری بات سنو۔یہ سہی وقت نہیں ہے ہم بعد میں دیکھیں گے ان کو۔وہ اسے سمجھانے لگا

فی الحال تم روح کے بارے میں سوچو۔ڈاکٹر نے کہا تھا کہ کچھ ہی دیر میں اسے ہوش آجائے گا اور اگر ہوش میں آنے کے بعد اس نے تمہیں اس طرح سے دیکھا تو اس کا شک یقین میں بدل جائے گا۔

اور ہم تو یہ بھی نہیں جانتے کہ صارم نے اسے کیا کچھ بتایا ہے۔

ابھی صبر سے کام لو اور تم دونوں نکلو یہاں سے۔وہ معصومہ اور لیلی کی طرف دیکھ کر بولا تھا۔

جاؤ یہاں سے۔وہ پھر سے بولا تو لیلیٰ فوراوہاں سے نکلنے لگی اسے جاتا دیکھ کر معصومہ بھی اس کے پیچھے آئی۔

ایک بات یاد رکھنا اگر روح کو کچھ بھی ہوا۔تو میں تمہیں زندہ زمین میں گاڑ دونگا لیلیٰ۔وہ اسے جاتا دیکھ کر بولا تھا

اسے کچھ نہیں ہو گا ڈیول۔کیونکہ آج میں یہ بات سمجھ چکی ہوں کہ میں چاہے مر کر بھی واپس آؤں تب بھی تمہیں حاصل نہیں کر پاؤں گی۔

اتنے سالوں میں صرف میں نے تم سے محبت کی میں نے کبھی تمہیں کسی سے محبت کرتے نہیں دیکھا۔آج میں نے تمہاری محبت دیکھی ہے۔وہ لڑکی تمہیں خود سے عشق کرنے پر مجبور کر گئی۔تو پھر مجھے بھی تو یہ بات ماننی پڑے گی کہ اس لڑکی میں کچھ تو ایسا تھا جو مجھ میں نہیں۔تم اس سے بہت محبت کرتے ہو۔۔شاید اس محبت سے زیادہ جو محبت تم سے کرتی ہوں

اور یقین کرو اگر تمہاری محبت کے لیے مجھے مرنا بھی پڑا تو میں مر جاؤں گی۔

تمہاری روح۔وہ مسکرائی مگر آنسو اس کی مسکراہٹ کا ساتھ نہیں دے رہے تھے

تمہاری محبت کو کچھ نہیں ہو گا

لیلی اپنے آنسو صاف کرتی وہاں سے باہر نکل گئی۔

روح کو ہوش آیا تو یارم اس کے قریب بیٹھا تھا روح کو وہ بکھرا بکھرا محسوس ہوا۔

یارم وہ انسپیکٹر کہہ رہا تھا۔روح اٹھ کر بیٹھنے لگی جب یارم نے اسے اپنے سینے میں بھیج لیا۔

بکواس کرتا ہے وہ سب جھوٹ ہے۔تمہیں مجھ پر یقین ہے نہ۔روح تم میری بات سنو یقین کرو سب مجھے پھسانا چاہتے ہیں۔

میں نہیں جانتا میں نے ان کا کیا بگاڑا ہے۔

بس وہ لوگ میرے پیچھے پڑے ہیں۔

مجھے نہیں پتہ کہ وہ مجھ سے کیا چاہتے ہیں لیکن تم میرا یقین کرو۔

مجھے لیلی نے بتایا کہ انسپیکٹر صارم تم سے ملا ہے۔

وہ میرے خلاف جھوٹے ثبوت بنا کر مجھے پھسانا چاہتا ہے۔وہ بہت چالاک آدمی ہے وہ تمہیں مجھ سے دور کر دے گا

۔وہ تمہارا سہارا لے کر میرے خلاف سازشیں کر رہا ہے۔

لیکن تمہیں مجھ پر یقین کرنا ہو گا۔

یقین ہے نہ مجھ پر تمہیں وہ جھوٹ بول رہا ہے۔ تمہیں یقین ہے نہ اپنے یارم پر وہ اس کا چہرہ تھامیں اس سے پوچھ رہا تھا

یارم وہ کہہ رہا تھا کہ آپ نے اپنے بابا کو۔

بکواس کر رہا تھا وہ جھوٹ بول رہا تھا جھوٹ ہے سب یارم نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔

تم بس میرا یقین کرو۔سب جھوٹ بولتے ہیں ہر کوئی تمہیں مجھ سے دور کرنا چاہتا ہے۔

وہ ایک بار پھر سے اپنے سینے میں بھیجنچ گیا تھا۔

تم مجھ پر یقین کرو گی نہ روح۔ تمہارا یارم ایسا نہیں ہے۔ تمہارے یارم نے کبھی کوئی غلط کام نہیں کیا۔ تمہیں مجھ پر یقین ہے نہ روح وہ ایسے ہی بیٹھا اسے اپنے سینے سے لگائے پوچھ رہا تھا۔

وہ انسپیکٹر آپ سے جلتا ہے۔ آپ کی کامیابیوں سے جلتا ہے۔جلنے والے لوگ ایسا ہی کرتے ہیں جو خود کچھ نہیں کر سکتے وہ دوسروں پر ایسے الزام لگاتے ہیں مجھے پتا ہے آپ نے کچھ نہیں کیا۔

بلا اپنے باپ کو کوئی مار سکتا ہے۔وہ اس کی سینے میں منہ چھپائے بولے رہی تھی۔

جبکہ روح کی اس بات نے یارم کو بہت کچھ سوچنے پر مجبور کر دیا تھا۔

پتہ ہے وہ اور کیا کیا بکواس کر رہا تھا وہ کہتا ہے کہ آپ نے اپنی ماں کو پھسایا اپنے بابا کو قتل کر کے۔ کوئی اپنے ماں باپ کے ساتھ ایسا کر سکتا ہے کیا۔ جھوٹا کہیں کا۔

روح بولے جارہی تھی۔ اور وہ اسے اپنے سینے سے لگائے سنے جارہا تھا۔

میرے یارم ایسا کبھی نہیں کر سکتے۔ مجھے آپ پر پورا یقین ہے۔ آپ اتنے اچھے ہیں۔ آپ بلا کسی کی جان لے سکتے ہیں کیا۔

وہ گھٹیا آدمی آپ کو درندہ کہ کے بلا رہا تھا۔ مطلب سمجھتا ہے درندے کا۔ مجھے زندگی میں کسی سے نفرت محسوس نہیں ہوئی مگر یہ آدمی بہت بُرا ہے

تھوڑی دیر اس کے سینے میں ایسے ہی سر دیے اچانک اسے شونو کا خیال آتا ہے۔

یارم شونو کہاں ہے۔ وہ اس کے سینے سے منہ نکال کر بولی۔

باہر خضر اور شارف کے پاس ہے۔ یارم نے بتایا۔

کیا خضر بھائی اور شارف بھائی آئے ہیں آپ نے پہلے کیوں نہیں بتایا۔ ہائے آج تو میں نے کچھ بنایا بھی نہیں ان کے کھانے کے لئے

اب میرے بھائی کیا میرے گھر سے بھوکے جائیں گے۔ وہ تیزی سے اٹھنے لگی یارم نے اس کا ارادہ جان کر اسے کھینچ کر بیڈ پر بٹھایا۔

میں باہر سے کچھ آرڈر کر دوں گا تم ریسٹ کرو۔

اسے زبردستی بیڈ پر لٹا کر لیٹا کر باہر نکل آیا

وہ باہر نکلا شارف اور خضر دروازے کے باہر بے تابی سے ٹہل رہے تھے۔

اسے دیکھتے ہی لپک کر اس کے پاس آئے

Urdu Novel Book

کیاروح بھابھی کو سب کچھ پتہ چل گیا کیاان کو تمہارے کام کے بارے میں پتہ چل گیا کیاوہ جانتی ہیں کہ ہم کیا کرتے ہیں کیا صارم نے سب کچھ بتادیا۔

کبھی خضر تو کبھی شارف سوال پر سوال کئے جارہے تھے۔

سکون کا سانس لو اسے کچھ بھی پتا نہیں ہے ہاں صارم نے اسے سب کچھ بتادیا تھا ہمارے بارے میں۔ لیکن یہ الگ بات ہے کہ اس نے صارم سے زیادہ مجھ پر بھروسہ کیا ہے۔

میں نے اسے بتادیا ہے کہ یہ سب جھوٹ اور الزام کے علاوہ کچھ نہیں صارم مجھے پھسانا چاہتا ہے۔

اور اسے میری ہر بات پر یقین ہے۔

صارم کو تو میں نہیں چھوڑوں گا اس بار اس نے میری زندگی پر حملہ کیا ہے۔

میں نے کہا تھا میں نے اسے وارن کیا تھا کہ میرے گھر کی طرف آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھے گا۔

یارم کو صارم پر بہت غصہ آرہا تھا۔۔

اسے ہم سنبھال لیں گے فی الحال تم بھابھی کو سمبھالو۔ انہیں تمہاری ضرورت ہے۔

خضر نے اس کے کندھے پے ہاتھ رکھ کر کہا۔

میرے خیال میں تمہیں سب کچھ اسے بتادینا چاہئے ڈیول آج نہیں تو کل سب کچھ جان جائے گی اس سے پہلے کہ اسے کسی اور سے پتہ چلے اور تم اس کے سامنے جھوٹے ثابت ہو جائے تمہیں چاہیے کہ خود ہی اسے سب کچھ بتادو۔

اور اس کے بعد اسے ہمیشہ کے لئے کھو دوں ہیں نا یارم نے شارف کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔

یہ میرا معاملہ ہے اور میں سنبھال لوں گا تمہیں اس میں پڑنے کی ضرورت نہیں۔

کچھ آرڈر کرو کھانا کھا کے جانا اس طرح سے بھوکے جاؤ گے تو اسے اچھا نہیں لگے گا۔

یارم نے حکم دیا تھا۔

شکر ہے ہمیں بھی اس گھر سے کچھ نصیب ہوا ورنہ بھابھی سے پہلے تو تم ہمیں بھوکا ہی بھیجتے تھے۔شارف نے اوپر کی طرف ہاتھ اٹھا کر شکر ادا کیا۔

اور بھی کچھ کھانا ہے۔۔۔یارم نے اپنے ہاتھ کا موکا بنا کر سامنے کیا۔

نہیں نہیں ہم صرف کھانا ہی کھا کے جائیں گے سویٹ ڈش کی ضرورت نہیں ہے۔شارف نے اس کا ہاتھ اپنے آپ سے دور کرتے ہوئے کہا۔

صبح روح کی آنکھ کھلی تو یارم اس کے ساتھ نہیں تھا۔

ایک نظر پورے کمرے پر ڈال کر اٹھ کر باہر آئی۔اس کا ارادہ شونو کے پاس جانے کا تھا۔

یہ کیا یارم صبح صبح ہی چلے گئے۔

ناشتہ بھی نہیں کیا۔

ابھی اس نے دروازہ کھول کر باہر قدم رکھا ہی تھا کچن سے آواز آنے لگی۔

شونو تو کچن میں نہیں جاتا تھا یقیناً یارم ہی ہو گا۔

وہ اس طرف آئی تو یارم کھڑا ناشتہ بنانے میں مصروف تھا۔

یارم میں اٹھ تو گئی تھی آپ ہٹئے پیچھے میں بناتی ہوں۔وہ اس کے ہاتھ سے چائے کپ لیتے ہوئے بولی۔

تم آرام کرو تمہیں آرام کی ضرورت ہے ڈاکٹر نے کہا ہے کہ تم بہت کمزور ہو۔اور میں بھی بالکل ڈاکٹر کی طرح ہی سوچتا ہوں۔بہت کمزور ہوتی جا رہی ہو کچھ کھایا پیا کرو۔تمہارے علاوہ کوئی نہیں ہے میرے پاس جو مجھے میرے یارم کہہ کر بلائے گا۔اور میرے ڈمپل سے پیار کرے گا۔یارم نے اس کا گال چومتے ہوئے کہا اور اس کے ہاتھ سے کپ لے لیا

آپ کو کام پے جانے کے لئے دیر ہو رہی ہے۔لائے دیجیے میں بناتی ہوں۔روح نے ایک بار پھر ناکام سی کوشش کی

آرام سے بیٹھ جاؤ میں کہیں نہیں جا رہا۔جب تک تم بالکل ٹھیک نہیں ہو جاتی میں کام پر نہیں جاؤں گا۔

یارم نے چائے کپ میں انڈیلتے ہوئے کہا۔اتنے میں اس کا فون بجنے لگا۔اس نے روح کو فریش ہونے کے لیے بھیجا اور فون کی طرف متوجہ ہوا دیکھا تو خضر اسے کال کر رہا تھا۔

وہ ایک ہاتھ سے ناشتے کی ٹرے اٹھا کر باہر آیا دوسرے ہاتھ میں فون پر خضر سے بات کرنے میں مصروف ہو چکا تھا

۔

وہ بھی چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی روم میں آئی۔

تم کب تک آؤ گے ڈیول ہمیں وکرم دادا کو ریسیو کرنے کے لئے بھی جانا ہے۔خضر نے کہا

تم اور شارف چلے جاؤ اور ہاں معصومہ کو بھی ساتھ لے جانا۔میں آج نہیں آسکتا۔جب تک روح ٹھیک نہیں ہو جاتی تب تک میں نہیں آؤں گا۔

ڈیول یہ تم کیا کہہ رہے ہو تمہیں پتا ہے وکرم دادا تمہارے بھروسے پر یہاں آئے ہیں اور تم ایئرپورٹ رسیو کرنے بھی نہیں جاؤ گے کتنا برا لگے گا انہیں

۔خضر نے پریشانی سے کہا۔

میری بات سنو خضر روح سے زیادہ مجھے کوئی اپوئنٹمنٹ نہیں ہے۔اور روح کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے میں نہیں آسکتا تم سنبھال لو سب وہ اتنا کہہ کر فون بند کر چکا تھا۔

جبکہ روح منہ ہاتھوں دھو کر واپس آئی تھی۔

بیٹھو اور کھاؤ۔یارم نے اس کے لیے کرسی گھسیٹ کر اسے بٹھایا۔اور اسے اپنے ہاتھ سے ناشتہ کروانے لگا

Urdu Novel Book

یارم آپ کے والدین کہاں ہیں۔ناشتے کے دوران اچانک سوال پر یارم کے ہاتھ رکھے تھے۔

پھر اس کے چہرے پر کھوجتی نظروں سے کچھ دیکھنے لگا لیکن وہاں سوائے بھروسے کے اور کچھ نہ تھا۔

پھر سنبھل کر بولا

میرے بابا کی ڈیتھ ہو چکی ہے۔اور ماں پاکستان میں رہتی ہیں میں نے بہت کوشش کی انہیں یہاں لے آؤں لیکن وہ یہاں نہیں آنا چاہتی انہیں اپنا وطن بہت عزیز ہے۔

یارم کے لہجے میں اپنی ماں کے لیے پیار ہی پیار تھا۔

یارم میری ان سے بات کروائیں نا۔پتا نہیں روح کو کیا سوجھی کے فرمائش کر بیٹھی۔

وہ مجھ سے بات نہیں کرتی وہ میرے یہاں رہنے پر مجھ سے ناراض تھی اور میرے یہاں رہنے کی وجہ سے وہ مجھ سے روٹھی ہوئی ہیں۔ مجھ سے بالکل بات نہیں کرتی...وہ یارم مسکرایا تھا۔

آپ مجھے ان سے ملوائیے نہ میں منالوں گی۔روح نے یقین سے کہا۔

منہ کھولو اور کھانا کھاؤ بہت باتیں کرنے لگی ہو۔ کھاتے ہوئے باتیں سوتے ہوئے باتیں ڈرائیونگ میں باتیں تمہاری باتیں کبھی ختم نہیں ہوتی کیا۔

وہ اسے زبردستی کھانا کھلاتے ادھر ادھر کی باتوں میں لگانے میں کامیاب ہو چکا تھا۔

آج اپنی ماں کے بارے میں بات کرتے وہ کتنا بے سکون تھا یہ وہی جانتا تھا۔چاہ کر بھی روح کو نہیں بتا پایا کہ اس کے اس کام کی وجہ سے اس کی ماں اس کے پاس نہیں رہتی

ڈیول کہاں ہے تم لوگ مجھے ٹھیک سے بتا کیوں نہیں رہے ایک تو وہ مجھے لینے ایئر پورٹ نہیں آیا جب کہ وہ جانتا ہے کہ میں اس کے بھروسے یہاں آیا ہوں۔

وہ تو اتنا غیر ذمہ دار کبھی نہ تھا۔

وکرم دادا ابھی آکر ڈیول کے آفس میں اس کی سیٹ پر بیٹھا تھا یہ ہمت صرف دادا میں تھی۔

دادا آپ آرام کرے۔ڈیول سے آپ کی ان شاءاللہ شام میں ملاقات ہو گی وہ کوئی ضروری کام نمٹانے گیا ہے۔

مجھ سے بھی ضروری اس کے لیے کوئی کام ہے حیرت ہے ویسے۔ اسے۔ میرا پیغام دے دو کہ مہمانوں سے ضروری اور کچھ نہیں ہوتا دادا مسکرائے تھے۔

جی دادا جو حکم۔شارف اتنا کہہ کر چلا گیا۔

تم لوگوں کی ٹیم میں تو ایک لڑکی بھی تھی نہ جب پچھلے سال میں آیا تھا وہ تم لوگوں کے ساتھ تھی۔وہ بھی آج یہاں نہیں ہے۔

پسند کرتی ہے نا ڈیول کو۔ دادا نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

جی دراصل وہ اس کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی اس لیے آج چھٹی پر ہے۔

خضر نے بات سنبھالتے ہوئے کہا۔

اور وہ تیمور کو جو میرے آدمی کے خلاف ثبوت ملے ہیں اس کا کیا۔ دادا نے پوچھا۔

آپ فکر نہ کریں ہم اس کا حل نکال چکے ہیں۔

خضر مسکرایا تھا۔

ڈیول کے کہنے پر وہ سارے ثبوت انسپکٹر صارم تک پہنچا چکا تھا اور اس کے بیٹے کے دوست کو سزا بھی ہو چکی تھی۔

لیکن اس کے باوجود بھی ڈیول نے کچھ ایسا ڈھونڈ لیا تھا کہ دادا کا آدمی آسانی سے نکل آئے۔

ڈیول نے راشد کے بھائی وسیم کو کیوں مارا یہ تو میں جانتا ہوں کوئی بہت بڑی وجہ ہو گی۔ لیکن پھر بھی اتنی بے دردی سے مارا۔ مجھے ڈیول سے بات کرنی ہے اسے بلاؤ یہاں،۔

جو بھی ضروری کام ہے بعد میں کر لے گا فلحال سے کہو سب سے ضروری کام اس کا یہاں ہونا ہے اپنے دادا کے پاس

۔

خضر ہاں میں گردن ہلا کر چلا گیا۔

ہزار کہنے کے باوجود یارم نے باہر سے ہی کھانا آرڈر کیا تھا۔

یارم کیا ہو گیا ہے اب میں اتنی بیمار نہیں ہوں آپ نے تو مجھے صدیوں کو بیمار کر دیا ہے۔

روح روٹھے ہوئے لہجے میں بولی۔

آج اس نے بالکل شونو کے بارے میں بات نہیں کی تھی کیونکہ وہ سمجھ چکی تھی کہ یارم اپنے ہوتے ہوئے شونو کا ذکر برداشت نہیں کرتا۔

جب تک تم بالکل ٹھیک نہیں ہو جاتی خبردار جو کسی کام کو ہاتھ لگایا حالت دیکھو اپنی اتنی کمزور ہو تم۔

ہاں پتا ہے ہوا آ کر مجھے اپنے ساتھ اڑا لے جائے گی اس نے یارم کی کئی بار کہی ہوئی بات دہرائی۔

اسی لئے تو کہتا ہوں جب باہر نکلو میرا ہاتھ پکڑ کر کے جایا کرو مجھے ساتھ لے جایا کرو۔

ہوا کا کوئی بھروسہ نہیں ہے وہ مسکرایا تھا۔

یارم مجھے فاطمہ بی بی سے بات کروائیں اب تک تو انہوں نے امی کا نمبر لے لیا ہو گا۔

وہ جو کہیں دنوں سے بات کرنا چاہتی تھی آج اس کا اچھا موڈ دیکھ کر ہی ڈالی۔

بے بی اس وقت میری اور تمہاری بات ہو رہی ہے نہ فلحال چھوڑ دو سب کو میرے بارے میں بات کرو۔

وہ اسے مزید اپنے قریب کھینچتے ہوئے بولا۔

آپ کے بارے میں نہ۔۔۔۔ تو ٹھیک ہے مجھے اپنی امی سے بات کروائیں۔ وہ ضدی انداز میں بولی۔

یارم نے اپنی جیب سے فون نکالا کوئی نمبر ڈھونڈا اور ڈائل کر کے اس کے ہاتھ میں پکڑا کر خود اٹھ گیا۔

بات کرو تمہاری فاطمہ بی بی کا نمبر ہے تمہارے فون کرنے کے بعد جانے کتنی بار انہوں نے اس نمبر پر فون کیا بزی ہونے کی وجہ سے میں اٹھا نہیں سکا آج تم بات کر لو۔

دس منٹ میں بات ختم ہو جانی چاہیے۔ آج کا دن صرف میرا ہے۔

جلدی کرو۔ کہہ کر باہر چلا گیا۔

جبکہ روح اب فاطمہ بی بی سے بات کر رہی تھی۔

روح میری جان میرے بچے کیسی ہے تو۔ کتنی بار تجھے فون کیا مگر کسی نے اٹھایا ہی نہیں۔ فاطمہ بی بی نے اس کا حال و خیریت پوچھنے کے بعد کہا

فاطمہ بی بی ہے یہ میرے شوہر کا نمبر ہے وہ بزی تھے نہ اس لیے آپ کا فون نہیں اٹھا پائے۔۔

آج بھی میری طبیعت خراب تھی اس لئے وہ گھر پر رک گئے۔ تب آپ سے بات ہو پا رہی ہے۔

خیال رکھتا ہے وہ تیرا۔۔۔؟ کیسا ہے۔۔۔ غصہ تو نہیں کرتا ہاتھ تو نہیں اٹھاتا تجھ پہ۔۔۔ ان کے لہجے میں ماں والی فکر تھی۔

روح بے اختیار مسکرائی۔

کاش یہ عورت سچ میں میری ماں ہوتی۔

میں بالکل ٹھیک ہوں اور وہ میرا بہت خیال رکھتے ہیں بہت پیار کرتے ہیں مجھ سے۔

پتا ہے ذرا سی بیمار ہو جاؤ تو کسی کام کو ہاتھ نہیں لگانے دیتے۔۔ سر پہ سوار ہو کے زبردستی کھانا کھلاتے ہیں روح شرماتے ہوئے بتا رہی تھی۔

ماشاءاللہ ماشاءاللہ۔ اللہ تم دونوں میں ایسے ہی پیار قائم رکھے۔

مجھے تجھ سے یہی امید تھی مجھے یقین تھا تیری معصوم شکل تیرے شوہر کو کسی دوسرے کے پاس نہیں جانے دے گی۔

اسی لیے تو اللہ نے تجھے ان جاھل لوگوں سے نکالا۔

اللہ تیرے شوہر کے دل میں تیری محبت کی اور برکت ڈالے۔

یہاں کا تو حال بہت برا ہے بیٹی تیری بہنیں پیسوں میں کھیل رہی ہیں نجانے اتنا پیسہ ان کے پاس کہاں سے آیا۔

تیری ماں تو روز روتی ہے کہتی ہے کوئی بہت بڑی غلطی کر دی اس نے۔ تیری بہنیں تو رات گھر واپس ہی نہیں آتی۔

فون نمبر لے لیا تھا میں نے

کاپی پینسل اٹھا تو تجھے لکھوا دیتی ہوں۔

ان کے کہنے پر اس نے فوراً ہی یارم کی کوئی پاس پڑی کام والی فائل نکالی اور اس کے پاس پڑی پینسل سے لکھنے لگی۔

فون بند کرنے کے بعد یارم ایک بار پھر سے دودھ کا گلاس اور میڈیسن لیے اس کے سر پر کھڑا تھا۔

یارم میں ٹھیک ہو چکی ہوں۔ اس نے جلدی سے کہا۔

جانتا ہوں لیکن یہ کورس تمہیں پورا کرنا ہو گا تا کہ تم پھر سے بیمار نہ ہو۔

زبردستی خود ہی اپنے ہاتھ سے اس کے منہ میں دوا رکھتا دودھ پلانے لگا۔

ویسے یہ دودھ کتنے مزے کا ہوتا ہے نہ۔۔ روح کو واقعی دودھ بہت پسند تھا۔

اچھا ایسی بات ہے تو یہ پورا گلاس ختم کرو۔ اور روز رات سونے سے پہلے پیا کرو

یارم نے باقی بچا ہوا دودھ بھی اسے پلایا۔

اب تم آرام کرو۔

اس کا ماتھا چوم کر اٹھنے لگا۔

رکیں یارم مجھے امی سے بات کرنی ہے یہ میں نے نمبر لے لیا۔

تم نے اس فائل پر نمبر لکھ دیا یارم نے فائل دیکھتے ہوئے کہا اس کے چہرے سے پریشانی صاف ظاہر تھی۔

کیا ہوا یارم میں نے کوئی غلطی کر دی۔

سوری مجھے نہیں پتا تھا یہ کوئی ضروری پیپر ہیں مجھے لگا اتنے دنوں سے یہاں پڑے ہیں بہت بڑی غلطی ہو گئی مجھ سے اس سے پہلے کے روح اپنے رونے کا شغل جاری کرتی یارم مسکرا دیا۔

تم سے زیادہ امپورٹ نہیں تھا۔ اور یہ کام ہر دومنٹ کے بعد شروع مت کر دیا کرو۔ اس نے اس کا چہرہ صاف کرتے ہوئے کہا۔

امی سے بعد میں بات کر لینا پہلے میں ذرا آفس فون کر لوں۔ اس نے کمبل ٹھیک کیا اور فون اٹھا کر باہر آ گیا۔

ڈیول پلیز یہاں آ جاؤ دادا نے کہا ہے کہ وہ تمہارے بھروسے پر یہاں آئے ہیں انہیں بہت برا لگا ہے تمہارا یہاں نہ ہونا۔ خضر نے پریشانی سے بتایا۔

خضر تمہیں ایک سمجھ نہیں آئی میں بتا چکا روح کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے آج میں نہیں آ سکتا۔

اتنا سا کام تم سنبھال نہیں سکتے۔ دادا کی خدمت میں کوئی کمی نہ رہے ڈیول نے آوڈر دیا۔۔

میری بات سنو ڈیول سمجھنے کی کوشش کرو تمہارا یہاں ہونا ضروری ہے۔ روح اب ٹھیک ہے۔۔ خضر نے سمجھانے کی کوشش کی۔

روح ٹھیک نہیں ہے اگر وہ ٹھیک ہو گئی تو میں خود ہی آ جاؤں گا اور اب بار بار مجھے ڈسٹرب مت کرنا۔

ڈیول فون بند کر چکا تھا۔

خضر نے فون دیکھ کر ایک سرد آہ بھری اور لیلی نمبر ملانے لگا۔

اب کیسی طبیعت ہے تمہاری۔۔ خضر نے پوچھا۔

محبت میں ہارے ہوئے لوگ کیسے ہوتے ہیں خضر۔ لیلیٰ نے سوال کیا۔

شاید میرے جیسے۔ خضر نے کہا۔

خضر میں تمہارے بارے میں ایسا نہیں سوچتی۔ لیلیٰ نے سمجھانے کی کوشش کی۔

میں جانتا ہوں لیلیٰ تم میرے بارے میں ایسا نہیں سوچتی اور میں نے کب تم سے کہا کہ تم مجھ سے محبت کرو۔ میری محبت میں امیدِ محبت نہیں ہے۔

ہاں یہ بات الگ ہے کہ تم نے ڈیول کے علاوہ کسی اور کے بارے میں سوچا ہی نہیں۔

اگر تم اس کے علاوہ نظر گھما کے کہیں اور دیکھتی تو شاید تمہیں میری محبت نظر آتی۔ اپنا خیال رکھنا۔

خضر فون بند کرنے لگا تھا۔

تمہارا شکریہ تم نے کل رات میرا بہت خیال رکھا ہے۔ کل رات شاید نشے میں کوئی بھی میرا فائدہ اٹھا سکتا تھا۔ اگر تم وہاں نہ آتے تو۔۔ لیلیٰ نے بات ادھوری چھوڑ دی۔

محبت کی عزت کی حفاظت کرنا ہر محبت کرنے والے پر فرض ہے۔ خضر نے کہا

ایک بات پوچھوں۔۔۔ حضر اس کی بات سن کر مسکرایا تھا

پوچھو۔

یکطرفہ محبت ایسے ہی تکلیف دیتی ہے کیا۔۔۔؟ لیلیٰ کا لہجہ بکھرا ہوا تھا۔

اس سے کہیں زیادہ تکلیف دیتی ہے تمہیں یہ تکلیف سہتے ہوئے صرف ایک ماہ ہوا ہے۔ میں یہ تکلیف چھ سالوں سے سہ رہا ہوں۔ میرے پاس کوئی آپشن نہیں تھا لیکن تمہارے پاس تو آپشن اب بھی موجود ہے۔ جب سب راہ بند ہو جائیں تب بھی خضر کا دروازہ تمہارے لئے کھلا ہوا ہو گا۔

فون بند ہو چکا تھا۔

اور لیلی اس کے لفظوں میں کھوئی اب یہ سوچ رہی تھی۔

کہ یہ شخص آخر اس سے اتنی محبت کیسے کر سکتا ہے۔اس نے تو کبھی اس کے بارے میں سوچا تک نہ تھا۔ کبھی اسے مڑ کر دیکھا تک نہ تھا۔وہ تو صرف ڈیول کے بارے میں سوچتی تھی اسے دیکھتی تھی۔

لیکن کل رات ڈیول کی محبت کا سوگ منا رہی تھی۔وہ اتنی نشے میں تھی کہ اپنا آپ تک نہیں سنبھال پا رہی تھی۔

ایسے میں خضر ساری رات اس کے ساتھ اس کے سر پر کھڑا رہا۔ایک لمحے کو بھی اس کو تنہا نہ چھوڑا۔

اور اب ساری رات کا تھکا آفس میں کام کر رہا تھا۔

کل رات خضر نے پہلی دفعہ اسے کہا کہ وہ اس سے محبت کرتا ہے اس کے لیے اس لئے پریشان رہتا ہے۔کیونکہ وہ اس سے محبت کرتا ہے۔شاید اتنی ہی جتنی وہ ڈیول سے کرتی ہے۔

ویسے تم نے مجھے بتایا نہیں کہ تم کل شوپنگ سے کیا کیا لے کے آئی تھی۔۔۔یارم اس کے پاس بیٹھا اس سے پوچھ رہا تھا جو کہ ابھی کل کا سامان لے کر روم میں آئی تھی۔

کیوں بتاؤں کل آپ نے مجھے تھپڑ مارا تھا۔روح کو اس کا کل والا تھپڑ یاد آ گیا تھا۔اور اٹھ کر آئینے کے سامنے کھڑی ہو گئی

سوری یار۔بہت زور سے لگا تھا کیا۔۔۔؟۔

وہ اس کے پاس اس کے پیچھے آکر کھڑا ہوا۔

یاد نہیں۔شاید زور سے لگا تھا۔اس نے اپنا گال دکھایا۔جہاں یارم کی دو انگلیوں کے نشان اب بھی موجود تھے۔

یارم نے بے اختیار اپنے ہونٹ اس کے گال پر رکھے۔

بہت بے شرم ہیں آپ بہت گندے ہیں وہ اپنا آپ اس کی باہوں سے چھڑواتی پیچھے ہٹی۔

ابھی تم نے دیکھی ہی کہاں ہے میری بے شرمی وہ تمہیں اب دکھاؤں گا۔

وہ اسے اپنے قریب کھینچتے ہوئے بولا۔

یارم ہٹے نہ میں آپ کو اپنی شاپنگ دکھاتی ہوں۔

روح نے فوراً اس کی پناہوں سے نکلتے ہوئے شاپنگ بیگ اٹھائے۔

اور اس میں سے چیزیں ادھر ادھر کرنے لگی۔

یارم اس کی غیر ہوتی حالت دیکھ کر بہت محفوظ ہو رہا تھا۔

وہ ساری چیزیں اس کے سامنے رکھنے لگی یہ بھی لیلیٰ نے لے کر دیا ہے یہ بھی لیلیٰ نے خریدنے کو بولا تھا آپ اس کو پیسے دے دیجئے گا نہ جانے کتنے پیسے اس نے میری چیزوں لگا دیے۔روح بولے جا رہی تھی جبکہ لیلیٰ کے نام پر یارم کا موڈ بہت خراب ہو چکا تھا۔

یہ لپسٹک۔۔۔روح کو اپنی پسندیدہ چیز مل چکی تھی یارم کھل کر مسکرایا۔

اب وہ پھر سے یاد دلانے والی تھی کہ اکلوتی چیز وہ اس کے لئے نہیں لایا تھا اور ایسا ہی ہوا

اپنے نہیں لے کے آئے تھے نہ میرے لئے میں خود لے آئی ہوں۔

اچھی ہے نا۔وہ اسے کھول کر دکھانے لگی۔

اب تم لگاؤ گی تو میں ٹیسٹ کر کے بتاؤں گا کہ کیسی ہے وہ ذو معنی انداز میں بولا۔

جس کے بعد روح کے گال لال ہو گئے۔

آپ بالکل بھی اچھے نہیں ہیں یارم بہت گندے ہیں۔

وہ اٹھ کر باہر جانے لگی۔

ارے یار میں نے کیا کیا ہے وہ اس کے پیچھے جانے لگا جب اس کا فون پھر سے بجا اس کا موڈ پھر سے خراب ہو چکا تھا۔

یارم آج بھی اپنے کام پر نہیں گیا تھا روح نے بہت کہا کہ اس کی وجہ سے چھٹیاں نہ کرئے لیکن وہ نہیں مانا اس کا کہنا تھا جب تک روح بالکل ٹھیک نہیں ہو جاتی وہ کوئی کام نہیں کر پائے گا۔

آج بہت کہنے کے باوجود بھی صبح کا ناشتہ روح نے بنایا تھا۔

ابھی وہ ناشتہ کر کے فارغ ہوئے تھے کہ دروازہ بجا۔

ارے یہ کون آ گیا۔۔۔؟ روح سوچتے ہوئے اٹھ کے دروازہ کھولنے لگی جب یارم نے کہا کہ دروازہ وہ کھولے گا۔

روح کندھے اچکا کر واپس بیٹھ گئی۔ تو یارم دروازہ کھولنے آ گیا۔

دروازہ کھولتے ہی یارم کھٹکا

دادا آپ یہاں آئیں اندر آئیں۔

یارم ان کے گلے ملتا ان کو اندر آنے کا راستہ دینے لگا۔

لیکن ان سے پہلے خضر اندر آیا اور روح کو اندر جانے کا بولا وہ نہیں چاہتا تھا کہ روح کو ان کے کام کے بارے میں کچھ بھی پتہ چلے

روح اپنے گھر میں انجان شخص دیکھ کر اٹھ کر کمرے میں چلی گئی۔

میں نے ان لوگوں کو بہت کہا کہ تمہیں بلائے لیکن یہ نہ تو میری تم سے بات کروا رہے تھے اور نہ ہی میرے پاس بلا رہے تھے۔

تم جانتے ہو میں یہاں صرف تمہارے لئے آیا ہوں۔ کتنی غلط بات ہے کہ تمہیں آ کر مجھ سے نہ ملو۔ وہ اسے ساتھ ہی لیے چلتے ہوئے اندر آئے۔

دادا دراصل میں کچھ بیزی تھا۔ ورنہ میں خود آتا آپ کو رسیو کرنے کے لئے۔ وہ ان کے ساتھ بیٹھتے ہوئے بولا۔

خیر چھوڑو ان سب باتوں کو میں تم سے کچھ مانگنے آیا ہوں۔

تمہیں یاد ہے تم بچپن میں مجھ سے جو کچھ مانگتے تھے میں تمہیں دے دیتا تھا۔

انہوں نے مسکراتے ہوئے کہا تو ڈیول بھی مسکرایا۔

دادا میرے پاس ایسا کیا ہے جو میں آپ کو دوں گا آپ کے پاس سب کچھ ہے آپ جان مانگ لیجئے یہ بھی آپ کی امانت ہے ہنستے ہستے دے دونگا۔

یارم آج اپنے مزاج کے خلاف بہت مسکرا کر نرمی سے باتیں کر رہا تھا۔

کیونکہ سامنے بیٹھے اس شخص کے یارم پر بہت احسانات تھے۔

اس کی بات پر وکرم دادا نے قہقہ لگایا۔

اور اپنے ہاتھ میں پکڑے موبائل سے ایک تصویر نکال کر اس کے سامنے رکھی۔

مجھے یہ چاہیے ڈیول۔ انہوں نے تصویر اس کے سامنے کرتے ہوئے اس کا چہرا دیکھا اس کا چہرہ غصے کی شدت سے سرخ ہو چکا تھا۔

میں نے کہا جان مانگ لو تو تم نے جہاں نہیں مانگ لی۔ وہ میری غیرت ہے بیوی ہے بیوی یارم نے فون اٹھا کر زور سے دیوار پہ دے مارا۔

ڈیول حد میں رہو مت بھولو کے میں کون ہوں۔

تم مت بھولو کہ میں کون ہو اس سے پہلے کہ کھڑے کھڑے تمہاری جان لے لوں دفع ہو جاؤ یہاں سے یارم غصے سے دھارتے ہوئے بولا تھا۔

اگر ایسے نہیں تو ویسے سہی جو چیز مجھے چاہیے وہ تو میں حاصل کر کے رہوں گا۔

مجھے لگا تھا تم شرافت سے مان جاؤ گے۔ لیکن تم تو مجھے ایٹیٹیوڈ دیکھا رہے ہو مت بھولو تمہیں اس مقام پر پہنچانے والا میں ہوں۔ دادا ابھی بھی پر سکون انداز میں صوفے پر بیٹھا ہوا بول رہا تھا

اگر میں تمہیں پیسہ نہیں دیتا تو۔۔۔۔

یہ مقام مجھے تمہارے پیسے سے نہیں اپنی پاور سے ملا ہے۔ تمہیں کیا لگتا ہے میں تمہاری عزت اس لئے کرتا ہوں کہ تم نے مجھے پیسہ دیا۔

غلط فہمی ہے تمہاری میں تمہاری عزت اس لئے کرتا تھا کیونکہ تم دوسروں کی عزت بھی نظر نہیں رکھتے تھے۔

میں نے تمہاری آنکھوں میں کبھی ملاوٹ نہیں دیکھی تھی۔

اگر معلوم ہوتا کہ تم اس طرح میری بیوی کی تصویر لے کے آؤ گے تو تمہارا ہاتھ کاٹ دیتا۔

یہ جانے کے باوجود کے وہ میری بیوی ہے تم میرے گھر میری بیوی کی تصویر لے کر میرے پاس آئے ہو

یعنی کہ تم نے جانتے بوجھتے ہوئے میری عزت پر نظر ڈالی ہے۔

شکر کرو کہ اس وقت میں گھر پر ہوں۔ ورنہ میں اپنی غیرت پر آنکھ اٹھانے والے کی آنکھیں نکال دیتا ہوں۔

اپنی یہ شکل دفعہ کرو یہاں سے تم اس قابل نہیں ہو کہ تم ڈیول کے ساتھ بیٹھو تم اس راشد کے ساتھ بیٹھنے کے قابل ہو۔

میں تمہیں دھکے مار کے نکالوں یا خود یہاں سے جاؤ گے اسے ایسے ہی بیٹھا دیکھتے ہوئے یارم پھر سے دھاڑا تھا۔

جا رہا ہوں میں لیکن ایک بات یاد رکھنا جو چیز ایک بار وکرم دادا کو پسند آجاتی ہے وہ اس کی ہو جاتی ہے۔

مجھے وہ لڑکی صرف ایک رات کے لیے چاہیے تھی لیکن اب وہ لڑکی مجھے ہمیشہ کے لئے چاہیے۔

اس سے پہلے کے دادا کچھ اور کہتا یارم اس کا گریبان پکڑ چکا تھا

گیٹ آؤٹ۔۔ وہ دہاڑا تھا

چلو خضر وکرم دادا غصے سے بولا۔

اور چلتا ہوا دروازے کے پاس آیا لیکن اس کے پیچھے کوئی نہیں چل رہا تھا۔

اس نے مڑ کر ایک نظر خضر کو دیکھا۔

جو ایسے ہی بازو سینے پر باندھے کھڑا اسے جاتا ہوا دیکھ رہا تھا۔

وفاداری۔۔۔بہت وفادار ہو تم خضر۔ لیکن تمہارے جیسے لوگوں کی قدر نہیں ہے یہاں۔ تم جب چاہے میرے پاس آسکتے ہو۔ ویسے بھی تمہارا یہ باس تو کچھ دنوں میں مر جائے گا۔ وکرم دادا سے پنگا لیا ہے اس نے ۔وکرم دادا مسکراتے ہوئے بولا۔

خضر سڑکوں پر بھیک مانگ کے کھالے گا لیکن ڈیول کے ساتھ غداری کبھی نہیں کرے گا۔

خضر اسے سنانے والے انداز میں بولا۔

وکرم غصے سے باہر نکل گیا۔

میں کبھی سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ وکرم کی سوچ ایسی ہو سکتی ہے۔

اگر مجھے پہلے اندازہ ہوتا تو میں انہیں یہاں کبھی نہ لاتا۔

وہ مجھ سے ضد کرنے لگے کہ انہیں تم سے ملنا ہے کسی بھی حالت میں۔

تم نے انہیں اپنے آفس میں بیٹھنے کے لیے کہا تھا اسی لیے میں وہاں لے کے گیا لیکن جب میں وہاں گیا تو وہ روح کی فوٹو اپنے ہاتھ میں لیے ہوئے تھے۔

ان کے پوچھنے پر میں نے بتا دیا کہ وہ تمہاری بیوی ہے۔

بس پھر کیا تھا وہ مجھے زبردستی ساتھ گھسیٹ لائے۔

خضر اپنی صفائی دیتے ہوئے بولا۔

جبکہ یہ بات الگ تھی کہ کمرہ بند ہونے کی وجہ سے روح کچھ بھی سن نہیں پائی۔

لیکن پھر بھی خضر نے کنفرم کرنے کے لیے اسے چائے بنانے کا کہا۔ تو وہ مسکراتے ہوئے ان دونوں کے لئے چائے بنانے چلی گئی۔ اور پھر زبردستی خضر کو کھانے پر روکنے لگی۔

جس سے خضر ایک بار پھر سے پرسکون ہو گیا تھا لیکن اب وہ اس بات کو لے کر بھی ٹینشن میں تھا کہ وکرم دادا کو روح پسند آگئی ہے۔

اور یارم روح کو کسی حال میں نہیں گنوائے گا یہ تو اس کی آنکھیں ہی بتا رہی تھی۔

وہ بہت کوشش کے باوجود بھی اپنا غصہ ضبط نہیں کر پا رہا تھا۔

اس نے مجھے انکار کیا میں نے اسے یہ مقام دیا۔ جب لوگوں کو اس نے اپنی طرف لگانا تھا تو میں نے اسے پیسہ دیا۔

کیا مانگا تھا میں نے اس سے صرف وہ لڑکی۔ ایک لڑکی کے لیے اس نے میرا گریبان پکڑا امیر او کرم دادا کا۔

مجھے وہ لڑکی چاہیے اکبر۔ کسی بھی قیمت پر سب کو لگا دو۔

ڈیول کو میں اس کی اوقات دکھاؤں گا۔

میں اسے بتاؤں گا کہ وکرم کے ساتھ پنگا لے کر اس نے اچھا نہیں کیا وکرم کو انکار کر کے اس نے وکرم کی توہین کی ہے۔

دادا آپ ریلیکس ہو جائیں لڑکیاں بہت ہی بھول جائے اس لڑکی کو یہاں ایک سے ایک حسین لڑکی آپ کی خدمت میں حاضر ہے۔

اکبر اسے ایک سے ایک حسین لڑکی دکھاتے ہوئے بولا۔

تمہیں سمجھ میں نہیں آیا میں نے کیا کہا مجھے وہ لڑکی چاہیے۔

وہ مجھے اس لیے نہیں چاہیے کیونکہ وہ بہت حسین ہے۔

یا میرا اس پہ دل آگیا ہے میں دیکھنا چاہتا تھا کہ وہ ڈیول کے اندر کس حد تک بسی ہوئی ہے۔

وہ لڑکی اس کی کمزوری بن چکی ہے۔

اور میرا گریبان پکڑ کر ڈیول نے مجھے اس کی کمزوری پر حملہ کرنے پر مجبور کر دیا ہے۔

وکرم دادا دہاڑتے ہوئے بولا تھا۔

تو کیا سوچا ہے آپ نے اکبر نے پوچھا۔

راشد اپنے بھائی وسیم کے بعد بلکل ہی بے مول ہو گیا تھا

اب انڈرورلڈ میں اسے کوئی کتے کے باؤ بھی نہیں پوچھتا تھا۔وہ جو سوچ رہا تھا کہ وکرم یہاں آکر اس کے بھائی کا بدلہ لے گا۔

اس کے سب کے سب خواب دھرے کے دھرے رہ گئے۔

دادا ڈیول بہت خطرناک ہے آپ کو پتا ہے اس نے مجھے زندہ کیوں چھوڑ دیا کیونکہ اس کی بیوی کا فون آگیا تھا۔

اس نے میری آنکھوں کے سامنے میرے بھائی کو اتنی بھیانک موت بھی دی کہ میں سوچ کر کانپ اٹھتا ہوں ۔راشد نے انہیں سمجھانے کی کوشش کی تھی۔

اب تم دیکھنا کہ میں اسے کتنی بھیانک موت دیتا ہوں۔وکرم دادا قہقہ گا کے ہنسنا تھا۔

یارم کو پتہ تھا کہ وکرم اس کے خلاف ضرور کوئی نہ کوئی پلاننگ کر رہا ہو گا وہ اسے نیچا دکھانے کے لئے کسی بھی حد تک چلا جائے گا اسے ڈر صرف روح کا تھا۔

وہ روح کو کھو نہیں سکتا تھا۔

اسے ڈر تھا کہ کسی طرح روح کو اس کی حقیقت نہ پتا چل جائے۔

اگر ایسا ہوا تو وہ روح کو کیا جواب دے گا کس طرح سے اسے اپنا یقین دلائے گا۔

یہ تو وہ سمجھ چکا تھا کہ روح خود سے زیادہ اس پر اعتبار کرتی ہے۔ روح جب تک اپنی آنکھوں سے اسے اس طرح کا کوئی کام کرتے نہ دیکھے وہ کسی دوسرے پر یقین نہیں کرے گی۔

اور اس بات پر یارم پر سکون تھا۔

اور اوپر سے صارم بھی ہاتھ دھو کر اس کے پیچھے پڑ چکا تھا

جی تو دوستو اب آپ کو کیا لگتا ہے وکرم آگے کیا کرے گا۔۔۔؟

کیا آب روح کو سب کچھ پتہ چل جائے گا۔

کیا سب جانے کے بعد روح یارم کا یقین کرے گی

****

Urdu Novel Book

جاری ہے

GET IN TOUCH WITH US

www.urdunovelbook.com

WhatsApp Channel

facebook.com/urdunovelbook

tiktok.com/@urdunovelbook

t.me/Urdunovelbook

instagram.com/urdu_novel_book

x.com/UrduNovelBook

pinterest.com/urdunovelbook

quora.com/profile/UrduNovelBook

youtube.com/@UrduNovelBook

contact@urdunovelbook.com